ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

قابض اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی کی تازہ خلاف ورزیوں میں پانچ فلسطینی شہید، متعدد شدید زخمی ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.104, Sunday, 18 October 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۱۰۴)، بروز اتوار، ۱۸/ اکتوبر، ۲۰۲۶ء، ۵/ جمادی الاول، ۱۴۴۸ھ، ۸ صفحات

امریکہ: وائٹ ہاؤس میں طاقت کی جنگ چھڑ گئی

واشنگٹن: صدر ٹرمپ کی دوسری مدتِ صدارت میں اختلافات پر قابو رکھنے والے وائٹ ہاؤس کے معاونین اب اقتدار کے لیے کھل کر ایک دوسرے کے مدمقابل آنا شروع ہو گئے ہیں۔ یہ صورت حال ایسے وقت میں پیدا ہوئی ہے، جب انہیں وسط مدتی انتخابات میں بھاری نقصان اور انتظامیہ کے اندر بدامنی کا خدشہ ہے۔ یہ انکشاف صدر کے 20 ملازمین، مشیروں اور قریبی حلقوں کے افراد سے کیے گئے انٹرویوز میں ہوا ہے۔

ان انٹرویوز سے جن میں سے بیشتر افراد نے ملازمین سے متعلق حساس معاملات کے باعث اپنی شناخت ظاہر نہ کرنے کی شرط رکھی، وائٹ ہاؤس کے اندر ایسے اختلافات سامنے آئے ہیں، جو ٹرمپ کی پہلی مدتِ صدارت کے دوران ہونے والی شدید اندرونی کشمکش سے مشابہ ہیں۔ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کے مطابق ٹرمپ کے معاونین کے درمیان اقتدار کی رسہ کشی ایک بار پھر شدت اختیار کر رہی ہے۔ وائٹ ہاؤس کی چیف آف اسٹاف سوزی وائلز کے بارے میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ وہ انتخابات کے بعد عہدہ چھوڑ سکتی ہیں۔ اس امکان کے پیش نظر ٹرمپ کے متعدد معاونین، جن میں ڈپٹی چیف آف اسٹاف اسٹیفن ملر، اعلیٰ عہدیدار بل پولٹ اور ماحولیاتی تحفظ کے ادارے کے سربراہ لی زیلڈن شامل ہیں، اس عہدے کے خالی ہونے کی صورت میں اسے حاصل کرنے کی کوششوں میں مصروف ہو گئے ہیں۔

اگرچہ سوزی وائلز نے اپنے کسی معاون یا اتحادی کو عہدہ چھوڑنے کے ارادے سے آگاہ نہیں کیا، تاہم وائٹ ہاؤس کے اعلیٰ عہدیدار عموماً 18 ماہ سے دو سال تک انتہائی دباؤ والے عہدوں پر کام کرنے کے بعد رخصت ہو جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ ٹرمپ کی پہلی مدتِ صدارت میں وائٹ ہاؤس کے چار چیف آف اسٹاف تعینات ہوئے تھے، جن میں ایک قائم مقام عہدیدار بھی شامل تھا۔

ٹرمپ کے ایک اتحادی نے گزشتہ ہفتے وائٹ ہاؤس کی صورت حال کو ''امریکی مغرب کے جنگل کے قانون'' سے تشبیہ دی۔ اقتدار کی یہ کشمکش گزشتہ ہفتے اس وقت سنجیدہ شکل اختیار کر گئی، جب ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس کی نئی ترجمان کے طور پر کیٹی زاکاریا کو انتظامیہ میں شامل کرنے کے لیے ان سے رابطہ کیا۔

اس فیصلے سے قبل انہوں نے سوزی وائلز سے مشورہ نہیں کیا تھا۔ یہ بات فیصلے سے واقف چار افراد نے بتائی۔ صدر کی جانب سے یک طرفہ طور پر کیے گئے اس اقدام کو سوزی وائلز کی حیثیت کمزور کرنے کے مترادف سمجھا گیا، جس سے یہ تاثر پیدا ہوا کہ وائٹ ہاؤس کا نظم و ضبط کمزور اور اس کے مغربی حصے میں اقتدار کا مرکز غیر مستحکم ہو رہا ہے۔ ٹرمپ کے قریبی حلقے پر نظر رکھنے والے تجربہ کار مبصرین کے لیے اس ہفتے سامنے آنے والی کشیدگی ان کی پہلی مدتِ صدارت کی یاد تازہ کرتی ہے، جب معاونین اور خاندان کے افراد کے مختلف گروہ اقتدار کے حصول کے لیے ایک دوسرے کے خلاف سرگرم رہتے اور ایک دوسرے کو کمزور کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

موجودہ وائٹ ہاؤس اب تک اس طرزِ عمل سے بچنے میں کامیاب رہا تھا۔ غیر یقینی صورت حال میں مزید اضافہ اس بات سے ہوا ہے کہ صدر نے اپنے اتحادیوں سے مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ ان کے بقول کوئی بھی ان کا اس انداز میں اور اتنی بھرپور قوت کے ساتھ عوامی دفاع نہیں کر رہا، جیسا وہ چاہتے ہیں۔ یہ صورت حال وسط مدتی انتخابات سے محض 18 روز قبل سامنے آئی ہے۔ ٹرمپ نے ریپبلکن جماعت کے حامیوں میں جوش و جذبہ بڑھانے کے لیے انتخابی مہم کے آخری مرحلے میں جلسوں کا ایک مصروف شیڈول اپنا رکھا ہے۔ اس کے باوجود صدر اور ان کی جماعت کو شدید سیاسی مشکلات کا سامنا ہے۔ ٹرمپ کی مقبولیت کی شرح ریکارڈ حد تک گر چکی ہے جبکہ اشیائے ضروریہ کی بڑھتی ہوئی قیمتوں پر ووٹروں کی ناراضی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

صدر کے ایک ایسے مشیر کے مطابق جس سے ٹرمپ نے خود رابطہ کیا، وہ وائٹ ہاؤس کے دوستوں، معاونین اور انتظامیہ سے باہر کے مشیروں کو مسلسل فون کر رہے ہیں۔ بظاہر انہیں اس بات پر تشویش ہے کہ انہیں اہم معلومات فراہم نہیں کی جا رہیں۔

ان گفتگوؤں کے دوران ٹرمپ نے وسط مدتی انتخابات اور اپنی سیاسی حکمت عملی چلانے والے دو بیرونی مشیروں، جیمز بلیئر اور کرس لاسیوٹا کے بارے میں ناراضی ظاہر کی۔ دونوں سوزی وائلز کے قریبی اتحادی ہیں۔

ان گفتگوؤں سے واقف دو افراد کے مطابق ٹرمپ سے رابطہ کرنے والوں میں ان کے سابق معاون کوری لیونڈوسکی بھی شامل تھے، جو سوزی وائلز کے سخت مخالف اور بل پولٹ کے حامی ہیں۔ تبصرے کے لیے رابطہ کرنے پر لیونڈوسکی نے کہا: میں نے وائٹ ہاؤس کے چیف آف اسٹاف کا عہدہ سنبھالنے کے حوالے سے کبھی صدر سے بل پولٹ کے بارے میں بات نہیں کی۔

تبصرے کی درخواست پر وائٹ ہاؤس کی ترجمان ڈینیئل الواریز نے کہا: یہ گمنام ذرائع کچھ نہیں جانتے۔ یہ انہی خود غرض اور موقع پرست لوگوں کا رویہ ہے جو صدر ٹرمپ کے بجائے اپنے مفادات کو ترجیح دیتے ہیں، جبکہ صدر کی اولین ترجیح امریکی عوام کے لیے کامیابیاں حاصل کرنا اور وسط مدتی انتخابات جیتنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا: صدر ٹرمپ نے ایک مضبوط باصلاحیت اور متحد ٹیم تشکیل دی ہے، جو ان کے 'امریکہ فرسٹ' ایجنڈے پر توجہ مرکوز رکھتی ہے، نہ کہ ذاتی انا اور نامعلوم بیرونی عناصر کی سیاسی چالوں پر۔

ریپبلکن جماعت کے ایک ایسے سیاسی حکمت عملی ساز کے مطابق جس نے انتخابی اعداد و شمار کا جائزہ لیا ہے، جماعت کے اندرونی جائزوں میں ڈلاس میں وسط مدتی انتخابات کے حوالے سے ہونے والے پارٹی کنونشن کے بعد ریپبلکن امیدواروں کی حمایت میں نمایاں کمی سامنے آئی ہے۔

ووٹروں کا خیال ہے کہ جماعت ان کے معاشی خدشات پر خاطر خواہ توجہ نہیں دے رہی۔ ستمبر کے دوران انتخابی مہم تیز کرنے کے بجائے ٹرمپ نے اس مہینے کا بیشتر وقت چینی صدر شی جن پنگ کی وائٹ ہاؤس میں میزبانی اور تعمیراتی منصوبوں میں صرف کیا۔ ان منصوبوں میں وائٹ ہاؤس میں ہیلی کاپٹروں کے لیے نیا اترنے کا مقام اور ایک مجوزہ ضیافتی ہال کی تعمیر بھی شامل تھی۔

اگرچہ وائٹ ہاؤس عوامی سطح پر اعتماد کا اظہار کر رہا ہے، تاہم ٹرمپ کے متعدد معاونین اور اتحادیوں کا خیال ہے کہ ریپبلکن جماعت ایوانِ نمائندگان کا کنٹرول کھو دے گی۔ البتہ شکست کی شدت کے بارے میں ابھی واضح اندازہ نہیں ہے۔ ٹرمپ کے مشیروں اور ریپبلکن سیاسی حکمت عملی سازوں کے مطابق، سینیٹ کا کنٹرول حاصل کرنے کے معاملے میں دونوں جماعتوں کے امکانات تقریباً برابر ہیں۔ یہ صورت حال ایسے وقت میں ہے، جب صدر کی حمایت یافتہ بڑی سیاسی ایکشن کمیٹی ''میگا اِنک'' (MAGA Inc) اور ''سینیٹ لیڈرشپ فنڈ'' نے حالیہ ہفتوں میں بھاری اخراجات کیے ہیں۔

ان عہدیداروں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ کنساس اور ٹیکساس جیسی ریاستیں، جو روایتی طور پر ریپبلکن جماعت کے مضبوط گڑھ سمجھی جاتی ہیں، اب غیر یقینی مقابلے کے میدان بن چکی ہیں۔ سوزی وائلز کے ایک اتحادی نے کہا کہ اگلے ماہ ریپبلکن جماعت کی بدترین شکست ممکنہ طور پر ان افراد کے لیے وائٹ ہاؤس کے چیف آف اسٹاف کا عہدہ حاصل کرنے کا بہانہ بن جائے گی، جو اس منصب کے خواہش مند ہیں۔ اگلے چیف آف اسٹاف کے عہدے کے حصول کی دوڑ نے مختلف شکلیں اختیار کر لی ہیں۔

بل پولٹ صدر کو اپنے خیالات پر قائل کرنے کے لیے گولف کورسز، صدارتی ہیلی کاپٹر ''میرین ون'' اور صدارتی طیارے ''ایئر فورس ون'' میں اپنے ساتھ بڑے بڑے پریزنٹیشن بورڈ لے جاتے رہے ہیں۔ ان بورڈز پر عموماً پولٹ کی جانب سے ان مسائل سے نمٹنے کی تجاویز درج ہوتی ہیں جو کسی خاص دن صدر کو پریشان کر رہے ہوں۔

ان میں کینیڈی سینٹر کی تزئین و آرائش اور امریکی فیڈرل ریزرو کی جانب سے شرح سود میں کمی نہ کرنا جیسے معاملات شامل ہیں۔ ان بورڈز کو دیکھنے والے ایک شخص کے مطابق بعض بورڈز پر صدر کی تصاویر یا ان کے انتخابی جلسوں کی تصویریں بھی بنی ہوتی ہیں۔ تاہم ٹرمپ کی بصری مواد میں دلچسپی کی بھی ایک حد ہے۔ وائٹ ہاؤس کے دو عہدیداروں اور انتظامیہ کے ایک قریبی شخص کے مطابق، صدر نے اپنے مشیروں کو بتایا کہ پولٹ اتنے زیادہ تشہیری بورڈ لے آئے تھے کہ وائٹ ہاؤس میں صدر کی رہائش گاہ پر بدنظمی پیدا ہونے لگی تھی۔

سوزی وائلز نے ٹرمپ کی 2024 کی صدارتی انتخابی مہم چلائی تھی، جس میں نظم وضبط نمایاں تھا۔ اسی مہم نے ٹرمپ اور ان کی ٹیم کے لیے اقتدار سنبھالنے کے بعد تیزی سے اقدامات کی راہ ہموار کی، جن میں پہلے 100 دنوں کے دوران 100 سے زیادہ انتظامی احکامات جاری کرنا بھی شامل تھا۔ اگرچہ وائلز خود کو پالیسی معاملات کی ماہر نہیں سمجھتیں، تاہم انہوں نے انتظامیہ کے اندر عالمی محصولات اور مصنوعی ذہانت پر ممکنہ پابندیوں سے متعلق مباحث میں مرکزی کردار ادا کیا۔ یہ دونوں معاملات صدر کے لیے سیاسی مشکلات کا باعث بن چکے ہیں۔ تاہم حالیہ دنوں میں وائلز اور ان کے قریبی ساتھی دفاعی پوزیشن اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے، جب جیمز بلیئر اور کرس لاسیوٹا نے سیاسی مشاورت فراہم کرنے کے لیے ''ریپبلک آف سرپسکا'' کا سفر کیا۔

یہ بوسنیا کا وہ خطہ ہے، جو سربوں کے زیرِ کنٹرول ہے۔ دونوں نے وہاں رونواز حکومت کو سیاسی مشورے دیے۔ اس دورے نے وائلز کے لیے مشکلات پیدا کر دیں، کیونکہ بلیئر اور لاسیوٹا کو 2024 کی انتخابی مہم میں شامل کرنے والی وہی تھیں۔

ٹرمپ طویل عرصے سے اس بات پر ناراضی ظاہر کرتے آئے ہیں کہ ان کے موجودہ یا سابق معاونین ان سے اپنے تعلقات کا فائدہ اٹھا کر ذاتی منافع کمائیں۔

ٹرمپ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ''ٹروتھ سوشل'' پر ایک سخت پیغام جاری کرتے ہوئے بلیئر اور لاسیوٹا سے لاتعلقی کا اظہار کیا اور وعدہ کیا کہ اگر ان کی بیرونی مشاورتی سرگرمیوں میں مفادات کا ٹکراؤ سامنے آیا تو وہ انہیں برطرف کر دیں گے۔ چیف آف اسٹاف سوزی وائلز کے لیے صورت حال اس وقت مزید خراب ہو گئی، جب ان کی بیٹی کیٹی وائلز کی ریپبلک آف سرپسکا کے دورے کے دوران لی گئی تصویر سامنے آئی۔ کیٹی وائلز سیاسی لابنگ کرنے والی کمپنی ''کانٹی نینٹل اسٹریٹیجی'' میں شراکت دار ہیں۔ یہ کمپنی مذکورہ خطے کی حکومت کی نمائندگی کرتی ہے، تاہم کمپنی کی افشا کردہ دستاویزات میں ان کا نام انفرادی طور پر درج نہیں ہے۔ انتظامیہ سے باہر کام کرنے والے تین مشیروں کے مطابق وائلز کے مخالفین نے بلیئر اور لاسیوٹا کے خلاف تنقیدی مضامین ٹرمپ تک پہنچا کر کشیدگی بڑھانے اور ان کے ذہن میں شکوک پیدا کرنے کی کوشش کی۔ ان مضامین میں دونوں کی بیرونی مشاورتی سرگرمیوں پر تنقید کی گئی تھی۔ بلیئر اور لاسیوٹا اب بھی وسط مدتی انتخابات کے لیے ٹرمپ کی حکمت عملی کی قیادت کر رہے ہیں اور صدر بلیئر سے باقاعدگی سے رابطہ بھی کرتے ہیں۔ تاہم ریپبلکن جماعت کے ایک سیاسی حکمت عملی ساز کے مطابق دونوں کے دورے پر ٹرمپ کی ابتدائی ناراضی نے مختلف انتخابی مہمات کو ہدایات دینے اور ان کی رہنمائی کرنے کی صلاحیت کو ممکنہ طور پر کمزور کر دیا ہے۔

اسرائیلی وزیر دفاع، آرمی چیف اور اعلیٰ حکام کو تحقیقات کا سامنا کرنا ہوگا: اٹلی

روم: اٹلی کے پراسیکیوٹرز نے جمعہ کے روز اعلان کیا ہے کہ غزہ کے لیے سمندری راستے سے روانہ ہونے والے فلوٹیلا کے مسافروں کے ساتھ کیے گئے سلوک پر اسرائیلی وزیر دفاع کاٹز کے علاوہ اسرائیل کے اعلیٰ فوجی و پولیس اور جیل حکام کو اٹلی آکر تحقیقات کا سامنا کرنا ہوگا۔ یہ تحقیقات اسرائیل کے انتہا پسند وزیر بین گویر کے حوالے سے کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ بین گویر اسرائیل کے داخلی سلامتی کے وزیر ہیں مگر فلوٹیلا کے ساتھ جانے والے انسانی حقوق کے کارکنوں کے ساتھ ان کا سلوک سخت تنقید کا نشانہ بنا تھا۔ اٹلی کو فلوٹیلا کے ساتھ جانے والے اپنے شہریوں کے ساتھ تشدد، اغوا اور انہیں زخمی کیے جانے پر شکایات پیدا ہوئی ہیں۔ اٹلی کے حکام کے مطابق ان شہریوں کے ساتھ موجود سامان بھی لوٹ لیا گیا تھا۔ نیز اکتوبر 2025 اور اپریل و مئی 2026 میں فلوٹیلا کے ساتھ جانے والی چھوٹی چھوٹی کشتیوں کو بھی غزہ جانے سے روک دیا گیا تھا۔ یہ بات پراسیکیوٹر آفس نے جمعہ کے روز ایک بیان میں کہی ہے۔ اس سلسلے میں پچاس اطالوی شہریوں کو اسرائیل میں قید کیے جانے پر تحقیقات شروع کی گئی ہیں۔ اس وجہ سے اسرائیلی وزیر دفاع کو بھی اٹلی میں تحقیقات کا سامنا ہوگا، تاہم کاٹز نے اس بارے میں فوری طور پر کوئی جواب دیا ہے اور نہ ہی تبصرہ کرنے کی درخواست کے باوجود تبصرہ کیا ہے۔ البتہ بین گویر نے ماہ جون میں اپنے ایک بیان میں کہا تھا کہ وہ فخر کے ساتھ اپنے ملک کے جنگجو فوجیوں کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔

قتل اور تشدد کی دھمکیاں: اطالوی پراسیکیوٹرز کے مطابق پہلے فلوٹیلا کے ساتھ جانے والے کارکنوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا، قید کیا گیا اور انہیں قتل کی دھمکیاں دی جاتی رہیں۔ ان کارکنوں کو اسرائیلی حکام نے توہین آمیز رویے کا نشانہ بنایا نیز انہیں دہشت گردی کے الزام دیے۔ پراسیکیوٹرز کے بیان کے مطابق دوسرے فلوٹیلا کے ساتھ جانے والے انسانی حقوق کے لیے سرگرم کارکنوں کے ساتھ اسرائیلی حکام نے پہلے سے بھی زیادہ برا سلوک روا رکھا تھا۔ انہیں تاریک کمروں میں رکھا گیا، تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور ان کے خلاف ربڑ کی گولیاں چلائی گئیں۔ اٹلی کے پراسیکیوٹر کے دفتر نے ان تحقیقات کے لیے اسرائیل کے مختلف حکام کو طلب کرنا ضروری قرار دیا ہے، ان میں فوجی عہدے دار، پولیس کے ذمہ داران بھی شامل ہیں۔ جبکہ سب سے نمایاں اسرائیلی شخصیات میں وزیر دفاع کاٹز اور داخلی سلامتی کے وزیر بین گویر اور آرمی چیف ایال زامیر سمیت 12 فوجی افسر، پولیس افسر اور جیل حکام کو بھی تفتیش میں شامل کیا جائے گا۔ اسرائیلی آرمی چیف نے بھی اٹلی میں اپنی اس مبینہ طلبی کے بارے میں فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ یاد رہے اس سے قبل بین الاقوامی فوجداری عدالت نے بھی نیتن یاہو اور سابق وزیر دفاع یوو گیلنٹ کو جنگی جرائم کے الزام کے تحت مطلوب قرار دے رکھا ہے۔ اٹلی کے پراسیکیوٹر نے کہا ہے ان کی طرف سے ماہ جون میں اسرائیل کو کہا گیا تھا کہ وہ اپنے حکام کو تحقیقات کے لیے معاونت کرنے کا کہیں۔ لیکن ابھی تک اسرائیل یا اس کے حکام نے کوئی جواب نہیں دیا ہے، بلکہ مکمل خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ اٹلی کے قانون کے مطابق اٹلی کے شہریوں کے خلاف بیرون ملک جرم کے ارتکاب پر بھی اٹلی مقدمہ چلا سکتا ہے۔ تاہم مقدمہ چلانے کا فیصلہ تحقیقات میں سامنے آنے والے شواہد کی بنیاد پر ہی کیا جا سکتا ہے۔ اٹلی کے پراسیکیوٹرز نے اس سلسلے میں یورپی یونین سے بھی رابطہ کیا ہے۔ کیونکہ اسی طرح کی تحقیقات یورپی یونین کے رکن دیگر کئی ملکوں نے بھی فلوٹیلا کے کارکنوں کے حق میں شروع کر رکھی ہیں۔

میری مدت صدارت سنہ 2030ء میں ختم ہو جائے گی: مصری صدر

مصری صدر عبدالفتاح السیسی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مصری آئین سے چھیڑ چھاڑ نہیں کی جائے گی۔ وہ ریاست کو یرغمال بنانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے اعلان کیا کہ سنہ 2030ء ان کی صدارت کی مدت کا اختتام ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ ''مکمل طور پر حتمی ہے''۔

ہفتے کے روز مصری ملٹری اکیڈمی کے نئے بیچ کی پاسنگ آؤٹ تقریب سے خطاب میں صدر السیسی نے کہا کہ ریاست کے پاس ذمہ داریوں کی ترتیب و تنظیم کے لیے 43 مہینے باقی ہیں۔ انہوں نے اشارہ کیا کہ ریاست کی ذمہ داریاں سنبھالنے کی صلاحیت رکھنے والے کیڈرز کو تربیت دینے اور منتخب کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ یہ کمیٹی وزارتی، پارلیمانی اور مختلف دیگر اداروں اور تنظیموں کے عہدوں کی تقرری کرے گی۔

صدر نے مزید کہا کہ مصری قوم ایسی قیادتوں کو جنم دینے سے قاصر نہیں ہے جو صلاحیت اور صبر کے ساتھ ذمہ داری سنبھال سکیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مصر میں کوئی بھی مجرم، خائن یا بدقماش انسان ذمہ داری کا عہدہ نہیں سنبھالے گا۔

السیسی نے اس بات پر زور دیا کہ وطن کا تحفظ ایک مشترکہ ذمہ داری ہے جو مصری خاندان سے شروع ہوتی ہے۔ قومی ریاست کے تحفظ اور اس کے استحکام کے لیے ایسے قومی اداروں کا وجود ضروری ہے جو عوام کے وسائل کا دفاع کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

صدر نے اشارہ کیا کہ ریاست کی تصویر خراب کرنے کی کوششوں کا مقصد شہریوں کا اپنے قومی اداروں پر سے اعتماد ڈگمگانا تھا۔

خلیجی ممالک کی تعریف

صدر عبدالفتاح السیسی نے کہا کہ خلیجی ممالک میں موجود بھائیوں نے سنہ 2013ء میں بلاتفریق مصر کا ساتھ دیا۔ انہوں نے کہا کہ گیس اور تیل کے بحری جہاز بغیر کسی معاوضے کے ملک پہنچ رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''اگر وہ نہ ہوتے تو میں نہیں جانتا تھا کہ کیا ہو جاتا''۔

اسی طرح صدر السیسی نے سنہ 2013ء کے بعد مصر کی حمایت کرنے پر خلیجی ممالک اور بالخصوص سعودی عرب کا شکریہ ادا کیا اور مسلح افواج سے کہا کہ وہ انہیں سلامی پیش کریں۔

انہوں نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ''ہم خلیج میں اپنے بھائیوں کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہیں اور ہم سعودی عرب اور خلیج کی سلامتی کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دیں گے''۔ صدر عبدالفتاح السیسی نے مصری ملٹری اکیڈمی کے طلبہ کے نئے بیچز کی گریجویشن تقریب میں شرکت کی، جس میں فضائیہ کے شاہینوں کی طرف سے اکیڈمی کی فضاؤں میں فضائی شو بھی پیش کیے گئے۔ مصری ملٹری اکیڈمی کا مقصد ایسے افسران اور کیڈرز کی تیاری اور گریجویشن ہے جو عسکری، فنی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں سے آراستہ ہوں، تاکہ وہ مسلح افواج کے یونٹوں یا ریاست کے مختلف اداروں میں کام کر سکیں۔

قاہرہ مذاکرات کا اختتام، حماس کا قومی اختلافات کو دور کرنے کے لیے ملاقاتیں جاری رکھنے پر اتفاق کا اعلان

قاہرہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے مصر کے دار الحکومت قاہرہ میں قومی مذاکرات کے ایک دور کے اختتام کا اعلان کیا ہے، جس میں تحریک فتح اور دیگر فلسطینی دھڑوں کے ساتھ اہم ملاقاتیں شامل تھیں۔ حماس نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ قومی معاملات کو حل کرنے کے لیے مشترکہ تفہیم تک پہنچنے کی خاطر ان ملاقاتوں کے سلسلے کو جاری رکھنے پر مکمل اتفاق ہوا ہے۔

تحریک نے اپنے ایک صحافتی بیان میں کہا کہ زاہر جبارین کی سربراہی میں اس کے وفد نے، جس میں دفترِ سیاسی کے ارکان حسام بدران اور غازی حمد شامل تھے، گزشتہ چند دنوں کے دوران فلسطینی گھر کی ازسرِ نو تنظیم اور قومی شراکت داری کے اصولوں پر تبادلۂ خیال کی کوششوں کے سلسلے میں متعدد ملاقاتیں کیں۔ وفد نے اپنے اس دورے کا آغاز تحریک فتح کے وفد کے ساتھ ایک اہم نشست سے کیا، جس میں قومی مذاکرات کی کامیابی کے بنیادی اصولوں اور ضروریات پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ اس کے بعد اسلامی جہاد تحریک، پاپولر فرنٹ فار دی لبریشن آف فلسطین اور تحریک فتح کے اصلاحاتی دھڑے کے ساتھ ایک تفصیلی نشست منعقد کی گئی۔

بیان کے مطابق اس نشست میں شریک تمام نمائندوں نے ان تمام رکاوٹوں اور مسائل کے حل کی اشد ضرورت پر زور دیا جنہوں نے گزشتہ مذاکرات کی راہ میں روڑے اٹکائے تھے۔ تمام فریقین نے باہمی افہام و تفہیم تک پہنچنے تک بات چیت کا سلسلہ جاری رکھنے پر اتفاق کیا، جبکہ اس موقع پر ان مذاکرات کی میزبانی اور سرپرستی پر مصر کے کلیدی کردار کی بھی بھرپور تعریف کی گئی۔

حماس کے وفد نے اس موقف کا اعادہ کیا کہ تحریک کے نقطۂ نظر کے مطابق جامع قومی مذاکرات ہی تمام قومی مسائل کو حل کرنے اور قابض اسرائیل کے مذموم منصوبوں کا مقابلہ کرنے کا واحد راستہ ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ان مذاکرات کو ایک ایسی مشترکہ حکمتِ عملی پر مبنی ہونا چاہیے جو فلسطین لبریشن آرگنائزیشن (پی ایل او) کی سیاسی اور انتظامی بنیادوں پر ازسرِ نو تعمیر اور اصلاح کو یقینی بنائے، تاکہ تمام سیاسی قوتوں اور دھڑوں کی شرکت کو ممکن بنایا جا سکے۔

وفد نے تمام سرکاری فلسطینی اداروں کی تشکیل کے لیے شفاف انتخابات کو بنیادی راستہ بنانے، ایک مشترکہ مزاحمتی وجدوجہد کی حکمتِ عملی پر اتفاق، علاقائی و بین الاقوامی سطح پر مسئلہ فلسطین اور قومی منشور کی اثر پذیری کو بحال کرنے پر زور دیا۔

یہ ملاقاتیں ایک بار پھر سیاسی شراکت داری، اداروں کے اتحاد اور پی ایل او کی اصلاح جیسے اہم ترین موضوعات کو منظرِ عام پر لے آئی ہیں، جو گزشتہ تمام المصالحۃ (مصالحتی) معاہدوں کا محور رہے ہیں، جن میں سنہ 2011ء کا قاہرہ معاہدہ، سنہ 2022ء کا الجزائر اعلامیہ، اور جولائی سنہ 2024ء کا بیجنگ اعلامیہ شامل ہیں۔

واضح رہے کہ 14 فلسطینی دھڑوں نے بیجنگ اعلامیے پر دستخط کیے تھے، جس میں پی ایل او کے دائرہ کار میں کامل قومی وحدت کے قیام، ایک عبوری قومی وفاق حکومت کی تشکیل جو تمام اداروں کو متحد کرے اور غزہ کی پٹی کی بحالی و تعمیرِ نو کے ساتھ ساتھ عام انتخابات کے انعقاد کی راہ ہموار کرے، جیسے نکات شامل تھے۔ یہ وہ تمام فائلیں ہیں جو قاہرہ کے اس حالیہ دور کے ایجنڈے سے براہِ راست جڑی ہوئی ہیں، جو اس بار کسی حتمی عملی خطے کے انکشاف کے بغیر محض مذاکرات جاری رکھنے کے اعلان پر اختتام پذیر ہوا ہے۔

قابض اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی کی تازی خلاف ورزیوں میں پانچ فلسطینی شہید، متعدد شدید زخمی

تہران: قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں گولہ باری اور اندھا دھند فائرنگ کے نتیجے میں ہفتے کو پانچ شہری جامِ شہادت نوش کر گئے جب کہ متعدد زخمی ہو گئے، جبکہ جنگ بندی کے معاہدے کی پیہم خلاف ورزیوں کو جاری رکھتے ہوئے منازل کو بارود سے اڑانے اور بے گھر فلسطینیوں کے خیموں کو نشانہ بنانے کی کارروائیاں بھی بدستور جاری رہیں۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ جنوبی غزہ کی پٹی میں واقع مواصی خان یونس کے علاقے میں فش فرش کے قریب قابض اسرائیل کے ایک ڈرون حملے کے نتیجے میں ایک شہری شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔

پٹی کے وسطی علاقے میں شہر دیر البلح کے جنوب میں واقع شارع البرکہ میں قابض اسرائیل کے ایک ڈرون کی جانب سے شہریوں کے ایک گروپ کو نشانہ بنائے جانے کے نتیجے میں 14 سالہ بچہ محمد ریاض ابوحماد شہید ہو گیا، جبکہ دیگر کئی افراد زخمی ہوئے جن میں ایک بچی کی حالت انتہائی تشویشناک بتائی جاتی ہے۔

شہر غزہ میں، شہر کے شمال مشرق میں واقع محلہ التفاح میں مستوصف الحریہ کے قریب بے گھر افراد کو پناہ دینے والے ایک خیمے پر قابض افواج کے طیاروں کے حملے کے نتیجے میں دو شہری عبداللہ محمد خمیس جابر اور عماد محمد زاید فارس جابر شہید اور متعدد دیگر زخمی ہو گئے۔ اس کے علاوہ شہر غزہ کے شمال مشرق میں واقع محلہ التفاح میں دار الارقم سکول کے قریب قابض اسرائیل کے ڈرون حملے میں ماجد الصباغ نامی شہری شہید ہو گیا۔ پٹی کے وسطی علاقے میں واقع شہر دیر البلح کے مشرقی حصے میں قابض فورسز کی براہِ راست فائرنگ سے ایک بچی شدید زخمی ہو گئی۔

بمباری، فائرنگ اور گھروں کی تباہی

پٹی کے جنوبی حصے میں، خان یونس کے شمال میں واقع حمد سٹی کے مشرق میں قابض فوج کی گاڑیوں نے شدید فائرنگ کی، جبکہ شہر کے مشرقی علاقوں میں زبردست گولہ باری اور شہر کے جنوب میں نائٹ شیلز پھینکنے کے ساتھ ساتھ کثیف فائرنگ کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ قابض فوج کی گاڑیوں نے خان یونس کے مغرب میں واقع نمساوی قبرستان کے علاقے میں بے گھر افراد کے خیموں پر بھی بلا اشتعال فائرنگ کی، جس سے انتہائی کٹھن انسانی حالات میں زندگی بسر کرنے والے خاندانوں کے لیے سیکیورٹی خدشات اور خطرات میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

شہر غزہ میں قابض فورسز نے شہر کے شمالی حصوں میں روشنی کے گولے داغے، جس کے ساتھ ساتھ پٹی کے شمالی علاقوں کو تو بخانے کی بمباری کا نشانہ بنایا گیا، جبکہ قابض فوج نے شہر غزہ کے مشرق میں دو بڑی عمارتوں کو بارود سے اڑانے کی کارروائی انجام دی۔

پٹی کے وسطی علاقے میں، البریج کیمپ کے شمال مشرق میں ملٹری گاڑیوں سے ہونے والی مسلسل فائرنگ کے ساتھ ساتھ مخیم کے مشرق میں قابض فورسز کی فائرنگ سے ایک شہری زخمی ہو گیا، اور اس علاقے میں دوبارہ فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ علاوہ ازیں قابض فوج نے مخیم المغازی کے مشرق میں واقع الزعفران مسجد کے جوار میں ایک رہائشی مکان کو مکمل طور پر مسمار کر دیا۔

خلاف ورزیوں کے نتیجے میں نقصانات کا گراف بلند: قابض اسرائیلی فورسز گذشتہ دس اکتوبر سنہ 2025ء کو طے پانے والے جنگ بندی کے معاہدے کو مسلسل پامال کر رہی ہیں، جس کے تحت غزہ کی پٹی کے متفرق حصوں میں بمباری، فائرنگ، نہتے شہریوں کی ٹارگٹ کلنگ اور گھروں کو بارود سے تباہ و برباد کرنے کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ وزارتِ صحت کے مطابق قابض دشمن کی ان مسلسل خلاف ورزیوں کے نتیجے میں اب تک 1505 شہری شہید اور 5332 زخمی ہو چکے ہیں، جن میں زیادہ تر تعداد بچوں اور خواتین پر مشتمل ہے۔

مسئلہ فلسطین کا مستقل حل مقبوضہ بیت المقدس کے دارالحکومت کے ساتھ ایک آزاد ریاست کے قیام کا قیام ہے: ترکیہ

انقرہ: ترکیہ کے وزیر خارجہ ہاقان فیدان نے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ مسئلہ فلسطین کا دائمی اور مستقل حل سنہ 1967ء کی حدود پر مبنی ایک آزاد اور خودمختار فلسطینی ریاست کے قیام کا متقاضی ہے، جس کا دار الحکومت مقبوضہ بیت المقدس ہو۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ فلسطینی عوام کے ناقابل تنسیخ حقوق کی حمایت اور غاصب اسرائیلی مظالم کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک بااصول اور پرعزم موقف اختیار کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

ہاقان فیدان نے آذربائیجان کے دار الحکومت باکو میں منعقدہ سیکا کے ساتویں سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا جہاں انہوں نے ترکیہ کے صدر رجب طیب اردوان کے نمائندے کے طور پر شرکت کی۔

ترک وزیر خارجہ نے کانفرنس کے تمام ارکان کی جانب سے امن اور باہمی اعتماد کے اصولوں کی پاسداری کی اہمیت پر زور دیا، نیز اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ فلسطینیوں کے خلاف قابض اسرائیل کی طرف سے کی جانے والی مسلسل پامالیاں ان تمام اصولوں کی کھلی ورزی ہیں۔

ہاقان فیدان نے کہا کہ غاصب اسرائیل کانفرنس کا رکن ہونے کے ناطے ایک ایسے منظم جبر کی پالیسی پر گامزن ہے جو فلسطینی عوام کے بنیادی حقوق کی پامالی کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ مرحلہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ 'سیکا' کا رکن ہونے کی حیثیت سے فلسطین کے حقوق کی حمایت کی جائے اور جاری مظالم اور شدید خلاف ورزیوں کے سامنے ایک واضح اور جاندار موقف اختیار کیا جائے۔

ترکیہ کا یہ سخت موقف اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ میں جاری غاصب اسرائیلی نسل کشی کی جنگ کے پس منظر میں سامنے آیا ہے، جو مغربی کنارے میں فلسطینیوں اور ان کی املاک پر بڑھتے ہوئے حملوں اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے انخلا اور فلسطینی ریاست کے قیام کو غاصب اسرائیل کی جانب سے مسلسل مسترد کیے جانے کے عین مطابق ہے۔

اس کے علاوہ، ہاقان فیدان نے مصنوعی ذہانت کو تصادم یا اجارہ داری کا ذریعہ بنانے کے بجائے اسے ہمہ گیر تعاون کی بنیاد بنانے کی ضرورت پر زور دیا، اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ ممالک کے درمیان باہمی روابط کا فروغ پورے ایشیا میں پائیدار ترقی کو تقویت دے سکتا ہے۔

واضح رہے کہ 'سیکا' کانفرنس مکالمے اور تعاون کے ایک مشترکہ فریم ورک کے تحت 28 ممالک کو ایک جگہ اکٹھا کرتی ہے، جبکہ اس کے رکن ممالک ایشیا کے تقریباً 90 فیصد رقبے اور دنیا کی نصف سے زائد آبادی پر مشتمل ہیں۔

غزہ میں شہید صحافی عبیدہ مرتضی کی تدفین، حق و صداقت کے قافلے کا ایک اور درخشاں ستارہ چل بسا

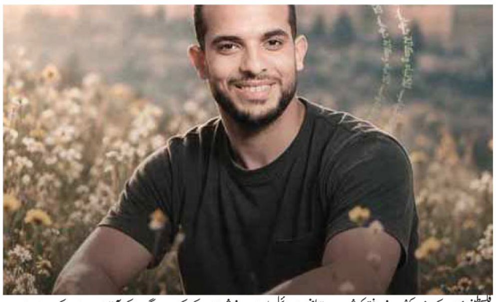

فلسطینی عوام کے انبوہِ کثیر نے ہفتے کو شہید صحافی عبیدہ مرتضی کے جسدِ خاکی کی نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کی جو غزہ کے مغرب میں واقع محلہ نصر کے علاقے اطالی میں شہریوں کے ایک گروپ پر قابض اسرائیل کے ایک ڈرون حملے کے نتیجے میں جامِ شہادت نوش کر گئے تھے۔

تشییع کا یہ قافلہ الشفاء ہسپتال سے نکلا جہاں شہید کے صحافی اور میڈیا ساتھیوں نے ان کے جسدِ خاکی کو کاندھا دیا، اور اس موقع پر ان کے اہلِ خانہ، اقارب، احباب اور میڈیا اداروں کے نمائندگان بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد انہیں شہداء کے قبرستان میں آسودۂ خاک کر دیا گیا۔

نمازِ جنازہ کے شرکاء نے پُرعزم نعرے لگاتے ہوئے صحافیوں کے تحفظ کو یقینی بنانے اور میڈیا کے شعبے سے وابستہ افراد کے خلاف قابض اسرائیل کی مسلسل سفاکیت کا کڑے احتساب کا مطالبہ کیا۔

مقامی ذرائع نے تصدیق کی تھی کہ شہر غزہ کے مغرب میں واقع محلہ نصر کے علاقے اطالی میں قابض اسرائیلی ڈرون نے شہریوں کے ایک ہجوم کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں عبیدہ مرتضی شہید اور متعدد شہری زخمی ہو گئے۔

عبیدہ مرتضی کی شہادت کا یہ واقعہ غزہ کی پٹی میں فلسطینی صحافیوں کو ہدف بنانے کے اس لامتناہی سلسلے کی کڑی ہے جو قابض اسرائیل کی مسلط کردہ نسل کشی کی جنگ کے آغاز سے جاری ہے، اور اس بلاسود یلغار نے میڈیا انڈسٹری سے جڑے سیکڑوں کارکنوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کے ساتھ ساتھ صحافتی اداروں اور مراکز کو بھی ملبے کا ڈھیر بنا ڈالا ہے۔

غزہ میں حکومتی میڈیا آفس نے گذشتہ 30 ستمبر سنہ 2025ء کو جاری کردہ اپنے ایک بیان میں بتایا تھا کہ وزارتِ اوقاف کے تحت چلنے والے ریڈیو قرآن کریم کے براڈ کاسٹر صحافی محمد عبد العزیز النجار کی شہادت کے بعد، قابض صہیونی فوج کے ہاتھوں شہید ہونے والے صحافیوں کی مجموعی تعداد بڑھ کر 263 ہو چکی ہے۔

ادارے کے سابقہ اعداد و شمار کے مطابق، جنگ کے آغاز سے اب تک براہِ راست فائرنگ اور بمباری کے نتیجے میں 433 سے زائد صحافی اور میڈیا اہلکار زخمی ہو چکے ہیں، جبکہ 50 صحافیوں کو گرفتار کیا گیا جن میں سے 23 اب بھی قابض صہیونی عقوبت خانے میں اسیری کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں، اور تین صحافیوں کا حال تا حال نامعلوم ہے۔

دفتر نے اس تلخ حقیقت کو بھی اجاگر کیا کہ شہید صحافیوں کے 32 خاندانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا، اس کے علاوہ میڈیا کے انفراسٹرکچر کو پہنچنے والا مالی نقصان 800 ملین ڈالر سے تجاوز کر چکا ہے، جو کہ صحافیوں، ان کے اداروں، دفاتر اور پیشہ ورانہ ساز و سامان پر ہونے والے منظم حملوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

دس اکتوبر سنہ 2025ء سے طے پانے والے جنگ بندی کے معاہدے کی صریح اسرائیلی خلاف ورزیوں کے نتیجے میں فلسطینیوں کا لہو بہنے کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور وزارتِ صحت غزہ کے مطابق ان پے در پے خلاف ورزیوں کی لپیٹ میں آ کر کل تک 1505 فلسطینی شہید اور 5332 زخمی ہو چکے ہیں۔

قید تنہائی، تشدد اور خارش کی بیماری سے دوچار دو فلسطینی خواتین قیدیوں کی صحت تشویشناک حد تک خراب

فلسطینی اسیران میڈیا آفس نے انکشاف کیا ہے کہ دامون ہسپتال میں قید 20 سالہ خاتون اسیر بسملہ سعد اور 17 سالہ سالی صدقہ کی مصائب میں شدید اضافہ ہو چکا ہے۔ وہ تنہائی، جسمانی تشدد اور صحت کی ابتر صورتحال سمیت شدید قید و بند کے حالات کا سامنا کر رہی ہیں، نیز صفائی کے سامان کی قلت، خارش (سکابیوس) کی بیماری کے پھیلاؤ، نہانے پر پابندی اور باہر نکلنے کے وقت (فورہ) میں کمی جیسے مظالم بھی جھیل رہی ہیں۔ اسیران میڈیا دفتر کے مطابق خاتون اسیر بسملہ سعد اپنی تقریباً آٹھ ماہ کی قید کے دوران اپنے وزن کا 17 کلوگرام کھو چکی ہیں، جبکہ وہ معدے کے درد، جلدی الرجی اور خارش کی بیماری میں مبتلا ہیں، جس کی وجہ سے ان کی ٹانگ اور آنکھ کے قریب پھوڑے نکل آئے ہیں۔ رواں ماہ آٹھ اکتوبر کو ہسپتال انتظامیہ نے بسملہ سعد کو اس وقت تنہائی کی کوٹھڑی میں منتقل کر دیا جب انہوں نے ایک دوسری خاتون اسیر کی جو تشویشناک طبی حالت سے گزر رہی تھیں مدد کرنے کی کوشش کی۔ ان کی تنہائی کے خاتمے کی کوئی طے شدہ تاریخ بھی نہیں بتائی گئی ہے۔

دوسری جانب تقریباً 22 ماہ سے قید خاتون اسیر سالی صدقہ رواں ماہ سات اکتوبر کو سیکشن پر چھاپے کے دوران گیس کے اثر سے شدید دم گھٹنے اور عارضی طور پر بے ہوش ہونے کا شکار ہوئیں، جس کے بعد اگلے ہی دن ان کے سر پر شدید لاٹھی ماری گئی۔ سالی صدقہ متعدد بار طبی معائنہ کروانے کے باوجود ابھی تک سینے میں درد اور مسلسل کھانسی میں مبتلا ہیں، نیز ان کے پورے جسم پر جلدی الرجی پھیلی ہوئی ہے اور ان کی صحت میں کوئی نمایاں بہتری نہیں آئی ہے۔ آفس نے خاتون اسیرات کی حفاظت، ان پر ہونے والے مظالم روکنے، بسملہ سعد کی تنہائی ختم کرنے اور دونوں خاتون کی صحت کی سنجیدہ طبی نگرانی کو یقینی بنانے کے لیے فوری مداخلت کی ضرورت پر زور دیا ہے، خصوصاً سالی صدقہ پر تشدد کے بعد ان میں پیدا ہونے والی مسلسل علامات پر خاص توجہ دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ دفتر نے ضروری ادویات، علاج اور صفائی کے سامان کی فراہمی، وکلاء کی باقاعدہ ملاقاتوں کی ضمانت دینے اور تمام بنیادی حقوق کی پامالیوں کو دستاویزات کی شکل میں محفوظ کر کے ان کا قانونی تعاقب کرنے کی اپیل کی ہے تاکہ خاتون اسیران کی حفاظت اور ان کے بنیادی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔

اختلافات شدت اختیار کر گئے نتن یاھو کا کنیسٹ انتخابات سے قبل بن گویر کو دفاع اور عدلیہ کی وزارتیں دینے سے انکار

تل ابیب: قابض اسرائیل کے وزیر اعظم بنیامن نتن یاھو نے انتہا پسند وزیر برائے قومی سکیورٹی ایتمار بن گویر کے آنے والی حکومت میں دفاع اور عدلیہ کی وزارتیں حاصل کرنے کے مطالبات کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ وہ سکیورٹی اور قومی سلامتی کی وزارتوں کو 'لیکوڈ' پارٹی کے پاس ہی رکھنے کا عزم رکھتے ہیں۔ اس قدم نے رواں ماہ 27 اکتوبر کو ہونے والے کنیسٹ انتخابات سے بالکل پہلے دونوں فریقین کے درمیان علانیہ تنازع کو جنم دے دیا ہے۔

نتن یاھو کا یہ موقف عکا شہر میں منعقدہ ایک کانفرنس کے دوران سامنے آیا، جہاں اس کے بیانات نے ایتمار بن گویر کے ساتھ تناؤ کو بڑھا دیا جو آنے والی حکومت کے اندر اپنی پارٹی 'جیوش پاور' کے اثر و رسوخ کو بڑھانے اور ایسی وزارتی قلمدان حاصل کرنے کے لیے کوشاں ہے جو اسے اپنے انتہا پسند سیاسی پروگرام کو نافذ کرنے کے قابل بنا سکیں۔

ایتمار بن گویر اپنے اس ایجنڈے کو نافذ کرنے کے لیے وزارت دفاع کا قلمدان حاصل کرنے کا مطالبہ کر رہا ہے جس میں فلسطینیوں کو جلاوطن کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا اور فائرنگ کی ہدایات کو تبدیل کرنا شامل ہے، اس کے علاوہ وہ اپنی پارٹی کو وزارت عدلیہ کا قلمدان دلوانے کی کوشش میں ہے تاکہ قابض اسرائیلی حکومت کے اداروں میں اپنے نفوذ کو مزید مضبوط بنا سکے۔ ایتمار بن گویر نے نتن یاھو پر الزام عائد کیا کہ وہ دوسرے بلاکس کے درمیان حمایت کا دائرہ وسیع کرنے کے بجائے دائیں بازو کے کیمپ کے ووٹروں کے ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ تنقید وزارتی قلمدانوں کی تقسیم اور آنے والی حکومت میں جماعتوں کے حصوں کے حوالے سے دائیں بازو کے کیمپ کے اندر شدید مقابلے کی عکاسی کرتی ہے۔

دوسری جانب مبصرین کا خیال ہے کہ ایتمار بن گویر کے بیانات اور ان کے انتہا پسندانہ مواقف بنیامن نتن یاھو کے لیے ایک سیاسی اور سفارتی بوجھ بن چکے ہیں، جو انہیں بین الاقوامی برادری کے سامنے شدید شرمندگی کی حالت میں ڈال رہے ہیں، اس کے علاوہ برسرِ اقتدار اتحاد کے استحکام پر بھی اس کے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

یہ اختلافات 26 ویں کنیسٹ انتخابات کی تیاریوں کے فریم ورک کے تحت، جمعرات کے روز قابض اسرائیل کے قونصل خانوں، سفارتی مشنز کے اہلکاروں، سرکاری ڈیوٹی پر موجود افراد اور ان کے اہل خانہ کے لیے قبل از وقت ووٹنگ کے آغاز کے ساتھ سامنے آئے ہیں۔

قابض اسرائیل کی 38 انتخابی فہرستیں تقریباً 73 لاکھ 30 ہزار سے زائد باحق الرائے ووٹرز کے ووٹ حاصل کرنے کے لیے مقابلہ کر رہی ہیں، جبکہ اکثریت رائے شماری کا اندازہ ہے کہ 25.3 فیصد مقررہ حد (تھریش ہولڈ) کو صرف 13 فہرستیں ہی عبور کر سکیں گی۔ وزارتی قلمدانوں کی تقسیم کے حوالے سے یہ تنازعات اسرائیلی انتخابی منظر نامے پر گہرے اثرات مرتب کر رہے ہیں،

ایتمار بن گویر کے بیانات اور ان کے انتہا پسندانہ مواقف بنیامن نتن یاھو کے لیے سیاسی اور سفارتی بوجھ بن چکے ہیں

ایتمار بن گویر کے بیانات اور ان کے انتہا پسندانہ مواقف بنیامن نتن یاھو کے لیے ایک سیاسی اور سفارتی بوجھ بن چکے ہیں، جو انہیں بین الاقوامی برادری کے سامنے شدید شرمندگی کی حالت میں ڈال رہے ہیں، اس کے علاوہ برسرِ اقتدار اتحاد کے استحکام پر بھی اس کے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ یہ اختلافات 26 ویں کنیسٹ انتخابات کی تیاریوں کے فریم ورک کے تحت، جمعرات کے روز قابض اسرائیل کے قونصل خانوں، سفارتی مشنز کے اہلکاروں، سرکاری ڈیوٹی پر موجود افراد اور ان کے اہل خانہ کے لیے قبل از وقت ووٹنگ کے آغاز کے ساتھ سامنے آئے ہیں۔ قابض اسرائیل کی 38 انتخابی فہرستیں تقریباً 73 لاکھ 30 ہزار سے زائد باحق الرائے ووٹرز کے ووٹ حاصل کرنے کے لیے مقابلہ کر رہی ہیں، جبکہ اکثریت رائے شماری کا اندازہ ہے کہ 25.3 فیصد مقررہ حد (تھریش ہولڈ) کو صرف 13 فہرستیں ہی عبور کر سکیں گی۔ وزارتی قلمدانوں کی تقسیم کے حوالے سے یہ تنازعات اسرائیلی انتخابی منظر نامے پر گہرے اثرات مرتب کر رہے ہیں، کیونکہ سیاسی جماعتیں دائیں بازو کے ووٹوں کو متحد کرنے اور حکومت کے اندر اثر و رسوخ کے مراکز کی تقسیم پر اختلافات کے درمیان آنے والے حکومتی اتحاد کے خدوخال کو متعین کرنے کے لیے مدِ مقابل ہیں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

میرابھائندر میونسپل کارپوریشن میں ہنگامہ

بی جے پی کے 16 کارپوریٹروں سمیت متعدد افراد کے خلاف ایف آئی آر درج

شہریوں اور صحافیوں سے مبینہ مارپیٹ، صحافی کا موبائل توڑنے اور چپل پھینکنے کے الزامات؛ اجلاس کی ویڈیو ریکارڈنگ پر تنازع کے بعد پولیس نے کارروائی کی

میرابھائندر: مہاراشٹر کے میرابھائندر میونسپل کارپوریشن کے جنرل باڈی اجلاس کے دوران شہریوں اور صحافیوں کے ساتھ مبینہ مارپیٹ کے معاملے میں پولیس نے بی جے پی کے 16 کارپوریٹروں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ واقعہ جمعہ، 16 اکتوبر کو پیش آیا، جب اجلاس کی کارروائی کی موبائل فون سے ریکارڈنگ کرنے کے معاملے پر تنازع پیدا ہوگیا۔ اس دوران ہاتھاپائی، دھکم پیل اور صحافیوں کے موبائل فون کو نقصان پہنچانے کے الزامات سامنے آئے۔

موبائل فون سے ریکارڈنگ پر شروع ہوا تنازع

اطلاعات کے مطابق، میرابھائندر میونسپل کارپوریشن کے جنرل باڈی اجلاس کی کارروائی کو براہِ راست نشر کرنے کا مطالبہ شہریوں اور سماجی کارکنوں کی جانب سے کیا جارہا تھا۔ اجلاس کی ریکارڈنگ پر پابندی کے باعث کچھ افراد ناظرین کی گیلری میں بیٹھ کر اپنے موبائل فون سے علامتی طور پر ویڈیو بنانے کی کوشش کررہے تھے۔ اسی دوران میئر ڈمپل مہتا نے گیلری میں موبائل فون استعمال کرنے والے افراد کے خلاف کارروائی کے لیے سیکیورٹی عملے کو ہدایت دی۔ اس کے بعد حکمراں بی جے پی کے کچھ کارپوریٹر مبینہ طور پر گیلری میں پہنچ گئے، جہاں شہریوں کے ساتھ بحث نے ہاتھاپائی کی شکل اختیار کرلی۔

صحافیوں کے ساتھ بھی بدسلوکی کا الزام

واقعے کی ویڈیو ریکارڈنگ کرنے والے صحافی بھی مبینہ طور پر حملے کی زد میں آئے۔ شکایت کے مطابق، بعض کارپوریٹروں نے صحافیوں کے ساتھ دھکم پیل کی، ان کے موبائل فون چھیننے یا توڑ دیے اور ان کی طرف چپل بھی پھینکی گئی۔ واقعے کے بعد صحافیوں نے میونسپل کارپوریشن کی عمارت کے باہر دھرنا دیا اور مطالبہ کیا کہ مبینہ طور پر حملے میں ملوث کارپوریٹروں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ اپوزیشن جماعتوں کانگریس، شیوسینا اور مہاراشٹر نونرمان سینا نے بھی واقعے کی مذمت کی۔

16 کارپوریٹروں کے خلاف مقدمہ درج

بھائندر پولیس نے جمعہ کو دو ایف آئی آر درج کیں۔ ان میں سے ایک میں بی جے پی کے 16 کارپوریٹروں کے نام شامل ہیں۔ ایک دوسری رپورٹ کے مطابق، ایک ایف آئی آر میں 17 بی جے پی کارپوریٹروں کے نام درج کیے گئے ہیں۔ شکایت میں ایک بی جے پی کارکن کا نام بھی شامل بتایا گیا ہے۔ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کردی ہے۔ ہفتہ، 17 اکتوبر کو شائع ہونے والی رپورٹوں کے مطابق، اس وقت تک کسی کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی تھی۔

شہری اجلاس کی شفافیت پر سوالات

اس واقعے کے بعد میونسپل کارپوریشن کے اجلاسوں کی ریکارڈنگ، صحافیوں کو رپورٹنگ کی اجازت اور عوامی نمائندوں کے طرزِ عمل سے متعلق سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ صحافیوں اور سماجی کارکنوں کا مطالبہ ہے کہ عوامی معاملات سے متعلق اجلاسوں میں شفافیت برقرار رکھی جائے اور صحافیوں کو اپنے فرائض انجام دینے کے دوران تحفظ فراہم کیا جائے۔ واضح رہے کہ ایف آئی آر درج ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ ملزم کارپوریٹر قصوروار ثابت ہوچکے ہیں۔ واقعے کی تحقیقات جاری ہیں اور الزامات کی قانونی حیثیت کا تعین شواہد کی بنیاد پر ہوگا۔

ودیاوِہار پل کے نام پر تنازعہ، نانا پاٹیکر یا کیپٹن سمیت چھّھر؟

بی جے پی اور شیوسینا (یوبی ٹی) آمنے سامنے، شیوسینا (یوبی ٹی) نے آنجہانی اداکار کے نام پر پل کا نام رکھنے کا مطالبہ کیا

ممبئی: ممبئی کے ودیاوہار ریلوے اسٹیشن کے قریب تعمیر ہونے والے مشرقی اور مغربی حصوں کو جوڑنے والے نئے پل کے نام کو لے کر سیاسی تنازعہ پیدا ہوگیا ہے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) نے پل کا نام معروف آنجہانی اداکار نانا پاٹیکر کے نام پر رکھنے کا مطالبہ کیا ہے، جبکہ بی جے پی کے رکن اسمبلی پراگ شاہ نے اس پل کا نام بہادر کمرشیل پائلٹ کیپٹن سمیت چھّھر کے نام پر رکھنے کی تجویز پیش کی ہے۔ پل کا افتتاح ہونے سے قبل ہی دونوں مطالبات کے باعث سیاسی حلقوں میں بحث شروع ہوگئی ہے۔ ہندوستان ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، شیوسینا (یو بی ٹی) کے کارکنوں نے پل پر ایک بینر لگایا ہے، جس میں اسے 'پدم شری نانا پاٹیکر سیتو' کا نام دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس سے قبل بی جے پی کے رکن اسمبلی پراگ شاہ نے متعلقہ حکام کو خط لکھ کر پل کا نام کیپٹن سمیت چھّھر کے نام پر رکھنے کی درخواست کی تھی۔ رپورٹ کے مطابق، شیوسینا (یو بی ٹی) کے ایک وفد نے اس ہفتے ممبئی کی میئر ریتو تاوڈے سے ملاقات کرکے انہیں مکتوب پیش کیا اور مطالبہ کیا کہ پل کو نانا پاٹیکر سے منسوب کیا جائے۔ دوسری جانب، بی ایم سی میں حکمراں جماعت کے لیڈر گنیش کھنکر نے اس مطالبے پر اعتراض کرتے ہوئے الزام لگایا کہ شیوسینا (یو بی ٹی) اس معاملے کے ذریعے سیاسی کریڈٹ حاصل کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ نانا پاٹیکر ملک کے بہترین اداکاروں میں شمار ہوتے تھے، اس لیے ان کے نام پر کسی بڑے تھیٹر یا تھیٹر کمپلیکس کا نام رکھنا زیادہ مناسب ہوگا۔ بی جے پی رکن اسمبلی پراگ شاہ نے پل کو کیپٹن سمیت چھّھر سے منسوب کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ کیپٹن چھّھر ایک ہندوستانی کمرشیل پائلٹ ہیں، جنہیں تل ابیب جانے والی فلائٹ دبئی کی پرواز میں مبینہ ہائی جیکنگ کی کوشش ناکام بنانے میں بہادری دکھانے پر سراہا گیا تھا۔ ان کی خدمات کے اعتراف میں پل کا نام ان سے منسوب کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس طرح ایک جانب شیوسینا (یو بی ٹی) نانا پاٹیکر کے نام کی حمایت کررہی ہے، تو دوسری جانب بی جے پی کی جانب سے کیپٹن چھّھر کے نام کو ترجیح دی جارہی ہے۔

ودیاوہار کا یہ دولین والا پل تقریباً 650 میٹر طویل ہے۔ یہ ریلوے اسٹیشن کے مشرقی جانب رام چندر چیمبورکر مارگ کو مغربی جانب گھاٹکوپر کے لال بہادر شاستری مارگ سے جوڑتا ہے۔ بی ایم سی کے مطابق، پل کا تقریباً 100 میٹر حصہ ریلوے پٹریوں کے اوپر تعمیر کیا گیا ہے۔ مشرقی جانب 220 میٹر اور مغربی جانب 330 میٹر طویل رابطہ سڑکیں بھی اس منصوبے کا حصہ ہیں۔ اس کے علاوہ، اسٹیشن کے فٹ پاتھوں تک رسائی، ٹکٹ بکنگ دفاتر، اسٹیشن ماسٹر کے دفتر اور سیڑھیوں کی تعمیرِ نو کا کام بھی منصوبے میں شامل ہے۔ رپورٹ کے مطابق، تعمیراتی کام مکمل ہوچکا ہے اور پل کو جلد ٹریفک کے لیے کھولا جاسکتا ہے۔ تاہم، افتتاح کے لیے وزیراعلیٰ اور نائب وزیراعلیٰ کی دستیابی کا انتظار کیا جارہا ہے۔ پل کے نام سے متعلق حتمی فیصلہ ابھی سامنے نہیں آیا ہے۔

نالاسوپارہ میں گربا تقریب کے دوران مسلم نوجوان پر مبینہ حملہ

تلک مٹانے پر تنازعہ شدت اختیار کرگیا، بی جے پی کارپوریٹر کے زیرِ اہتمام تقریب میں واقعہ ویڈیو وائرل ہونے کے بعد تنازعہ؛ منتظم نے بعض ہندوتوا تنظیموں کے ارکان سے لاتعلقی ظاہر کردی

ممبئی/ نالاسوپارہ: مہاراشٹر کے نالاسوپارہ مشرق میں نوراتری کے موقع پر منعقدہ گربا تقریب کے دوران ایک مسلم نوجوان پر مبینہ حملے اور اسے تقریب سے باہر نکالے جانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ نوجوان نے تقریب میں داخلے کے وقت پیشانی پر لگایا گیا تلک دھوکر مٹادیا تھا، جس کے بعد وہاں موجود بعض افراد نے مبینہ طور پر اس کے ساتھ مارپیٹ کی۔ واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد تنازعہ پیدا ہوگیا ہے۔ گربا تقریب نالاسوپارہ مشرق کے اوسوال نگری علاقے میں بی جے پی کارپوریٹر جے پرکاش سنگھ کی تنظیم 'نیوسہیوگ سوشل آرگنائزیشن' کے زیرِ اہتمام منعقد کی جارہی ہے۔ یہ تقریب مسلسل بارہویں سال منعقد ہورہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، اس سال تقریب میں آنے والے مردوں کی پیشانی پر تلک لگانے کے ساتھ ان کے آدھار کارڈ بھی چیک کیے جارہے تھے۔ بدھ کی شب یوسف نامی ایک مسلم نوجوان کی پیشانی پر بھی تلک لگایا گیا، تاہم بعد میں اس نے اپنا چہرہ دھوکر تلک مٹادیا۔ الزام ہے کہ تلک مٹانے کا علم ہونے پر وہاں موجود افراد نے اس کے ساتھ مارپیٹ کی اور اسے تقریب سے باہر جانے کے لیے کہا۔ واقعے کے بعد جے پرکاش سنگھ نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ تلک لگانے کا مقصد مبینہ طور پر 'لوجہاد' جیسے واقعات کو روکنا تھا۔ تاہم، واقعے کی ویڈیو وائرل ہونے اور تنازعہ بڑھنے کے بعد انہوں نے تلک لگانے کے عمل سے لاتعلقی ظاہر کی۔ سنگھ کے مطابق، بعض ہندوتوا تنظیموں کے ارکان تقریب میں داخل ہوئے تھے اور وہیں آنے والے افراد کی پیشانی پر تلک لگارہے تھے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کی تنظیم کا اس عمل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ رپورٹ کے مطابق، جے پرکاش سنگھ نے جمعہ کے روز ڈپٹی کمشنر آف پولیس کو خط لکھ کر درخواست کی کہ ہندوتوا تنظیموں کے ارکان کو گربا تقریب میں داخل ہونے سے روکا جائے۔ اس معاملے نے مذہبی شناخت، تقریبات میں داخلے کے طریقۂ کار اور امن وامان سے متعلق سوالات کو جنم دیا ہے۔ واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر گردش کرنے کے بعد اس معاملے پر بحث تیز ہوگئی ہے۔ تاہم، واقعے کے تمام پہلوؤں اور مبینہ حملے سے متعلق الزامات کی تصدیق کے لیے متعلقہ حکام کا مؤقف اور تحقیقات کی تفصیلات اہم ہوں گی۔

تشار گاندھی یکم نومبر کو ممبئی میں انفرادی ستیہ گرہ کریں گے

ترنگا اور آئین لے کر بی ایم سی سے منترالیہ تک پیدل مارچ کا اعلان

ممبئی: مہاتما گاندھی کے پڑپوتے تشار گاندھی نے ممبئی میں یکم نومبر کو انفرادی ستیہ گرہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وہ اپنے ہاتھوں میں قومی پرچم ترنگا اور ہندوستانی آئین کی نقل لے کر برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے صدر دفتر سے ریاستی سکریٹریٹ منترالیہ تک پیدل مارچ کریں گے۔ تشار گاندھی نے ہفتہ، 17 اکتوبر کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے منصوبے کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ مارچ دوپہر کے بجائے شام 4 بجے شروع ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ وہ مہانگر پالیکا کے باہر فیروز شاہ مہتا کے مجسمے سے روانہ ہوں گے اور مختلف اہم مقامات سے ہوتے ہوئے منترالیہ کے قریب مہاتما گاندھی کے مجسمے پر پہنچ کر اپنی انفرادی ستیہ گرہ کا اختتام کریں گے۔ تشار گاندھی کے اعلان کے مطابق، پیدل مارچ کا آغاز بی ایم سی ہیڈکوارٹر کے باہر واقع فیروز شاہ مہتا کے مجسمے سے ہوگا۔ وہاں سے وہ ہتاتما چوک پہنچیں گے، جہاں سے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے مجسمے کی جانب بڑھیں گے۔ اس کے بعد مارچ پنڈت جواہر لعل نہرو کے مجسمے سے ہوتا ہوا منترالیہ کے قریب واقع مہاتما گاندھی کے مجسمے پر ختم ہوگا۔ تشار گاندھی نے واضح کیا ہے کہ یہ ان کا انفرادی ستیہ گرہ ہوگا۔ تشار گاندھی نے اس سے قبل نومبر کے پہلے ہفتے میں منترالیہ کے قریب مہاتما گاندھی کے مجسمے کے سامنے دھرنا دینے کا اعلان کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کے خلاف احتجاج اسی مقام پر ہونا چاہیے جہاں حکومت کام کرتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ احتجاج کے لیے ممبئی پولیس سے اجازت نہیں لیں گے۔ ان کے مطابق، سول نافرمانی کی تحریک اجازت لے کر نہیں چلائی جاتی۔ تاہم، اس اعلان کے بعد پولیس اور انتظامیہ کی جانب سے کیا اقدامات کیے جائیں گے، اس بارے میں تازہ خبر میں کوئی حتمی تفصیل نہیں دی گئی ہے۔ تشار گاندھی کا یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ممبئی سمیت ملک کے مختلف حصوں میں الیکشن کمیشن آف انڈیا کے کام کاج اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف احتجاج ہورہے ہیں۔ مظاہرین انتخابی فہرستوں کی خصوصی جامع نظرثانی (SIR) کے عمل میں مبینہ بےضابطگیوں کے الزامات لگاتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر کے استعفے کا مطالبہ کررہے ہیں۔ 10 اکتوبر کو تشار گاندھی کو ممبئی کے باندرہ علاقے میں اس وقت پولیس نے حراست میں لے لیا تھا، جب وہ اگست کرانتی میدان میں ہونے والے احتجاج میں شرکت کے لیے جارہے تھے۔ اس احتجاج کا مقصد دہلی میں کانگریس جنتا پارٹی کے مظاہرے سے یکجہتی کا اظہار کرنا تھا۔

سمندر میں 30 منٹ تک تعاقب کے بعد غیرملکی ڈیزل کی غیرقانونی خریداری کا معاملہ بےنقاب

ماہی گیری کی کشتی کے مالک اور عملے کے خلاف ایف آئی آر درج

بیرونِ ملک سے ڈیزل حاصل کرنے کا الزام

ممبئی: ممبئی کے سمندری علاقے میں غیرقانونی طور پر ڈیزل حاصل کرنے کے معاملے میں پولیس نے ماہی گیری کی ایک کشتی کے مالک اور اس کے عملے کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس کے مطابق مشتبہ کشتی کا سمندر میں تقریباً 30 منٹ تک تعاقب کیا گیا، جس کے بعد یہ معاملہ سامنے آیا۔ الزام ہے کہ کشتی کے ذریعے بیرونِ ملک سے ڈیزل حاصل کیا گیا تھا۔ ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق، اس معاملے میں پولیس نے کشتی کے مالک اور عملے کے خلاف ایف آئی آر درج کرکے تحقیقات شروع کردی ہیں۔ تفتیشی حکام یہ معلوم کرنے کی کوشش کررہے ہیں کہ ڈیزل کہاں سے حاصل کیا گیا، اسے کس طریقے سے ممبئی لایا گیا اور آیا اس معاملے میں دیگر افراد بھی ملوث ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، متعلقہ حکام نے سمندر میں ایک مشتبہ ماہی گیری کی کشتی کا تقریباً 30 منٹ تک تعاقب کیا۔ اس کارروائی کے بعد کشتی کے مالک اور عملے کے خلاف غیرقانونی طور پر ڈیزل حاصل کرنے کے الزام میں قانونی کارروائی شروع کی گئی۔ حکام اس بات کی بھی جانچ کررہے ہیں کہ آیا ڈیزل کی خریداری اور نقل وحمل کے لیے ضروری اجازت نامے حاصل کیے گئے تھے یا نہیں۔ اس کے علاوہ، ایندھن کی فراہمی کے ذرائع اور اس کے استعمال سے متعلق تفصیلات بھی تفتیش کا حصہ ہیں۔ اس واقعے نے سمندری راستوں کے ذریعے ایندھن کی غیرقانونی خریداری اور نقل وحمل کی نگرانی کے حوالے سے سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ پولیس معاملے کے تمام پہلوؤں کی جانچ کررہی ہے تاکہ ڈیزل کی خریداری اور اس کی منتقلی کے پورے نیٹ ورک کا پتہ لگایا جاسکے

اجے دیوگن کے جوہو بنگلے کے غیرمجاز حصے منہدم، بی ایم سی کی کارروائی

مبینہ غیرقانونی تعمیرات پر میونسپل کارپوریشن کا ایکشن؛ 10 ستمبر کو کام روکنے کا نوٹس جاری کیا گیا تھا

ممبئی: بالی ووڈ اداکار اجے دیوگن کے ممبئی کے جوہو علاقے میں واقع بنگلے کے بعض حصوں کو برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے مبینہ غیرمجاز تعمیرات کے خلاف منہدم کردیا ہے۔ شہری انتظامیہ کے مطابق یہ کارروائی اس وقت کی گئی جب تعمیراتی کام روکنے کے لیے نوٹس جاری کیے جانے کے باوجود مبینہ طور پر کام جاری رہا۔ بی ایم سی نے 10 ستمبر 2026 کو ممبئی میونسپل کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 354A کے تحت نوٹس جاری کرتے ہوئے بنگلے میں جاری تعمیراتی کام فوری طور پر روکنے اور متعلقہ اجازت ناموں و دستاویزات کو پیش کرنے کی ہدایت دی تھی۔ شہری انتظامیہ کے مطابق بنگلے میں اندرونی تبدیلیاں، پارٹیشن وال کی تعمیر، کھڑکیوں میں ردوبدل اور دیگر تعمیراتی کام مبینہ طور پر ضروری منظوری کے بغیر کیے جارہے تھے۔ بی ایم سی نے متعلقہ اجازت نامے پیش نہ کیے جانے اور نوٹس کے بعد بھی کام جاری رہنے کے معاملے پر بنگلے کے بعض حصوں کو منہدم کرنے کی کارروائی کی۔ یہ بنگلہ جوہو کی کپل کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی میں واقع ہے اور اس کا رقبہ تقریباً 7,802 مربع فٹ بتایا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق اس جائیداد میں سیلون اور اسپا شروع کرنے کے لیے کام کیا جارہا تھا۔ رپورٹس کے مطابق ہاؤسنگ سوسائٹی نے جائیداد کو تجارتی سرگرمیوں کے لیے استعمال کرنے اور وہاں تعمیراتی تبدیلیوں پر اعتراض کیا تھا۔ مقامی رہائشیوں نے ممکنہ طور پر گاہکوں کی آمدورفت میں اضافے، پارکنگ، شور اور سکیورٹی سے متعلق خدشات ظاہر کیے تھے۔ بی ایم سی کے مطابق متعلقہ حکام کی جانب سے تعمیراتی اور تجارتی استعمال کے لیے مطلوبہ اجازتوں کے دستاویزات طلب کیے گئے تھے، لیکن ضروری منظوری ثابت کرنے والے دستاویزات پیش نہیں کیے جاسکے۔ اسی بنیاد پر شہری انتظامیہ نے کارروائی کی۔ واضح رہے کہ یہ کارروائی مبینہ غیرمجاز تعمیرات کے معاملے میں کی گئی ہے۔ متعلقہ فریقین کی جانب سے اس معاملے پر مزید وضاحت سامنے آنے پر صورتِ حال مزید واضح ہوسکتی ہے۔

اجے دیوگن کی ٹیم کی وضاحت

منہدم کی گئی عمارت اداکار کی رہائش گاہ نہیں۔ بالی ووڈ اداکار اجے دیوگن کی ٹیم نے ممبئی میں بی ایم سی کی انہدامی کارروائی کے بعد وضاحت جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ جس جائیداد کے خلاف کارروائی کی گئی، وہ اداکار کی ذاتی رہائش گاہ نہیں ہے بلکہ کرائے پر حاصل کی گئی عمارت ہے۔ ٹیم نے واضح کیا کہ مذکورہ جائیداد کو اجے دیوگن کی رہائش گاہ قرار دینا درست نہیں ہے۔ اس وضاحت کا مقصد عمارت میں انہدامی کارروائی کے بعد اداکار سے متعلق سامنے آنے والی خبروں کے حوالے سے صورتِ حال واضح کرنا ہے۔

ممبئی میں 80 لاکھ روپے کی بھتہ خوری کا معاملہ، دو افراد گرفتار

ممبئی: ممبئی پولیس کی کرائم برانچ نے 80 لاکھ روپے کی مبینہ بھتہ خوری کے معاملے میں دو افراد کو گرفتار کیا ہے۔ اس معاملے کا تعلق پالگھر ضلع میں پتھر کی کان کنی کے کاروبار سے بتایا جارہا ہے۔ گرفتار ملزمین میں ایک مقامی صحافی بھی شامل ہے۔ پولیس معاملے کی مزید تفتیش کررہی ہے۔ ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق ملزمین پر الزام ہے کہ انہوں نے پالگھر میں پتھر کی کان کنی کا کاروبار کرنے والے ایک تاجر سے 80 لاکھ روپے وصول کرنے کی کوشش کی۔ پولیس اس معاملے میں ملزمین کے کردار اور مبینہ بھتہ خوری کے پورے طریقۂ کار کی جانچ کررہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ممبئی کرائم برانچ نے کارروائی کرتے ہوئے دونوں ملزمین کو حراست میں لیا ہے۔ پولیس یہ بھی معلوم کرنے کی کوشش کررہی ہے کہ تاجر سے رقم کس مقصد کے لیے طلب کی گئی تھی اور اس معاملے میں دیگر افراد کے ملوث ہونے کا امکان ہے یا نہیں۔ پولیس کی تفتیش جاری ہے اور معاملے سے متعلق مزید تفصیلات سامنے آنے کا انتظار ہے۔

ممبئی لوکل ٹرین: آج سینٹرل اور ہاربر لائن پر میگا بلاک

ویسٹرن ریلوے کی خدمات معمول کے مطابق رہیں گی

ممبئی: ممبئی میں اتوار، 18 اکتوبر کو ریلوے پٹریوں اور دیگر تکنیکی نظاموں کی مرمت و دیکھ بھال کے لیے سینٹرل ریلوے کی جانب سے میگا بلاک لیا جائے گا۔ اس کے باعث سینٹرل لائن پر تھانے۔ کلیان کے درمیان کچھ میل اور ایکسپریس ٹرینوں کے اوقات متاثر ہوں گے، جبکہ ہاربر اور ٹرانس ہاربر لائن پر بھی متعدد لوکل ٹرینیں منسوخ رہیں گی۔ راحت کی بات یہ ہے کہ ویسٹرن ریلوے کی مضافاتی خدمات کے لیے اتوار کو دن کے وقت کوئی میگا بلاک مقرر نہیں کیا گیا ہے۔ سینٹرل ریلوے کے مطابق، تھانے اور کلیان اسٹیشنوں کے درمیان پانچویں اور چھٹی ریلوے لائن پر صبح 9 بجے سے دوپہر ایک بجے تک میگا بلاک رہے گا۔ اس دوران ممبئی کی جانب آنے والی اپ سمت کی میل اور ایکسپریس ٹرینوں کو اپ فاسٹ لائن، جبکہ ممبئی سے باہر جانے والی ڈاؤن سمت کی ٹرینوں کو ڈاؤن فاسٹ لائن پر منتقل کیا جائے گا۔ اس تبدیلی کے باعث متعدد ٹرینیں اپنی منزل پر تقریباً 10 سے 15 منٹ تاخیر سے پہنچ سکتی ہیں۔ متاثر ہونے والی ٹرینوں میں سولہ پور وندے بھارت ایکسپریس، پونے۔ سینٹرل ممبئی سنگھ گڑھ ایکسپریس، دکن کوئین، پراگتی ایکسپریس، منگلورو ایکسپریس، راجگیر جنتا ایکسپریس، کاکیناڈا پورٹ ایکسپریس اور بنارس سپرفاسٹ ایکسپریس سمیت دیگر ٹرینیں شامل ہیں۔ ہاربر لائن پر پنویل اور واشی کے درمیان دونوں سمتوں کی لائنوں پر صبح 11:05 بجے سے شام 4:05 بجے تک میگا بلاک ہوگا۔ اس دوران پنویل سے چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس (سی ایس ایم ٹی) کی جانب جانے والی متعدد لوکل ٹرینیں منسوخ رہیں گی۔ اسی طرح سی ایس ایم ٹی سے بیلاپور اور پنویل کی جانب جانے والی خدمات بھی متاثر ہوں گی۔ مسافروں کی سہولت کے لیے بلاک کے دوران سی ایس ایم ٹی اور واشی کے درمیان خصوصی لوکل ٹرینیں چلائی جائیں گی، تاکہ مسافروں کو اپنی منزل تک پہنچنے میں ممکنہ حد تک آسانی ہو۔ میگا بلاک کا اثر ٹرانس ہاربر لائن پر بھی پڑے گا۔ پنویل سے تھانے کی جانب جانے والی اور تھانے سے پنویل کی جانب آنے والی متعدد خدمات مقررہ اوقات کے دوران منسوخ رہیں گی۔ تاہم، مسافروں کے لیے تھانے اور واشی کے درمیان، نیز تھانے اور نیرول کے درمیان ٹرانس ہاربر خدمات دستیاب رہیں گی۔ ریلوے حکام نے مسافروں کو سفر سے قبل ٹرینوں کے اوقات کی تصدیق کرنے اور اپنے سفر کی منصوبہ بندی پہلے سے کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ ویسٹرن ریلوے کے مسافروں کے لیے راحت کی خبر ہے کہ اتوار کو اس کے مضافاتی نیٹ ورک پر دن کے وقت کوئی میگا بلاک نہیں ہوگا۔

مراٹھواڑہ کی آواز قانون ساز کونسل میں پہنچانے کیلئے ستیس چوہان کو مہایوتی کی طاقت کیساتھ کامیاب بنائیں: سنیترہ پوار

خشک سالی کے بحران میں کسانوں اور عام لوگوں کو تنہا نہیں چھوڑیں گے

بیڑ: این سی پی کی قومی صدر اور مہاراشٹر کی نائب وزیراعلیٰ سنیترہ پوار نے مراٹھواڑہ گریجویٹ حلقے کے مہایوتی امیدوار ستیس چوہان کو بھاری اکثریت سے کامیاب بنانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ مراٹھواڑہ کی ترقی کی جدوجہد ایک دن کی نہیں ہے، بلکہ اس کے لیے تجربہ کار، باخبر اور مسلسل کام کرنے والے عوامی نمائندوں کی ضرورت ہے۔ ستیس چوہان گزشتہ 18 برسوں سے مراٹھواڑہ کے مسائل کے لیے کام کررہے ہیں۔ مراٹھواڑہ کی آواز قانون ساز کونسل میں مؤثر انداز میں پہنچانے کے لیے انہیں مہایوتی کی طاقت فراہم کریں۔ بیڑ میں ستیس چوہان کی انتخابی مہم کے سلسلے میں منعقدہ جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے سنیترہ پوار نے کہا کہ جب آنجہانی اجیت پوار بیڑ کے نگراں وزیر بنے تھے تو انہوں نے عوام کو جو اعتماد اور سہارا دیا تھا، اسی اعتماد اور محبت کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری اب ان پر ہے۔ آنجہانی اجیت پوار نے بیڑ کی ترقی کے لیے جو کام شروع کیے تھے، جو خواب دیکھے تھے اور جو وعدے کیے تھے، انہیں پورا کرنا اب ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ سنیترہ پوار نے کہا کہ آنجہانی اجیت پوار نے بیڑ سے پونے کے درمیان ریل سروس شروع کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ ان کے انتقال کے بعد اس وعدے کو پورا کرنے میں کامیابی حاصل ہونے پر انہیں خوشی اور فخر ہے۔ اجیت پوار کے خوابوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مزید طاقت حاصل کرنا ضروری ہے، اسی لیے مراٹھواڑہ گریجویٹ حلقے سے مہایوتی کے امیدوار ستیس چوہان کو بھاری اکثریت سے کامیاب بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ستیس چوہان کو طویل سیاسی اور پارلیمانی تجربہ حاصل ہے۔ آنجہانی اجیت پوار نے 2008 میں ان پر اعتماد کرتے ہوئے پہلی مرتبہ انہیں امیدوار بنایا تھا۔ اس کے بعد مسلسل تین میعاد تک مراٹھواڑہ کے گریجویٹ ووٹروں نے ان پر اعتماد کا اظہار کیا۔ گزشتہ 18 برسوں کے دوران ستیس چوہان نے گریجویٹ ووٹروں کے علاوہ پروفیسرز، اساتذہ، غیر تدریسی عملے، طلبہ، نوجوانوں، خواتین، محنت کشوں اور مزدوروں سمیت سماج کے مختلف طبقات کے مسائل قانون ساز کونسل میں مسلسل اٹھائے ہیں۔ سنیترہ پوار نے بتایا کہ گزشتہ چھ برسوں میں ستیس چوہان نے 677 ستارے والے سوالات، 97 توجہ دلاؤ نوٹس پیش کیے، نصف گھنٹے کی بحث میں 55 مرتبہ حصہ لیا اور ضابطہ 260 کے تحت پیش کردہ قراردادوں پر 22 مرتبہ شرکت کی۔ اس کے علاوہ انہوں نے پارلیمانی کارروائی کے دیگر 107 اہم ذرائع استعمال کرتے ہوئے مراٹھواڑہ کے مسائل کو مؤثر انداز میں ایوان میں اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ عوامی نمائندے کی ذمہ داری عوام کے مسائل کو سمجھنا، انہیں مناسب طریقے سے ایوان میں پیش کرنا، ان کی پیروی کرنا اور مسائل کا حل نکلنے تک کوشش جاری رکھنا ہے۔ ستیس چوہان نے یہ ذمہ داری دیانت داری سے نبھائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مراٹھواڑہ گریجویٹ حلقہ خطے کے تمام آٹھ اضلاع کو جوڑتا ہے۔ مراٹھواڑہ کی سرزمین نے جدوجہد اور کئی بحرانوں کا سامنا کیا ہے، لیکن اسی سرزمین نے ہر مشکل پر قابو پانے کا حوصلہ بھی دیا ہے۔ خطے کی ہمہ جہت ترقی کے لیے معیاری تعلیم، ہنرمندی کی تربیت، صنعتوں کے قیام اور روزگار کے مواقع پیدا کرنا ضروری ہے۔ ریلوے کے نیٹ ورک کو وسعت دینے اور سی ٹرپل آئی ٹی جیسے منصوبوں کے ذریعے ترقی کی مضبوط بنیاد رکھی جائے گی۔ سنیترہ پوار نے کہا کہ آج آنجہانی اجیت پوار کی شدت سے یاد آرہی ہے۔ مراٹھواڑہ میں پانی کا مسئلہ ہو، ترقیاتی کاموں کا بقایا ہو یا نوجوانوں کے مستقبل کا سوال، اجیت پوار ہمیشہ کام کو اولین ترجیح دیتے تھے۔ ان کے اسی طرزِ کار اور ترقی کے نظریے کو آگے بڑھانا ہے۔ اس مقصد کے لیے قانون ساز کونسل میں مراٹھواڑہ کے مسائل کو پوری قوت سے اٹھانے والا تجربہ کار نمائندہ ضروری ہے اور ستیس چوہان اس ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ انہوں نے ووٹروں سے اپیل کی کہ وہ اس انتخاب میں ستیس چوہان کو پہلی ترجیح کا ووٹ دے کر بھاری اکثریت سے کامیاب بنائیں۔ ریاست میں خشک سالی کے سنگین بحران کا ذکر کرتے ہوئے سنیترہ پوار نے کہا کہ گزشتہ ماہ بیڑ ضلع کے بعض علاقوں کے دورے کے دوران انتہائی خراب اور تشویش ناک صورتِ حال دیکھنے میں آئی تھی۔ وہاں کے مختلف مسائل اور مشکلات کو سمجھا گیا ہے اور آج بھی بیڑ میں خشک سالی کی صورتِ حال کا جائزہ لیا گیا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ اس مشکل وقت میں کسانوں اور عام لوگوں کو تنہا نہیں چھوڑا جائے گا۔ جلسے میں ریاستی وزیر ماحولیات پنکجا منڈے، مہایوتی کے امیدوار ستیس چوہان، سابق وزیر دھننجے منڈے، اراکین اسمبلی پرکاش سولنکے، وجے سنگھ پنڈت اور منوج کائندے، سابق اراکین اسمبلی امرسنگھ پنڈت، سنجے دوند، بالا صاحب آج بے اور جینت جادھو، او بی سی سیل کے ریاستی صدر کلیان آکھاڑے، سماجی سیل کے ریاستی صدر سنیل مگھرے سمیت مہایوتی کے متعدد عہدیداران اور کارکنان بڑی تعداد میں موجود تھے۔

مہاراشٹر میں فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کے 5 افسران معطل

20 دیگر افسران بھی جانچ کے دائرے میں

ممبئی: مہاراشٹر کے فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) میں مبینہ بدعنوانی اور انتظامی بےضابطگیوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ناسک ڈویژن کے پانچ افسران کو معطل کردیا گیا ہے، جبکہ ریاست کے مختلف علاقوں میں تقریباً 20 دیگر افسران کے خلاف بھی کارروائی کیے جانے کا امکان ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں ہوئی ہے جب ریاستی حکومت نے ہوٹلوں، ریستورانوں، کیفے اور دیگر غذائی مراکز میں کھانے کے معیار اور حفظانِ صحت کی جانچ تیز کردی ہے۔ فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کے کمشنر تکارام منڈھے مبینہ طور پر رشوت لینے اور غذائی مراکز کے معائنے کے دوران قواعد کی خلاف ورزی کرنے والے افسران کے خلاف کارروائی کی تیاری کررہے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بھیونڈی اور ناسک علاقوں کے تقریباً 20 افسران جانچ کے دائرے میں ہیں۔ الزام ہے کہ بعض افسران نے معائنے کے دوران غذائی کاروبار کرنے والوں کے ساتھ مبینہ ملی بھگت کی۔ پانچ افسران کی معطلی کا تعلق مالیگاؤں میں ضبط کی گئی سپاری کے معاملے سے ہے۔ اس کارروائی کے دوران ضبط شدہ سپاری کو تلف کرنے کے عمل، سرکاری دستاویزات اور ریکارڈ میں مبینہ بےضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی تھی۔ معطل کیے گئے افسران میں اویناش دھھاڑے، امیت راسکر، گوپال کسار، یوگیش دیشمکھ اور سورنہ مہاجن شامل ہیں۔ اطلاعات کے مطابق یہ کارروائی ریاستی وزیر نرہری جھروال اور ایف ڈی اے کمشنر تکارام منڈھے کی ہدایت پر کی گئی۔ مالیگاؤں سپاری معاملہ فروری 2024 کا ہے، جب ایف ڈی اے نے 11 فروری کو کارروائی کرتے ہوئے 252.328 میٹرک ٹن سپاری کے 3,605 بورے ضبط کیے تھے۔ اس ذخیرے کی مالیت تقریباً 10 کروڑ روپے بتائی گئی تھی۔ لیبارٹری جانچ میں سپاری کو انسانی استعمال کے لیے ناموزوں قرار دیے جانے کے بعد عدالت نے اسے تلف کرنے کا حکم دیا تھا۔ تاہم، بعد میں یہ سوال اٹھا کہ آیا پوری سپاری حقیقت میں تلف کی گئی تھی یا اس کارروائی کو صرف سرکاری کاغذات میں مکمل دکھایا گیا تھا۔

مَیں گنہگار اور ان گنت پارسا، چار جانب سے یلغار کرتے ہوئے
جیسے شب خون میں بوکھلا کر انھیں لوگ تلوار تلوار کرتے ہوئے
اڑ رہی تھی وہاں گردِ تشکیک کی، آندھیاں تیز تھیں طنز و تضحیک کی
راستے میں پڑا نیک نامی کا پل، خوف آیا جسے پار کرتے ہوئے
وہ خراشیں دکھاتے رہے ہاتھ کی، سنگ باری کے دوران آئیں تھی جو
ہم ادھر زخمِ سر کو چھپاتے رہے اور تزئینِ دستار کرتے ہوئے
بے رخی کی ہوائیں موافق نہ تھیں، کیسے اخلاص کی کونپلیں پھوٹتیں
چار آنسو زمینوں کو نم کر گئے، سرد لفظوں کو بے کار کرتے ہوئے
پھر چھٹی حس نے پرچے لگائے بہت، آئینے عاقبت نے دکھائے بہت
بھائی نے آج کیوں مجھ کو دیکھا نہیں، تاج پوشی کا دربار کرتے ہوئے
یہ زمانہ آ لگا ہے کہ اب جسم میں، خار کے واسطے قطرۂ خوں نہیں
ایک وہ وقت بھی تھا کہ چلتے تھے ہم، راستے بھر کو گلنار کرتے ہوئے
طرزِ تعمیر کے کچھ نئے زاویے، عصرِ نو کو مظفر نے بخشے تو ہیں
اپنی ہی ذات پر وار کرتے ہوئے، اپنی ہستی کو مسمار کرتے ہوئے

• ڈاکٹر مظفر حنفی

شرح نما

• امیر مہدی، برمنگھم، برطانیہ

تجزیہ:

ڈاکٹر مظفر حنفی کی مذکورہ غزل اپنے داخلی کرب، معاشرتی کشمکش، انسانی منافقت، تعلقات کی سرد مہری اور عہد حاضر کی بے حسی کو نہایت موثر علامتی اور استعاراتی پیرایے میں پیش کرتی ہے۔ شاعر نے ذاتی تجربے کو محض ذاتی دکھ تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے اجتماعی صورتِ حال سے وابستہ کر دیا ہے۔ غزل کا مرکزی کردار ایک ایسے انسان کی صورت میں سامنے آتا ہے جو خود کو گنہگار کہتا ہے، مگر اس کے گرد موجود پارسا کردار، نیک نامی، اخلاص، تاج پوشی اور تہذیبی تعمیر کے دعوے سب سوالیہ نشان بن جاتے ہیں۔ ہر شعر میں ظاہری منظر کے پیچھے ایک گہرا باطنی اور سماجی مفہوم پوشیدہ ہے۔

پہلا شعر (مطلع)

میں گنہگار اور ان گنت پارسا، چار جانب سے یلغار کرتے ہوئے
جیسے شب خون میں بوکھلا کر انھیں لوگ تلوار تلوار کرتے ہوئے

غزل کا آغاز ہی ایک شدید داخلی اور خارجی تصادم سے ہوتا ہے۔ شاعر اپنے آپ کو "گنہگار" کہتا ہے، جب کہ اس کے مقابل "ان گنت پارسا" موجود ہیں۔ یہاں گنہگار اور پارسا صرف مذہبی اصطلاحات نہیں رہتیں بلکہ ایک ایسے معاشرے کی علامت بن جاتی ہیں جہاں خود کو پاکیزہ اور درست سمجھنے والے لوگ دوسروں کے احتساب میں مصروف رہتے ہیں۔ شاعر کا "گنہگار" ہونا دراصل اس کی خود آگہی کا اظہار بھی ہے۔ وہ اپنی کمزوریوں سے انکار نہیں کرتا، لیکن سوال یہ ہے کہ اس کے مقابل کھڑے ہونے والے پارسا واقعی پارسا ہیں یا محض پارسائی کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں۔

"چار جانب سے یلغار" محاصرے کا احساس پیدا کرتا ہے۔ فرد کو ہر طرف سے مخالفت، الزام اور حملے کا سامنا ہے۔ دوسرے مصرعے میں "شب خون" اور "تلوار تلوار" کی ترکیب اس کیفیت کو مزید شدت بخشتی ہے۔ شب خون اچانک حملے کی علامت ہے، جب کہ "تلوار تلوار" میں لفظ کی تکرار اضطراب، بوکھلاہٹ اور حملے کی شدت کو نمایاں کرتی ہے۔ یوں شعر ایک ایسے فرد کی تصویر بناتا ہے جو صرف مخالفین سے نہیں بلکہ اجتماعی تعصب اور اخلاقی منافقت سے بھی گھرا ہوا ہے۔

دوسرا شعر

اڑ رہی تھی وہاں گردِ تشکیک کی، آندھیاں تیز تھیں طنز و تضحیک کی
راستے میں پڑا نیک نامی کا پل، خوف آیا جسے پار کرتے ہوئے

اس شعر میں "گردِ تشکیک"، "آندھیاں"، "طنز و تضحیک" اور "پل" نہایت معنی خیز علامتیں ہیں۔ تشکیک کی گرد ایسی فضا کی طرف اشارہ کرتی ہے جہاں یقین باقی نہیں رہتا۔ ہر طرف شک، اعتراض اور سوال کا غبار چھایا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ طنز و تضحیک کی آندھیاں چل رہی ہیں، یعنی فرد کو صرف شک کی فضا ہی نہیں بلکہ مذاق، تحقیر اور استہزا کا بھی سامنا ہے۔

اس ماحول میں "نیک نامی کا پل" ایک اہم علامت بن کر سامنے آتا ہے۔ پل عام طور پر ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچنے کا وسیلہ ہوتا ہے۔ یہاں نیک نامی کا پل بظاہر عزت، شہرت اور اچھے کردار تک پہنچنے کی راہ ہے، مگر شاعر اسے عبور کرنے سے خوف زدہ ہے۔ اس خوف کے کئی پہلو ہیں۔ معاشرہ جس شخص کو نیک نامی کا معیار دیتا ہے، اسی معاشرے میں طنز اور تضحیک کی آندھیاں بھی چل رہی ہیں۔ اس لیے نیک نامی بھی ایک محفوظ منزل نہیں رہتی۔ شاعر شاید اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ بعض اوقات اچھی شہرت برقرار رکھنے کی کوشش خود ایک آزمائش بن جاتی ہے۔

تیسرا شعر

وہ خراشیں دکھاتے رہے ہاتھ کی، سنگ باری کے دوران آئی تھیں جو
ہم ادھر زخمِ سر کو چھپاتے رہے اور تزئینِ دستار کرتے ہوئے

یہ شعر غزل کے اہم ترین شعروں میں شمار کیا جا سکتا ہے، کیونکہ یہاں ظاہری مظلومیت اور حقیقی اذیت کے درمیان ایک گہرا تضاد قائم کیا گیا ہے۔ مخالفین اپنے ہاتھوں کی خراشیں دکھا رہے ہیں جو بظاہر سنگ باری کے دوران آئی تھیں، جب کہ شاعر خود سر پر لگے زخم کو چھپا رہا ہے۔

"زخمِ سر" اور "تزئینِ دستار" کے درمیان ایک نہایت بلیغ تضاد موجود ہے۔ سر زخمی ہے مگر دستار کو سنوارا جا رہا ہے۔ یعنی حقیقت میں انسان زخمی اور شکستہ ہے، لیکن وہ اپنے ظاہری وقار، عزت اور مرتبے کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ دستار یہاں عزت، وقار، سماجی شناخت اور ظاہری شخصیت کی علامت بن جاتی ہے۔

دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو اپنی معمولی خراشوں کو نمایاں کر کے ہمدردی حاصل کر رہے ہیں۔ شاعر کے ہاں اصل المیہ یہی ہے کہ جو زیادہ زخمی ہے وہ خاموش ہے اور جو معمولی خراش کا شکار ہے وہ اسے نمایاں کر رہا ہے۔ اس طرح شعر معاشرتی رویوں، خود نمائی اور مظلومیت کے اظہار کے مختلف طریقوں پر گہری نظر ڈالتا ہے۔

چوتھا شعر

بے رخی کی ہوائیں موافق نہ تھیں، کیسے اخلاص کی کونپلیں پھوٹتیں
چار آنسو زمینوں کو نم کر گئے، سرد لفظوں کو بے کار کرتے ہوئے

یہاں شاعر نے جذباتی اور انسانی تعلقات کی ناکامی کو پودے اور موسم کی علامتوں کے ذریعے بیان کیا ہے۔ "بے رخی کی ہوائیں" ایسا ماحول پیدا کرتی ہیں جہاں اخلاص کی کونپلیں پھوٹ ہی نہیں سکتیں۔ کونپل کا تعلق زندگی، امید، نمو اور مستقبل سے ہے، جبکہ بے رخی کی ہوائیں ان امکانات کو ابتدا ہی میں ختم کر دیتی ہیں۔

شعر کا دوسرا مصرع پہلے مصرعے کی شدت کو کم کرنے کے بجائے اسے ایک انسانی سطح فراہم کرتا ہے۔ "چار آنسو" بظاہر بہت معمولی چیز ہیں، مگر شاعر انہیں ایسی قوت عطا کرتا ہے کہ وہ "سرد لفظوں" کو بے کار کر دیتے ہیں۔ یہاں آنسو حقیقی احساس کی علامت ہیں اور سرد الفاظ رسمی، بے جان اور بے اثر گفتگو کی۔

یوں شاعر کہتا ہے کہ جہاں خلوص موجود نہ ہو وہاں بڑے بڑے دعوے بے معنی ہو جاتے ہیں، لیکن حقیقی احساس کے چند آنسو بھی ان تمام رسمی اور سرد الفاظ پر غالب آ سکتے ہیں۔ آنسو یہاں کمزوری نہیں بلکہ احساس کی صداقت کا استعارہ ہیں۔

پانچواں شعر

پھر چھٹی حس نے پرچے لگائے بہت، آئینے عاقبت نے دکھائے بہت
بھائی نے آج کیوں مجھ کو دیکھا نہیں، تاج پوشی کا دربار کرتے ہوئے

اس شعر میں شاعر نے "چھٹی حس"، "آئینے عاقبت" اور "تاج پوشی کا دربار" جیسی تراکیب کے ذریعے ایک پیچیدہ نفسیاتی صورتِ حال پیدا کی ہے۔ چھٹی حس کسی ایسی اندرونی آگہی کی علامت ہے جو بظاہر نظر نہ آنے والی حقیقت کو محسوس کر لیتی ہے۔ "پرچے لگائے" میں جیسے کوئی پوشیدہ حقیقت اچانک ظاہر ہونے لگتی ہے۔

"آئینے عاقبت" مستقبل اور انجام کا عکس دکھانے والی علامت ہے۔ شاعر کو احساس ہونے لگتا ہے کہ موجودہ کامیابی یا جشن کے پیچھے آنے والا انجام کیا ہو سکتا ہے۔

اسی ماحول میں "بھائی نے آج کیوں مجھ کو دیکھا نہیں" ایک نہایت انسانی سوال بن کر سامنے آتا ہے۔ تاج پوشی کا دربار موجود ہے، کامیابی اور جشن کا ماحول ہے، مگر اس سارے ہنگامے میں بھائی کی نظر شاعر پر نہیں پڑتی۔ یہاں "بھائی" صرف حقیقی بھائی نہیں بلکہ قریبی رشتے، اپنائیت اور تعلق کی علامت بھی ہو سکتا ہے۔ شاعر کے لیے اصل سوال تاج پوشی نہیں بلکہ یہ ہے کہ جس شخص سے قربت اور محبت کی توقع تھی، وہ عروج کے لمحے میں بھی اسے دیکھنے سے کیوں محروم رہا۔

اس شعر میں کامیابی کے جشن اور انسانی تنہائی کا تضاد خاص طور پر نمایاں ہے۔

چھٹا شعر

یہ زمانہ آ لگا ہے کہ اب جسم میں، خار کے واسطے قطرۂ خوں نہیں
ایک وہ وقت بھی تھا کہ چلتے تھے ہم، راستے بھر کو گلنار کرتے ہوئے

یہ شعر ماضی اور حال کے تقابل پر قائم ہے۔ موجودہ زمانہ ایسا ہے جہاں جسم میں کانٹے کی چبھن برداشت کرنے کے لیے بھی خون کا قطرہ باقی نہیں رہا۔ "خار" تکلیف، رکاوٹ، مصیبت اور زمانے کی سختیوں کی علامت ہے، جب کہ "قطرۂ خوں" زندگی، توانائی، حوصلے اور مزاحمت کی علامت بن جاتا ہے۔

دوسرے مصرعے میں ماضی کی تصویر بالکل مختلف ہے۔ ایک زمانہ تھا جب شاعر اور اس کے ہم سفر راستے کو "گلنار" کرتے ہوئے چلتے تھے۔ گلنار سرخی، شگفتگی، حسن اور زندگی کی علامت ہے۔ یعنی ماضی میں دشوار راستے بھی زندگی اور امید سے بھر جاتے تھے، لیکن اب صورت حال بدل چکی ہے۔

یہاں "خار" اور "گلنار" کا تقابل بھی قابل توجہ ہے۔ ایک طرف کانٹا ہے جو اذیت کی علامت ہے، دوسری طرف گلنار ہے جو حسن اور زندگی کی۔ یوں شعر صرف شخصی زوال کا بیان نہیں بلکہ ایک پورے عہد کی تبدیلی کا نوحہ بن جاتا ہے۔ شاعر کے اندر پہلے جو قوتِ مزاحمت، زندگی کی حرارت اور راستے کو سنوارنے کا حوصلہ تھا، وہ اب ماند پڑ چکا ہے۔

ساتواں شعر

طرزِ تعمیر کے کچھ نئے زاویے، عصرِ نو کو مظفر نے بخشے تو ہیں
اپنی ہی ذات پر وار کرتے ہوئے، اپنی ہستی کو مسمار کرتے ہوئے

آخری شعر میں شاعر نے اپنے نام "مظفر" کو استعمال کر کے غزل کو واضح طور پر اپنی ذات سے مربوط کر دیا ہے۔ یہ مقطع غزل کے پورے فکری سفر کو ایک نئے معنی کی طرف لے جاتا ہے۔

"طرزِ تعمیر" اور "مسمار" بظاہر متضاد الفاظ ہیں۔ تعمیر زندگی، تشکیل اور تخلیق کی علامت ہے، جب کہ مسمار کرنا انہدام کی۔ شاعر کہتا ہے کہ اس نے عصرِ نو کو تعمیر کے کچھ نئے زاویے ضرور دیے، لیکن اس تعمیر کا عمل اپنی ذات پر وار کرتے ہوئے اور اپنی ہستی کو مسمار کرتے ہوئے انجام پایا۔

یہاں تخلیق کار کی قربانی کا تصور ابھرتا ہے۔ شاعر کے نزدیک نئی تعمیر محض باہر کی دنیا کو بدلنے کا نام نہیں؛ اس کے لیے خود اپنے اندر بھی شکست و ریخت سے گزرنا پڑتا ہے۔ اپنی ذات پر وار کرنا اس تخلیقی اور فکری عمل کی طرف اشارہ ہے جس میں فن کار اپنے تجربات، دکھوں، یقینوں اور شخصیت کے حصوں کو توڑ کر نئی معنویت پیدا کرتا ہے۔

مقطع میں "تعمیر" اور "مسمار" کا باہمی تعلق غزل کے بنیادی تصور کو سمیٹ لیتا ہے۔ شاعر جس نئے عہد کی تشکیل میں حصہ لیتا ہے، اس کی قیمت اسے اپنی ذات کی شکست کی صورت میں ادا کرنا پڑتی ہے۔ یوں ذاتی زخم اجتماعی تجربے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

غزل کا مجموعی فکری و فنی مطالعہ

اس غزل میں بنیادی طور پر ایک ایسے انسان کی داستان سامنے آتی ہے جو اپنے عہد کے تضادات میں گھرا ہوا ہے۔ وہ خود کو گنہگار کہتا ہے، مگر اس کے گرد پارسائی کے دعوے کرنے والے لوگ ہیں۔ وہ زخم کھاتا ہے مگر زخم چھپاتا ہے۔ وہ اخلاص چاہتا ہے مگر بے رخی کی ہوائیں اسے گھیرے ہوئے ہیں۔ اسے کامیابی کا دربار نظر آتا ہے مگر اپنے قریب ترین رشتے کی بے اعتنائی بھی محسوس ہوتی ہے۔ وہ اپنے ماضی کی قوت کو یاد کرتا ہے اور حال کی بے بسی کو دیکھتا ہے۔ آخر کار وہ اس نتیجے تک پہنچتا ہے کہ نئی تعمیر بھی اپنی ذات کو توڑنے کے عمل سے گزر کر ممکن ہوتی ہے۔

غزل کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ شاعر نے مجرد خیالات کو محسوس اور متحرک تصویروں میں تبدیل کر دیا ہے۔ یلغار، شب خون، تلوار، گردِ تشکیک، آندھی، پل، سنگ باری، خراش، زخم، دستار، کونپل، آنسو، آئینہ، تاج پوشی، خار، خون، گلنار، تعمیر اور مسمار؛ یہ سب الفاظ مل کر ایک ایسا علامتی نظام بناتے ہیں جس میں غزل کی داخلی کیفیت مسلسل تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

اس غزل میں تضاد بھی اظہار کا بنیادی وسیلہ ہے۔ گنہگار اور پارسا، خراش اور زخم، زخم اور دستار، بے رخی اور اخلاص، سرد لفظ اور آنسو، تاج پوشی اور تنہائی، خار اور گلنار، تعمیر اور مسمار۔ یہ تضادات محض لفظی صنعت نہیں بلکہ شاعر کے فکری تجربے کی بنیاد ہیں۔ اسی لیے ہر تضاد انسانی زندگی کے کسی نہ کسی بنیادی مسئلے کو نمایاں کرتا ہے۔

غزل کا ایک اہم پہلو ظاہری اور باطنی حقیقت کا فرق بھی ہے۔ جو لوگ اپنی خراشیں دکھاتے ہیں، ضروری نہیں کہ وہ سب سے زیادہ زخمی ہوں؛ جو دستار سنوار رہا ہے، ممکن ہے اس کا سر سب سے زیادہ زخمی ہو۔ جو تاج پوشی کے دربار میں موجود ہے، وہ اندر سے اپنے قریبی رشتے کی بے توجہی سے تنہا ہو سکتا ہے۔ جو شخص تعمیر کر رہا ہے، وہ اسی عمل میں اپنی ہستی کو مسمار بھی کر رہا ہے۔

اس اعتبار سے یہ غزل فرد کے باطن، معاشرتی رویوں اور بدلتے ہوئے عہد تینوں کو ایک دوسرے سے جوڑتی ہے۔ شاعر کا دکھ محض ذاتی شکایت نہیں رہتا بلکہ اس میں ایک ایسے انسان کی آواز سنائی دیتی ہے جو منافقت، بے حسی، تعلقات کی سرد مہری اور عہد کی سختیوں کے درمیان اپنی معنویت تلاش کر رہا ہے۔ آخری شعر میں اپنی ذات کو مسمار کر کے نئی تعمیر کا تصور اسی جدوجہد کو ایک گہرا تخلیقی مفہوم عطا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غزل کا اختتام محض مایوسی پر نہیں ہوتا بلکہ تخلیق، تعمیر اور خود شناسی کے ایک پیچیدہ مگر بامعنی تصور پر ہوتا ہے۔

■ ■

دو شاعر ایک زمین

غزل

• پروفیسر مظفر حنفی، دلی، انڈیا

خود مجھ کو بھی معلوم نہیں ہے کہ میں کیا ہوں
اب تک تو خود اپنی ہی نگاہوں سے چھپا ہوں
حالات کے نرغے میں کچھ اس طرح گھرا ہوں
محسوس یہ ہوتا ہے تجھے بھول چکا ہوں
سمجھا تھا کہ روداد نئے دور کی ہوگی
آیا ہے ترا نام تو میں چونک اٹھا ہوں
شاید کبھی بچپن میں کہیں ساتھ رہا ہے
آئینے میں اک شکل کو پہچان رہا ہوں
زلفوں کے مہکتے ہوئے سائے کی طلب میں
تپتی ہوئی راہوں پہ بہت دور گیا ہوں
مجحوب سا تنہائی کا احساس کھڑا ہے
بستر پہ بڑی دیر سے خاموش پڑا ہوں
اب سوچنے بیٹھا ہوں کہ مصرف مرا کیا ہے
مجبور محبت ہوں نہ پابند وفا ہوں
سنیے تو مظفرؔ کا ہر اک شعر کہے گا
میں ٹوٹے ہوئے ساز کی بے چین صدا ہوں

☆☆☆

غزل

• نذیر بنارسی، بنارس، انڈیا

اک رات میں سو بار جلا اور بجھا ہوں
مفلس کا دیا ہوں مگر آندھی سے لڑا ہوں
جو کہنا ہو کہیے کہ ابھی جاگ رہا ہوں
سوؤں گا تو سو جاؤں گا دن بھر کا تھکا ہوں
قندیل سمجھ کر کوئی سر کاٹ نہ لے آئے
تاجر ہوں اجالے کا اندھیرے میں کھڑا ہوں
سب ایک نظر پھینک کے بڑھ جاتے ہیں آگے
میں وقت کے شوکیس میں چپ چاپ کھڑا ہوں
وہ آئنہ ہوں جو کبھی کمرے میں سجا تھا
اب گر کے جو ٹوٹا ہوں تو رستے میں پڑا ہوں
دنیا کا کوئی حادثہ خالی نہیں مجھ سے
میں خاک ہوں میں آگ ہوں پانی ہوں ہوا ہوں
مل جاؤں گا دریا میں تو ہو جاؤں گا دریا
صرف اس لیے قطرہ ہوں کہ دریا سے جدا ہوں
ہر دور نے بخشی مجھے معراج محبت
نیزے پہ چڑھا ہوں کبھی سولی پہ چڑھا ہوں
دنیا سے نرالی ہے نذیرؔ اپنی کہانی
انگاروں سے بچ نکلا ہوں پھولوں سے جلا ہوں

نظم

• شہپر رسول

شاید
آج
اگر بارش ہو جائے
آنکھوں کی سوزش بھی شاید کم ہو جائے
گردِ غم کے پیلے جھونکے بھی رُک جائیں
ہلکی ہلکی میٹھی میٹھی فضا ہو قائم
گرمی کی شدّت بھی شاید کم ہو جائے
شوق کا مُردہ دل بھی زندہ زندہ سا ہو جائے
اور
وہ پیلا لان بھی شاید سبز بسنتی سا ہو جائے
اور اُدھر کی شاخوں پر بھی
کلیاں کچھ انہونی پھوٹیں
موسم میں اور بادِ صبا میں
باہم راز کی باتیں ہوں کچھ
سوز و ساز کی باتیں ہوں کچھ
ہجر و وصل کے قصّے بھولیں
اپنے اپنے حصّے بھولیں
بھونروں اور غنچوں کا آنگن
مہکے گونجے نئے سُروں سے
دھیرے دھیرے دھیمے دھیمے
پتّے اپنی دست لکیریں
رنگِ لمس سے یوں چمکا لیں
سچّے خواب کی دنیا پا لیں
آج اگر بارش ہو جائے
ہلکی میٹھی فضا ہو قائم
خوشبو میں اور پھول میں شہپر
باہم راز کی باتیں ہوں کچھ
سوز و ساز کی باتیں ہوں کچھ

■ ■

برمنگھم میں ڈاکٹر رضیہ اسماعیل کی کتاب 'ولایتِ گم گشتہ' کی
پُروقار تقریبِ رونمائی

• خصوصی نامہ نگار
روزنامہ صحافت، برمنگھم

> کتاب میں غمِ ذات، جدائی اور محرومی کے تجربات کے ساتھ زندگی کی طرف نئے عزم سے لوٹنے کا احساس بھی نمایاں ہے۔

برطانیہ میں مقیم ممتاز اردو ادیبہ ڈاکٹر رضیہ اسماعیل کی تصنیف "ولایت گم گشتہ" کی تقریب رونمائی 17 اکتوبر 2026ء کو دی شرلی سینٹر، شرلی، سولی ہل میں منعقد ہوئی۔ آگہی ادبی و ثقافتی تنظیم کے زیرِ اہتمام ہونے والی اس تقریب میں برمنگھم اور گرد و نواح کے ادبی و ثقافتی حلقوں سے وابستہ شخصیات نے شرکت کی۔ تقریب میں کتاب کے مختلف فکری، ادبی اور تاریخی پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا اور مصنفہ کی علمی و تخلیقی کاوش کو سراہا گیا۔

تقریب کی صدارت جناب امیر مہدی نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض پروفیسر محمود رضا نے انجام دیے۔ پروگرام میں کتاب پر متعدد مقالے پیش کیے گئے، جن میں اس کے اسلوبِ نگارش، منظر نگاری، شخصی خاکوں اور برطانیہ میں اردو ادب و ثقافت کے فروغ سے متعلق مباحث کو موضوع بنایا گیا۔

مقالہ نگاروں نے "ولایت گم گشتہ" کو محض ذاتی یادداشتوں کا مجموعہ قرار دینے کے بجائے اسے مصنفہ کے نصف صدی پر محیط تجربات، مشاہدات اور ادبی و ثقافتی سرگرمیوں کا ایک اہم بیانیہ قرار دیا۔ ان کے مطابق کتاب میں آپ بیتی اور جگ بیتی کے عناصر اس انداز سے یکجا ہوئے ہیں کہ ذاتی زندگی کے واقعات کے ساتھ ایک عہد کی سماجی اور تہذیبی صورتِ حال بھی سامنے آتی ہے۔

کتاب پر اظہارِ خیال کرنے والوں میں ڈاکٹر فرحت عباس شاہ، جناب یعقوب نظامی، پروفیسر محمد یعقوب راجہ، محترمہ سفینہ سلیم اور جناب سہیل ضرار شامل تھے۔ مقررین نے اپنے اپنے زاویۂ نظر سے کتاب کا تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ پیش کیا اور مصنفہ کی قوتِ مشاہدہ، اسلوب کی انفرادیت اور واقعات کو مربوط انداز میں قلم بند کرنے کی صلاحیت کو سراہا۔ مقالہ نگاروں نے اس امر کی بھی نشان دہی کی کہ کتاب میں شخصیات اور واقعات کا بیان محض معلومات کی فراہمی تک محدود نہیں رہتا بلکہ قاری کو اپنے عہد اور ماحول پر غور کرنے کی دعوت بھی دیتا ہے۔

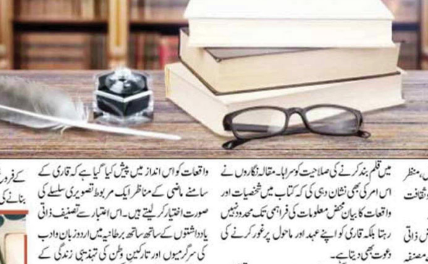

"ولایت گم گشتہ" کو چار بنیادی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں ہجرت، دیارِ غیر میں بود و باش اور نصف صدی کے تجربات و مشاہدات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں ادبی و ثقافتی تنظیموں کے قیام، ان کی سرگرمیوں اور ارتقائی مراحل کا ذکر ہے۔ تیسرے حصے، "دہلیز پہ بیٹھے لمحے"، میں خاکہ نگاری اور شخصیت نگاری کے نمونے شامل ہیں، جب کہ چوتھا حصہ اسفار اور مختلف ممالک کے سفر سے حاصل ہونے والے تجربات و مشاہدات پر مشتمل ہے۔

کتاب کی ایک نمایاں خصوصیت اس کی منظر نگاری اور بیانیے کی روانی قرار دی گئی۔ اس میں مختلف اوقات اور مقامات سے وابستہ یادوں، شخصیات اور واقعات کو اس انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ قاری کے سامنے ماضی کے مناظر ایک مربوط تصویری سلسلے کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اس اعتبار سے تصنیف ذاتی یادداشتوں کے ساتھ ساتھ برطانیہ میں اردو زبان و ادب کی سرگرمیوں اور تارکینِ وطن کی تہذیبی زندگی کے مطالعے کے لیے بھی اہمیت رکھتی ہے۔

مصنفہ کے مطابق کتاب کی تحریر کا آغاز ستمبر 2024ء میں حجِ بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد ہوا اور تقریباً چار ماہ کی مدت میں، جنوری 2025ء تک، اس کا ابتدائی مسودہ مکمل کر لیا گیا۔ تقریباً آٹھ سو صفحات پر مشتمل یہ تصنیف ذاتی اور خاندانی یادداشتوں کے ساتھ تاریخی اور اجتماعی واقعات کو بھی محفوظ کرتی ہے۔ اس میں سقوطِ ڈھاکہ جیسے اہم تاریخی سانحات، خاندانی صدمات اور زندگی کے مختلف نشیب و فراز کا ذکر شامل ہے۔

مصنفہ نے ذاتی صدمات اور عزیزوں کی وفات کے کرب کو جس انداز میں قلم بند کیا ہے، وہ ان کی زندگی کے تجربات اور داخلی کیفیات کی عکاسی کرتا ہے۔ یوں "ولایت گم گشتہ" ذاتی یادوں سے آگے بڑھ کر انسانی استقامت، حوصلے اور نئے سرے سے زندگی کی تعمیر کی داستان بھی بن جاتی ہے۔

تقریب کے اختتام پر شرکا اور ادبی حلقوں کے نمائندوں نے ڈاکٹر رضیہ اسماعیل کو کتاب کی اشاعت پر مبارک باد پیش کی اور اس امید کا اظہار کیا کہ ان کی یہ تصنیف اردو ادب کے قارئین، محققین اور برطانیہ میں اردو کی ادبی و ثقافتی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے مفید ثابت ہوگی۔ تقریب نے برمنگھم میں اردو ادب کے فروغ اور اہلِ قلم کے درمیان علمی و ادبی روابط کو مضبوط بنانے کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔ ■ ■

براہِ مہربانی
ادبی تصنیفات،
مضامین، افسانے، شاعری و
خط و کتابت وغیرہ درج ذیل
ای میل پر ارسال کریں:
urdusahafat@gmail.com
tazeen.rizvi66@gmail.com
• امیر مہدی، برمنگھم۔ یوکے
(میگزین انچارج)

محبّانِ اُردو کی توجہ درکار

• محمد قمر خان
مرزا دبیر لین، لکھنؤ

آل انڈیا ریڈیو کا لکھنؤ اسٹیشن، ودھان سبھا مارگ پر قائم ایک اہم براڈ کاسٹنگ مرکز ہے۔ اس اسٹیشن سے روزانہ صبح ساڑھے نو بجے اردو زبان سے جڑے مختلف پروگرام مثلاً علاقائی خبریں، اردو شعرا ادیبوں کی پیدائش و موت کے متعلق تقاریر کے علاوہ دیگر ماہرین پر مبنی طرح طرح کے ادبی پروگرام بمطابق خصوصی تاریخوں پر پیش کیے جانے کی روایت ابھی جاری ہے۔ اردو تہذیب و ادب خصوصاً شاعری اور نثری تحریر کے فروغ کے واسطے ایسے تمام پروگرام آل انڈیا ریڈیو کے لکھنؤ اسٹیشن

☜ اُردو تہذیب و ادب خصوصاً شاعری اور نثری تحریر کے فروغ کے واسطے ایسے تمام پروگرام آل انڈیا ریڈیو کے لکھنؤ اسٹیشن سے پیش کیا جانا یہاں کی روایت رہی ہے۔

سے پیش کیا جانا یہاں کی روایت رہی ہے۔ ان پروگراموں کے علاوہ بیت بازی، داستان گوئی، قابل اردو ہستیوں کے انٹرویوز، مشاعرے و دیگر ادبی محافل سے جڑے تفریحی و معلومات سے جڑے پروگرام بھی روز صبح ساڑھے نو بجے سُنے جا سکتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ پروگرام بھی آپ کی توجہ کے متمنی رہتے ہیں۔ "خاموش لمحوں کی بولتی داستان: انٹرویوز پر مبنی پروگرام ہے اردو مصنفوں و شعرا و دیگر اردو ماہرین سے کی گئی ملاقاتوں پر مبنی پروگرام سامعین کے واسطے پیش کیے جاتے ہیں۔ ساتھ ہی 'داستان گوئی'، 'سخن کے آئینہ میں'، 'لکھنؤ کے باغ'، 'تہذیب و ادب کے تحت' سب ٹائٹلس' کو بھی براڈ کاسٹ کیا جاتا ہے۔ ایسے بھی پروگرام "نیوز آن ایئر" اور 'ٹویٹر' پر بھی سنے جا سکتے ہیں۔ محبان اردو اپنے پسند کے ادبی تفریحی پروگرام سے بمطابق لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ ■ ■

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں انتخابات کی بحالی کیلئے طلبہ کا احتجاج

گیٹ پر چڑھ گئے کئی مظاہرین، متعدد حراست میں، ہنگامے کے پیش نظر پولیس کی بھاری نفری تعینات

نئی دہلی، (صحافت بیورو): جامعہ ملیہ اسلامیہ میں طلباء یونین انتخابات کی بحالی کے لیے بھوک ہڑتال پر بیٹھے طلباء کو ہفتہ کی صبح 5.30 بجے ہٹا ہٹائے جانے پر وبال مچ گیا۔اس معاملے میں جامعہ کیمپس کے باہر پورے دن ہنگامہ جاری رہا۔اس دوران شام کو پھر سے ہنگامہ شروع ہو گیا۔طلباء نے جامعہ کے سیکورٹی اہلکاروں پر مارپیٹ اور بدسلوکی کا الزام لگایا ہے۔ اس اثناء میں 5-4 طلباء کو معمولی چوٹیں لگنے کی بھی خبر ہے۔تازہ ہنگامہ سے کیمپس میں کشیدگی بڑھ گئی ہے، جس کی وجہ سے پولیس اور نیم فوجی دستوں کو تعینات کر دیا گیا ہے۔معلوم ہو کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے گلستان غالب لان کے گیٹ 7 کے قریب طلباء کی جانب سے انتخابات کی بحالی کے لیے پیر کی شام سے احتجاج کیا جا رہا تھا۔تقریباً 5 طلباء بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہوئے تھے۔اس میں پہلے دن سے بھوک ہڑتال پر بیٹھے دو طالب علموں محمد جاسم اور ایبین کی حالت خراب ہو گئی تھی۔ جامعہ کے طلباء کا الزام ہے کہ تقریباً 100 سیکورٹی اہلکار مسجد کے گیٹ کے پیچھے سے داخل ہوئے۔ اس میں کچھ بغیر وردی والے اور ماسک لگائے ہوئے تھے۔بھوک ہڑتال کی جگہ کی لائٹ بند کر دی گئیں۔عارضی خیموں کو ہٹانا شروع کر دیا اور طلباء کو گھسیٹ کر گیٹ نمبر 7 تک باہر لایا گیا۔ پھر پولیس کے ساتھ ایمبولینس میں اسپتال بھیج دیا گیا۔طلباء کو کیمپس سے باہر لانے کے دوران ان کے ساتھ بربریت کا مظاہرہ کیا گیا، بال کھینچے گئے اور ان کے پیٹ پر مارا گیا جس سے کچھ طلباء کو معمولی چوٹیں بھی آئی ہیں۔طلباء کا الزام ہے کہ سیکورٹی اہلکاروں نے بھوک ہڑتال پر بیٹھے طلباء کے ساتھ بھی مارپیٹ کی۔اس واقعے کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی ہے،اس میں طلباء اپنی آپ بیتی بیان کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔اس سلسلے میں جامعہ کے ایک اہلکار نے کہا کہ طلبہ کی طرف سے لگائے گئے تمام الزامات پوری طرح بے بنیاد اور غلط ہیں۔بھوک ہڑتال کی جگہ پر کچھ طلباء کے درمیان جھگڑا ہوا تھا۔ واقعے کے دوران انتظامیہ کو دو طالب علموں کی طبیعت خراب ہونے کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ان کی صحت کو دیکھتے ہوئے انہیں قریبی اسپتال بھیجا گیا۔طلباء کی صحت انتظامیہ کی اولین ترجیح تھی۔طلباء کو اسپتال منتقل کرنے کے دوران دیگر طلباء احتجاج کر رہے تھے۔ اس دوران طلباء نے سیکورٹی اہلکاروں کے ساتھ بدتمیزی کی، ان کے ساتھ بدسلوکی کی اور ان کے کپڑے پھاڑ دیے۔ اس کے بعد سیکورٹی اہلکاروں نے اپنی حفاظت کے لیے خود کو بچایا۔افسر نے بتایا کہ بھوک ہڑتال کرنے والوں سے ان کے مطالبات کا تحریری بیورا مانگا گیا تھا لیکن طلباء کی طرف سے وہ فراہم نہیں کیا گیا۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں 2005-06 سے طلباء یونین کے انتخابات پر پابندی عائد ہے۔ کہتا ہے کہ طلبہ یونین کی وجہ سے کیمپس میں کافی کشیدگی رہتی تھی۔کئی بار مارپیٹ کے واقعات بھی سامنے آئے تھے۔ طلبہ یونین انتخابات کے حوالے سے عدالتی احکامات بھی موجود ہیں جس کی وجہ سے انتخابات نہیں ہو رہے۔2022 میں طلبہ یونین کے انتخابات کے انعقاد کے حوالے سے عدالت میں درخواست دائر کی گئی تھی لیکن عدالت نے اسے خارج کر دیا تھا۔انتظامیہ کا کہنا ہے کہ طلبہ یونین انتخابات پر پابندی کے باوجود ادارے نے ان کے جمہوری حقوق کا تحفظ کیا ہے۔اس مقصد کے لیے جامعہ نے تمام 48 شعبہ جات اور 28 مراکز میں سبجیکٹ ایسوسی ایشن قائم کی ہیں۔اسکا انتخابات بیلٹ کے ذریعے ہوتا ہے۔ایسوسی ایشن میں طلباء کی نمائندگی کیلئے تین عہدے مقرر ہیں۔اس معاملے میں یونیورسٹی انتظامیہ نے تادیبی کارروائی کرتے ہوئے دو طلبہ کو کیمپس سے نکالنے اور پابندی عائد کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔محمد جاسم پر 6 ماہ کیلئے کیمپس میں داخلے پر پابندی لگادی گئی ہے۔

راجدھانی میں 4 دسمبر کو جاری ہوگی حتمی ووٹر لسٹ

نام شامل کرنے، اعتراض اور حذف کرانے سے متعلق فارم 7 کی 12,568 درخواستیں موصول

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی کے چیف الیکٹورل آفیسر (سی ای او) کا دفتر 31 اگست سے 30 اکتوبر 2026 تک ووٹر فہرستوں کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کر رہا ہے تازہ اعداد و شمار کے مطابق قومی راجدھانی کے تمام 13 اضلاع میں اس مہم کے دوران عوام کی بڑی تعداد نے حصہ لیا ہے۔اس مہم کا بنیادی اصول یہ ہے کہ کوئی بھی اہل شہری ووٹر فہرست سے محروم نہ رہے اور کسی نااہل شخص کا نام فہرست میں شامل نہ ہو۔اس کا مقصد ووٹر فہرستوں کو زیادہ درست بنانا اور اہل شہریوں کو نئے سرے سے ووٹر کے طور پر اندراج کرانے یا اپنی تفصیلات درست کرنے کا موقع فراہم کرنا ہے۔تازہ ترین رپورٹ کے مطابق 31 اگست سے 15 اکتوبر کے درمیان نئے ووٹر کے اندراج کیلئے فارم 6 کی 2,30,165 درخواستیں موصول ہوئیں۔ اس سے پہلے 30 اگست تک 2,12,400 درخواستیں درج کی گئی تھیں۔اسی مدت کے دوران فارم 6 اے کی 406 درخواستیں موصول ہوئیں جبکہ اس سے پہلے 1,351 درخواستیں جمع کرائی جا چکی تھیں۔ ووٹر فہرست میں نام شامل کرنے پر اعتراض اور نام حذف کرانے سے متعلق فارم 7 کی 12,568 درخواستیں موصول ہوئیں۔اس سے قبل ایسی 51,471 درخواستیں درج کی گئی تھیں۔ ووٹر کی

تفصیلات میں اصلاح اور رہائش کا پتہ تبدیل کرانے کیلئے فارم 8 کی 87,173 درخواستیں موصول ہوئیں، جبکہ اس سے پہلے 2,60,768 درخواستیں درج کی جا چکی تھیں۔ 31 اگست کو جاری کی گئی ووٹر فہرست کا مسودہ مقامی پولنگ مراکز اور دہلی کے چیف الیکٹورل آفیسر کے آن لائن پورٹل پر دستیاب ہے۔شہریوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ فہرست میں اپنا نام ضرور چیک کریں اور ضرورت پڑنے پر متعلقہ فارم جمع کرائیں۔ ووٹر اندراج اور تفصیلات میں اصلاح کیلئے دہلی کے مختلف پولنگ مراکز پر 18 اور 25 اکتوبر کو خصوصی کیمپ لگائے جائیں گے۔یکم اکتوبر 2026 تک 18 سال کی عمر پوری کرنے والے اہل شہری نئے ووٹر کے اندراج کے لیے فارم 6 جمع کرا سکتے ہیں، جبکہ نام، تفصیلات یا رہائش کا پتہ درست کرانے کے لیے فارم 8 استعمال کیا جا سکتا ہے۔دعوؤں اور اعتراضات کو جمع کرانے کی آخری تاریخ 30 اکتوبر 2026 مقرر کی گئی ہے۔ حکام کو 30 نومبر تک موصولہ درخواستوں پر کارروائی مکمل کرنی ہے جبکہ حتمی ووٹر فہرست 4 دسمبر کو جاری کی جائے گی۔ دہلی کے چیف الیکٹورل آفیسر نے اہل شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس عمل میں سرگرمی سے حصہ لیں اور حتمی ووٹر فہرست کی اشاعت سے پہلے اپنی انتخابی تفصیلات کی درستگی یقینی بنائیں۔

تہوار کے موسم میں غذائی تحفظ پر حکومت کی سختی

دیسی گھی کے 59 نمونوں میں 19 غیر محفوظ پائے گئے

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی حکومت نے غذائی اشیاء میں ملاوٹ اور غذائی تحفظ کے معیارات کی خلاف ورزیوں پر قابو پانے کیلئے ایک وسیع مہم شروع کی ہے۔وزیرِ اعلیٰ ریکھا گپتا نے ہفتے کے روز واضح کیا ہے کہ غذائی اشیاء کے معیار سے سمجھوتہ کرنا اور ملاوٹ کے ذریعے لوگوں کی صحت کو خطرے میں ڈالنا کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔انہوں نے فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ کو بازاروں، اسٹوریج سینٹروں اور آن لائن ذرائع سے غذائی اشیاء کی فراہمی کرنے والے اداروں پر نگرانی بڑھانے کی ہدایت دی ہے۔اس مہم کا مقصد غذائی تحفظ کے معیارات کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کے ساتھ ہی دہلی کے شہریوں کو محفوظ اور معیاری غذائی اشیاء فراہم کرنا ہے۔عوامی صحت کا تحفظ اور فوڈ بزنس میں جوابدہی یقینی بنانا حکومت کی ترجیح ہے۔فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ نے کوئک کامرس کمپنیوں کے گوداموں، ڈارک اسٹورز اور غذائی اسٹوریج مراکز کا معائنہ کیا۔اس دوران کئی احاطوں میں ایکسپائرڈ غذائی مصنوعات، کیڑوں کی موجودگی، غیر صحت مند اسٹوریج اور کولڈ اسٹوریج کا مقررہ درجۂ حرارت برقرار رکھنے میں خامیاں ملیں۔ وہیں، بازاروں سے لیے گئے دیسی گھی کے 59 نمونوں کی جانچ میں 19 نمونے انسانی استعمال کیلئے غیر محفوظ اور 4 نمونے مقررہ معیار کے مطابق نہیں پائے گئے۔فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ کے معائنے کے دوران اتم نگر واقع سوگی انسٹامارٹ کے احاطے میں ایکسپائری ڈیٹ پار کر چکے فروزن ہری مٹر، گریک یوگرٹ، اینگلیس چاکلیٹ چپ براؤنی اور گائے کے گھی کی مصنوعات ملیں۔کچھ انکرت اناج، پھلوں اور سبزیوں کے پیکٹوں پر ایکسپائری تاریخ بھی درج نہیں تھی۔وزیر پور انڈسٹریل ایریا واقع ریلائنس ریٹیل لمیٹڈ کے احاطے میں مکھیاں، مچھر، چھپکلیاں اور مکڑی کے جالے ملے۔اس کے علاوہ صفائی ستھرائی سے متعلق مقررہ ریکارڈ بھی دستیاب نہیں تھا۔گھیوڑا واقع زوماٹو ہائپر پیور کے احاطے میں ایکسپائری کوک ڈائٹ اور نیسلے شکنجی کی مصنوعات پائی گئیں، جبکہ وہاں صفائی سے متعلق خامیاں بھی درج کی گئیں۔اسی طرح جھیل کھریجہ واقع زیپٹو کے احاطے میں کولڈ اسٹوریج کا درجۂ حرارت مقررہ سطح پر برقرار رکھنے میں کمی ملی۔ وہاں کاکروچ، مکڑی کے جالے، گندے اور زنگ آلود ریک نیز فرش پر رکھی غذائی اشیاء پائی گئیں۔کچھ غذائی اشیاء خراب ہو چکی مصنوعات کے اوپر رکھی گئی تھیں اور دیواروں کی سطح بھی اکھڑ رہی تھی۔بلنک کامرس پرائیویٹ لمیٹڈ کے آصف علی روڈ اور دریا گنج واقع احاطوں میں گندے کریٹس اور غذائی اسٹوریج کی جگہوں پر دھول جمی ملی۔روہنی اسٹور میں بھی غذائی اشیاء کو اس طرح الگ الگ رکھنے کا انتظام نہیں تھا، جس سے ایک پروڈکٹ سے دوسرے میں آلودگی کا خطرہ روکا جا سکے۔ محکمہ نے معائنے کے دوران غذائی اشیاء کے نمونے اکٹھے کیے اور متعلقہ اداروں کو خامیاں دور کرنے کے لیے بہتری سے متعلق نوٹس جاری کیے۔دیسی گھی کے نمونوں کی جانچ میں ہریانہ لائٹ، ہریانہ سپریم، ہریانہ ڈیری، ہریانہ پیور، شری ہریانہ کنگ، شری ہریانہ فوڈز، کرتار، پربھاس، مدھو سنگم، رادھا کرشنا، نیو پنجاب سپر برانڈ، اکشرا، آنند گولڈ، شری نندن، شری موہن اور شری کرشنا سمیت مختلف برانڈز کے نمونوں کو انسانی استعمال کیلئے غیر محفوظ پایا گیا ہے۔محکمہ نے نووا، گووردھن پیور گائے کا گھی اور پرتاپ دیسی گھی کے نمونوں کو سب اسٹینڈرڈ قرار دیا ہے۔

قومی راجدھانی خطہ میں آلودگی کی خلاف ورزی کے 55 معاملات درج

سبھی کے خلاف دی گئی سخت کارروائی کی ہدایت، سی اے کیو ایم کی جائزہ میٹنگ میں صورتحال کا لیا گیا جائزہ

نئی دہلی، (صحافت بیورو) قومی راجدھانی خطہ (این سی آر) میں آلودگی پر قابو پانے کے قوانین کی خلاف ورزی کے 55 معاملات سامنے آئے ہیں اور ان تمام کے خلاف کارروائی کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔کمیشن فار ایئر کوالٹی مینجمنٹ (سی اے کیو ایم) کی انفورسمنٹ ٹاسک فورس (ای ٹی ایف) کا 141 واں اجلاس 16 اکتوبر کو منعقد ہوا جس میں 25 ستمبر سے 9 اکتوبر تک کی مدت میں کیے گئے معائنوں اور ضوابط کی پاسداری کا جائزہ لیا گیا۔اس دوران کل 124 معائنے کیے گئے، جن میں تعمیراتی و مسماری (کنسٹرکشن اینڈ ڈیمولیشن) کے سائٹس کے 6، صنعتی شعبے کے 54 اور ڈیزل جنریٹر (ڈی جی) سیٹس سے متعلق 64 معائنے شامل ہیں۔ خلاف ورزی کے 55 معاملات میں 5 تعمیراتی و مسماری کے سائٹس، 35 صنعتی یونٹوں اور 15 ڈی جی سیٹس سے متعلق ہیں۔کمیشن نے فلائنگ اسکواڈ کو 'ریڈ' اور 'اورنج' (نارنجی) زمرے کی صنعتوں کے معائنے کو ترجیح دینے کی ہدایت دی ہے۔خلاف ورزی کے معاملات میں دو تعمیراتی و مسماری کے پروجیکٹوں اور تین صنعتی یونٹوں کو بند کرنے نیز صنعتی اور ڈی جی شعبوں کی 12 یونٹوں کو سیل کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔اس کے علاوہ، ماحولیاتی تاوان عائد کرنے، دوبارہ معائنہ کرنے، معاملات کو سینٹرل پولوشن کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) اور اسٹیٹ پولوشن کنٹرول بورڈز کو بھیجنے اور متعلقہ پروجیکٹ کے منتظمین نیز حکام کو ایڈوائزری اور خطوط جاری کرنے جیسے اقدامات بھی تجویز کیے گئے ہیں۔

طالبات اور خواتین کیساتھ دہلی پولیس کی بربریت تمام حدیں پار کررہی ہے: راہل

نئی دہلی، (صحافت بیورو): کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کہا ہے کہ جمہوریت کیلئے آواز اٹھانے والی طالبات اور خواتین کے ساتھ دہلی پولیس کی بربریت تمام حدیں پار کر رہی ہے اور یہ انتہائی شرمناک ہے۔مسٹر گاندھی نے 'ایکس' پر ہفتے کے روز کہا کہ طالبات اور خواتین کے ساتھ جنسی ہراسانی، کپڑے کھینچنے اور حساس اعضاء پر حملہ کرنے کے واقعات آواز دبانے کی سازش کا حصہ ہیں تاکہ ملک کے نوجوان دوبارہ کوئی سوال اٹھانے کی ہمت نہ کر سکیں۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیرِ داخلہ امت شاہ جانتے ہیں کہ جس دن اقتدار ہاتھ سے گیا، اس دن ان کی من مانی کی کہانی ختم ہو جائے گی۔

جنتر منتر تشدد کی جانچ کیلئے سپریم کورٹ کی طرف سے تشکیل کردہ کمیٹی نے پورٹل شروع

متاثرین درج کرا سکیں گے شکایت، شناخت کو راز میں رکھنے کا بھی بندوبست

نئی دہلی، (صحافت بیورو): گزشتہ جولائی میں نئی دہلی کے جنتر منتر اور دہلی کے باہر پیش آنے والے تشدد کی جانچ کے لیے سپریم کورٹ کی جانب سے تشکیل دی گئی اعلیٰ سطحی جانچ کمیٹی (ایچ پی ای سی) نے ایک پورٹل شروع کر دیا ہے، جس کے ذریعے تشدد سے متاثرہ افراد، پولیس اہلکار اور دیگر متعلقہ لوگ اپنی شکایات، مشورے اور ضروری جانکاریاں فراہم کر سکیں گے۔وزارتِ داخلہ نے ہفتے کے روز بتایا کہ پورٹل پر شکایت کرنے والوں کی شناخت کو راز میں رکھنے کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔یہ کمیٹی 18 اگست 2026 اور 10 ستمبر 2026 کو عدالت عظمیٰ کی جانب سے دیے گئے احکامات میں بتائے گئے امور کی جانچ کرے گی۔اس میں پیلیٹ گن کے استعمال، خواتین مظاہرین کو نشانہ بنانے اور انہیں ہراساں کرنے، دونوں فریقوں کی طرف سے ہوئی انتہائی تشدد آمیز کارروائیوں اور املاک کو پہنچنے والے نقصان جیسے معاملات کو ترجیح دی جائے گی۔کمیٹی نے متاثرہ افراد اور دیگر متعلقہ فریقوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پورٹل پر اپنی شکایات اور اس سے متعلقہ دستاویزات اپ لوڈ کریں۔ شکایت کنندگان اپنی ضرورت کے مطابق طے شدہ فارمیٹ کا استعمال کر سکتے ہیں۔پورٹل میں کمزور حالات والے گواہوں کی حفاظت اور شکایت کنندہ کی شناخت کو صیغۂ راز میں رکھنے کی بھی دفعات شامل ہیں۔شکایات، معلومات اور متعلقہ دستاویزات آف لائن بھی جمع کرائے جا سکتے ہیں۔اس کیلئے کمیٹی کے دفتر، شکشا سدن، 17، راؤز ایوینیو انسٹی ٹیوشنل ایریا، نئی دہلی میں تمام کام کے دنوں میں دوپہر دو بجے سے شام چار بجے تک رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

والعصر امامیہ ٹرسٹ کی طالبہ انمول زہرا نے رقم کی تاریخ، بی ایس سی نرسنگ کے بعد گورنمنٹ نرسنگ آفیسر کے عہدے پر مقرر

نئی دہلی، (صحافت بیورو): والعصر امامیہ ٹرسٹ (ڈبلیو اے آئی ٹی) دہلی کی طالبہ انمول زہرا نے سخت محنت اور ٹرسٹ کے تعاون سے بڑا تعلیمی و پیشہ ورانہ مقام حاصل کیا ہے۔انمول زہرا نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی شہر امروہہ (یو پی) سے کی، والد کی وفات کے بعد اعلیٰ تعلیم کیلئے والدہ، بھائی اور ایک بہن کیساتھ دہلی منتقل ہوئیں جہاں ٹرسٹ نے مکمل سرپرستی کی اور بی ایس سی نرسنگ (بی ایس سی نرسنگ) کا امتحان کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے کے بعد ان کا انتخاب بطور گورنمنٹ نرسنگ آفیسر ہو گیا ہے۔ زہرا کی اس شاندار کامیابی پر ٹرسٹ کے ذمہ داران اور علاقے کے لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔انمول زہرا نے اپنی اس کامیابی کا سہرا والدہ کی محنت، اساتذہ کی رہنمائی اور والعصر امامیہ ٹرسٹ اور اس سے وابستہ افراد کی سرپرستی کے سر باندھا ہے۔انہوں نے کہا کہ ٹرسٹ کی جانب سے فراہم کردہ تعلیمی و اخلاقی ماحول نے ان کے خوابوں کو تعبیر دینے میں کلیدی کردار ادا کیا۔اس موقع پر والعصر امامیہ ٹرسٹ کے سربراہ مولانا ممتاز علی مرتضوی اور ٹرسٹیز پروفیسر سید محمد عباس نقوی و خرم زیدی اور مینجمنٹ سے جڑے و ٹرسٹ میں خدمت انجام دینے والے سپروائزر مسعود نقوی، ایجوکیشن انچارج عرشی محمد نقوی، میڈیکل انچارج محمد علی، واصف رضا نقوی، ملکہ شاہین، سرتاج حسین، اشفاق حسین، تقی حیدر، ڈاکٹر سوربھ کمار، اکاؤنٹینٹ خوشحال حیدر زیدی، انجینئر حسین رضا زیدی، مولانا ذیشان حیدر علوی (امام جمعہ دوارکا)، سید قاسم رضا رضوی (صدر انجمن تنظیم حسینی مقاصد)، سید معراج حسین منتظم، سید شاہد حسین زیدی، سید صفدر عباس زیدی، مولانا سید تقی محمد، مولانا سید جمیل حیدر، شاعر اہلبیت سید ممتاز سیتھلی، سید رجب علی اور ٹرسٹ کے تمام بچوں نے انمول زہرا کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کے روشن مستقبل کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ٹرسٹ کے ذمہ داران کا کہنا تھا کہ ادارہ ہمیشہ سے غریب اور مستحق بچوں کی اعلیٰ تعلیم اور ان کی صحیح سمت میں رہنمائی کیلئے کوشاں رہا ہے اور انمول زہرا کی کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر لگن اور صحیح سرپرستی ملے تو بچے ہر میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔اس کامیابی پر ملی و سماجی حلقوں نے بھی انمول کو مبارکباد دی اور اسے قوم کی دیگر بچیوں کیلئے مشعل راہ قرار دیا ہے۔

کانگریس کی بڑی تیاری، پولیس سے ملی این او سی

یکم نومبر کی مہا ریلی کے لیے رام لیلا میدان بک کرانے کی تیاری

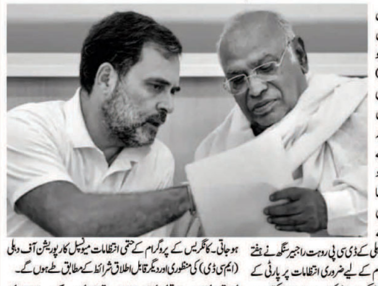

نئی دہلی: (ایجنسی) دہلی پولیس نے یکم نومبر کو رام لیلا میدان میں ہونے والی ریلی کے لیے کانگریس کو عدم اعتراض سرٹیفکیٹ (این او سی) جاری کر دیا ہے۔اس کے ساتھ ہی پروگرام کے انعقاد کی تیاریوں میں ایک اہم مرحلہ مکمل ہو گیا ہے۔مبینہ ووٹ چوری اور انتخابی عمل میں بے ضابطگیوں کے معاملے پر 'انڈیا' اتحاد نے یکم نومبر کو رام لیلا میدان میں مہا ریلی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اسی سلسلے میں پولیس سے این او سی کے لیے درخواست دی گئی تھی۔ سینٹرل دہلی کے ڈی سی پی روہت راجبیر سنگھ نے ہفتے کے روز بتایا کہ پولیس نے پروگرام کے لیے ضروری انتظامات پر پارٹی کے نمائندوں سے بات چیت کے بعد سرٹیفکیٹ جاری کیا۔یہ میدان 25 اکتوبر سے 3 نومبر 2026 تک بکنگ کے لیے دستیاب ہے۔

رام لیلا میدان میں کانگریس کی مہا ریلی کو منظوری: روہت سنگھ نے کہا کہ کانگریس کے نمائندوں کو بتایا گیا تھا کہ اس مدت کے دوران یہ مقام خالی ہے۔اس کے بعد وہ پولیس سے رابطے میں آئے۔ انہوں نے کہا، "ہماری ان سے مسلسل بات چیت چل رہی تھی۔تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے کانگریس کو این او سی منظور کر دی ہے، جس کے بعد پارٹی اپنی تیاریاں شروع کرے گی۔ 25 اکتوبر سے 3 نومبر تک رام لیلا میدان اس پروگرام کے لیے بک رہے گا۔" سنگھ نے بتایا کہ رام لیلا میدان، سی بی ڈی گراؤنڈ اور براڑی گراؤنڈ کو مظاہروں کے لیے مقامات کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ان کے مطابق، دوسرے تنظیمیں بھی اگر ان میدانوں کو استعمال کرنا چاہتی ہیں تو دستیابی اور ضروری منظوریوں کی بنیاد پر اسی درخواست کے عمل سے گزر سکتی ہیں۔

این او سی ملنے کا مطلب زمین کی بکنگ مکمل ہونا نہیں: پولیس کی جانب سے جاری کیا گیا این او سی امن و قانون کے نقطہ نظر سے کلیئرنس کی نشاندہی کرتا ہے، لیکن اس سے زمین کی بکنگ خود بخود مکمل نہیں ہو جاتی۔ کانگریس کے پروگرام کے حتمی انتظامات میونسپل کارپوریشن آف دہلی (ایم سی ڈی) کی منظوری اور دیگر قابل اطلاق شرائط کے مطابق طے ہوں گے۔

احتجاجی مقامات میں تبدیلی کے درمیان منظوری: یہ پولیس کلیئرنس دہلی میں احتجاج کے لیے مقررہ مقامات میں حالیہ تبدیلیوں کے دوران سامنے آئی ہے۔ دہلی پولیس نے جنتر منتر کو مقررہ احتجاجی مقامات کی فہرست سے ہٹا دیا ہے اور رام لیلا میدان، براڑی گراؤنڈ اور سی بی ڈی گراؤنڈ کو متبادل مقامات کے طور پر شناخت کیا ہے۔اس تبدیلی کے بعد اس بات پر سیاسی بحث شروع ہو گئی ہے کہ مظاہرے کہاں کیے جا سکتے ہیں اور تنظیمیں نئی جگہوں تک کس طرح رسائی حاصل کریں گی۔

مظاہروں کے لیے نئے انتظامات: نئے نظام میں تنظیموں، پولیس اور زمین کا انتظام سنبھالنے والی ایجنسیوں کے درمیان پہلے سے تال میل پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ حکام کے مطابق، مقررہ مقامات عوامی مظاہروں کے انتظام کے عمل کا حصہ ہیں، جس میں سکیورٹی، بھیڑ کی نقل و حرکت اور امن و امان کو برقرار رکھنا شامل ہے۔ رام لیلا میدان میں پہلے بھی بڑی سیاسی ریلیاں اور احتجاجی مظاہرے ہوتے رہے ہیں۔ اسی لیے دارالحکومت میں بڑے اجتماعات منعقد کرنے کی خواہش رکھنے والی سیاسی پارٹیوں اور تنظیموں کے لیے یہ مقام اہمیت رکھتا ہے۔

بھلسوا کوڑے کے پہاڑ کو ہٹانے کی آخری تاریخ میں چھٹی بار توسیع

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی میونسپل کارپوریشن (ایم سی ڈی) نے بھلسوا لینڈ فل سے کوڑا ہٹانے کی آخری تاریخ چھٹی بار بڑھا کر فروری 2027 کر دی ہے۔اس مقام پر اب بھی برسوں سے

جمع 10 لاکھ میٹرک ٹن سے زیادہ پرانا کوڑا موجود ہے۔ حکام کے مطابق، میونسپل کارپوریشن نے دہلی حکومت کو ایک ترمیم شدہ منصوبہ پیش کیا ہے۔اس میں بھلسوا کے کوڑے کے پہاڑ کو ہٹانے کی آخری تاریخ دسمبر 2026 سے بڑھا کر فروری 2027 کر دی گئی ہے۔ تاہم، اوکھلا لینڈ فل سے کوڑا ہٹانے کے لیے دسمبر 2026 اور غازی پور کے لیے دسمبر 2027 کی آخری تاریخ برقرار رکھی گئی ہے۔ حکام نے بتایا کہ بھلسوا لینڈ فل سے پرانے کوڑے کی صفائی اور اسے ہٹانے میں تاخیر کی بنیادی وجہ ٹھیکے دار کی تبدیلی ہے۔اس کام میں پرانے کوڑے کو چھانٹنا، اسے قابلِ استعمال بنانے کے لیے دوبارہ استعمال اور ری سائیکلنگ کے عمل سے گزارنا اور پھر وہاں سے ہٹانا شامل ہے۔ ایک افسر نے بتایا کہ ٹھیکہ دوسری کمپنی کو سونپنے کے دوران آلات اور مشینوں کے انتظام اور انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے سے متعلق مسائل پیدا ہوئے، جس کی وجہ سے دو ماہ کی تاخیر ہوئی ہے۔

ایک ہی خاندان کے 5 افراد پراسرار حالات میں مردہ پائے گئے

جائیداد کے معاملے پر گھریلو تنازعات سمیت مختلف پہلوؤں سے جانچ شروع

نئی دہلی، (صحافت بیورو): قومی راجدھانی سے ملحق اتر پردیش کے گریٹر نوئیڈا میں ایک ہی

خاندان کے 5 افراد پراسرار حالات میں مردہ پائے گئے ہیں۔مرنے والوں میں شوہر اور بیوی کے علاوہ ان کے 3 بچے بھی شامل ہیں۔ پولیس نے ہفتے کو یہ اطلاع دی۔افسران کے مطابق یہ واقعہ جمعہ کی رات پیش آیا۔اطلاع ملنے کے بعد پولیس اور فرانزک ٹیموں نے موقع پر پہنچ کر تحقیقات شروع کر دیں۔گریٹر نوئیڈا کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس شراون کمار سنگھ نے خبر رساں ایجنسی اے این آئی کو بتایا کہ یہ واقعہ ربوپورہ پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں پیش آیا۔ انہوں نے کہا کہ ربوپورہ میں ایک انتہائی افسوس ناک واقعہ پیش آیا ہے جس میں ایک شوہر اور بیوی سمیت ان کے 3 بچوں کی موت ہو گئی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور ایمبولینس بھی طلب کی گئی۔فرانزک ٹیم سمیت دیگر محکمے سائنسی بنیادوں پر واقعے کی تحقیقات کر رہے ہیں۔پولیس افسر کے مطابق خاندان کے افراد نے رات تقریباً 10 سے 10:30 بجے کے درمیان کھانا کھایا تھا اور اس کے بعد سو گئے تھے۔ ہفتہ کی صبح جب امتحان دینے کے لیے ایک بچہ نہیں اٹھا تو واقعے کا انکشاف ہوا۔انہوں نے کہا کہ پولیس اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ خاندان کے افراد نے کیا کھایا تھا۔تفصیلی تحقیقات کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ سامنے آنے کے بعد موت کی اصل وجہ اور واقعہ کے حالات واضح ہو سکیں گے۔دوسری جانب پڑوسیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ خاندان میں جائیداد کے معاملے پر گھریلو تنازعات جاری تھے۔ ان کے مطابق متوفی کی والدہ نے خاندان کو گھر سے نکالنے اور جائیداد اپنی بیٹی کے نام منتقل کرنے کی دھمکی دی تھی۔ پڑوسیوں کا دعویٰ ہے کہ جائیداد پہلے ہی بیٹی کے نام منتقل کی جا چکی تھی اور خاندان کو گھر چھوڑنے کے لیے کہا گیا تھا۔ان کے مطابق گھر میں اکثر جھگڑے ہوتے رہتے تھے۔ پڑوسیوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ میلے سے واپس آنے کے بعد متوفی کی والدہ نے میگی تیار کر کے خاندان کو کھلائی تھی۔تاہم پولیس نے ابھی تک ان الزامات کی تصدیق نہیں کی ہے اور نہ ہی موت کی وجہ سامنے آئی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ واقعے کی تمام ممکنہ وجوہات کی جانچ کی جا رہی ہے۔

پانچوں لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے تاکہ موت کی اصل وجہ معلوم کی جا سکے۔

سرد لہر اور گھنی دھند کے دوران سڑک حادثات کو روکنے کیلئے تیاریاں شروع

ہائی وے پر تعینات ہوگی پٹرولنگ گاڑی اور ایمبولنس : یوگی

لکھنؤ: یوگی حکومت نے اتر پردیش میں سرد لہر اور گھنی دھند کے دوران سڑک حادثات کو روکنے کے لیے تیاریاں شروع کردی ہیں۔ اس بات کو یقینی بنانے پر زور دیا گیا ہے کہ قومی شاہراہوں، ریاستی شاہراہوں اور ایکسپریس ویز پر حادثے کے شکار علاقوں کے قریب مناسب گشتی گاڑیاں، ایمبولینس اور ریسکیو گاڑیاں دستیاب ہوں۔ اس کا مقصد حادثے کی صورت میں زخمیوں کو فوری امداد اور بروقت طبی امداد فراہم کرنا ہے۔ ریلیف کمشنر ڈاکٹر ہرشیکیش بھاسکر یشود نے متعلقہ محکموں اور عمل درآمد کرنے والی ایجنسیوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ سڑک کی حفاظت کے تمام انتظامات وقت پر مکمل کریں۔ انہوں نے انتظامات کا باقاعدہ معائنہ کرنے اور کسی بھی قسم کی کوتاہی کو فوری طور پر دور کرنے کی ہدایت بھی کی ہے۔

ہائی وے انڈیکیٹرز اور سفید پٹیوں کو بہتر بنایا جائے گا: ریلیف کمشنر نے ہائی ویز اور ایکسپریس ویز پر عکاس نشانات، کیٹ آئی کے نشانات، سمت بورڈز اور دیگر ٹریفک سگنلز کے باقاعدگی سے معائنہ کرنے کی ہدایت کی ہے۔ سرحدی لکیروں اور مرکزی سفید پٹیوں کو بھی واضح رکھا جائے گا۔ دھول سے ڈھکی ہوئی، پھٹی ہوئی، یا پھٹی ہوئی سڑک کی پٹیوں کو فوری طور پر تجدید کیا جائے گا۔ اس سے ڈرائیوروں کو گھنی دھند اور کم مرئیت کے دوران سڑک کی حدود اور سمت کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ اسٹاپ لائنز، زیبرا کراسنگ، اور ٹریفک سگنلز کو بڑے چوراہوں، گول چکروں، کراسنگ، موڑ اور حادثات کے شکار علاقوں پر برقرار رکھا جائے گا۔ ضرورت کے مطابق انتباہی نشانات اور رفتار کی حد کے نشانات بھی نصب کیے جائیں گے تاکہ ڈرائیوروں کو سڑک کے حالات اور ممکنہ خطرات کے بارے میں بروقت آگاہ کیا جاسکے۔

غیر موزوں اور غیر محفوظ گاڑیوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی: ریلیف کمشنر نے غیر فٹ گاڑیوں اور دیسی ساختہ گاڑیوں کے آپریشن کو مؤثر طریقے سے روکنے کی ہدایت کی ہے جو مقررہ حفاظتی معیارات پر پورا نہیں اترتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے، محکمہ ٹرانسپورٹ اور ٹریفک پولیس تحقیقات اور نفاذ کے اقدامات کو مربوط کریں گے۔ اس کا مقصد غیر محفوظ گاڑیوں کی وجہ سے ہونے والے ممکنہ حادثات کو روکنا ہے۔

سڑک حادثات کی روک تھام کے لیے عوامی آگاہی مہم بھی چلائی جائے گی۔ ڈرائیوروں کو فوگ لائٹس اور ریفلیکٹو ٹیپ کے استعمال، آگے گاڑی سے محفوظ فاصلہ برقرار رکھنے اور رفتار کو کنٹرول کرنے کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے گا۔ سڑک کے انتباہی نشانات اور مقررہ رفتار کی حدوں پر عمل کرنے پر بھی زور دیا جائے گا۔

گھنی دھند میں احتیاط کی اپیل: ریلیف کمشنر نے آنے والے دنوں میں گھنی دھند کے دوران مرئیت کے مطابق گاڑیوں کی رفتار کو کنٹرول کرنے اور ٹریفک کے انتظام کے مناسب اقدامات کو نافذ کرنے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ انہوں نے متعلقہ حکام اور عمل درآمد کرنے والی ایجنسیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ روڈ سیفٹی کے تمام اقدامات کا باقاعدگی سے معائنہ کریں اور کسی بھی کوتاہی کو فوری طور پر دور کریں۔

عوام اور ڈرائیوروں کو بھی شدید دھند میں خصوصی احتیاط برتنے کی تاکید کی گئی ہے۔ کم مرئیت کے دوران فوگ لائٹس کا استعمال کریں، محفوظ رفتار برقرار رکھیں، اور آگے گاڑی سے کافی فاصلہ برقرار رکھیں۔ تیز رفتاری اور کم فاصلہ حادثات کا خطرہ بڑھا سکتا ہے۔ ایسے حالات میں ڈرائیوروں کو چاہیے کہ وہ حالات کے مطابق گاڑی چلائیں اور ٹریفک قوانین پر عمل کریں۔

وزیر اعلیٰ نے ہونہار طلباء وطالبات کو تمغوں سے نوازا

لکھنؤ: (یواین آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتے کے روز کہا کہ ریاست اب 'رول آف مافیا' سے آزاد ہوکر 'رول آف لا' یعنی قانون کی حکمرانی کی طرف بڑھی ہے۔ سال 2017 سے پہلے ریاست میں امن وقانون اور سرمایہ کاری کے ماحول کو لے کر شک وشبہ بنا رہتا تھا اور مافیا کی وجہ سے ترقی کی رفتار متاثر ہوتی تھی۔ یوگی نے کہا کہ ان کی حکومت نے قانون کی حکمرانی قائم کرکے ریاست کا تاثر بدلا ہے۔ انہوں نے نوجوان وکلاء سے اپیل کی کہ ناانصافی سامنے ہونے پر خاموش رہنا کوئی اختیار نہیں ہوسکتا۔ سچائی اور انصاف کے حق میں کھڑا ہونا ہی قانون کے طلباء اور وکلاء کی ذمہ داری ہے۔ وزیر اعلیٰ ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نیشنل لا یونیورسٹی کے پانچویں تقریب تقسیم اسناد سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے ماں سرسوتی کے مجسمے کے سامنے چراغ روشن کرکے پروگرام کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر طالبات نے سرسوتی وندنا پیش کی اور وزیر اعلیٰ نے مختلف کورسز کے ہونہار طلبہ و طالبات کو تمغوں سے نوازا۔ یوگی نے کہا کہ کوئی شخص یا عہدہ آئین سے بالاتر نہیں ہوسکتا۔ قانون کے طلبہ کو آئینی اقدار کی حفاظت کے لیے ہمیشہ تیار رہنا چاہیے۔ انہوں نے کہا، ''فیصلہ تاریخ سنائے گی، لیکن بحث آپ کو کرنی ہے۔'' نوجوان وکلاء کو اپنے پیشے کے ساتھ ساتھ انصاف، سچائی اور معاشرے کے تئیں ذمہ داری کو بھی ترجیح دینی چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 15 اگست 1947 اور 26 جنوری 1950 کے ساتھ 25 جون 1975 بھی ہندوستانی جمہوریت کی تاریخ کی اہم تاریخ ہے۔ ایمرجنسی نے ملک کو 'رول آف لا' اور 'رولر آف لا' کے درمیان کا فرق سمجھایا۔ انہوں نے جسٹس ایچ آر کھنہ کے تاریخی اختلافی فیصلے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اصولوں اور آئینی اقدار کے حق میں لیا گیا فیصلہ تاریخ میں اپنا مقام بناتا ہے۔

لکھنؤ: وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے طلباء میں میڈل تقسیم کرنے کے بعد ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نیشنل لا یونیورسٹی کے 5ویں کانووکیشن سے خطاب کیا۔

مایاوتی نے انتخابی سروے کو فرضی قرار دیا

بی ایس پی کو کمزور ظاہر کرنے کی سازش

لکھنؤ: اتر پردیش سمیت کئی ریاستوں میں آئندہ اسمبلی انتخابات سے قبل سیاسی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔ بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی قومی صدر اور سابق وزیر اعلی مایاوتی نے انتخابی سروے اور میڈیا رپورٹس پر سخت سوال اٹھایا ہے۔ ہفتہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر ایک پوسٹ میں، مایاوتی نے الزام لگایا کہ بی ایس پی مضبوط امیدواروں کے انتخاب اور اتر پردیش، اتراکھنڈ اور پنجاب میں انتخابات کی تیاری میں پوری طرح مصروف ہے، لیکن کچھ ذات پرست میڈیا ہاؤسز اور سوشل میڈیا پلیٹ فارم فرضی سروے کے ذریعے جھوٹے پروپیگنڈے کو اسپانسر اور پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان فرضی سروے میں بی ایس پی کو جان بوجھ کر کم سمجھا جانا انتہائی افسوسناک اور افسوسناک ہے۔ اپنے ماضی کو یاد کرتے ہوئے، بی ایس پی سپریمو نے کہا کہ انتخابات کے دوران بی ایس پی کے خلاف ہمیشہ بے بنیاد اور گمراہ کن پروپیگنڈہ پھیلایا گیا ہے۔ انہوں نے یاد کیا کہ میڈیا کا رویہ 2007 کے اسمبلی انتخابات کے دوران بھی ایسا ہی تھا، جب بی ایس پی نے تمام سیاسی پنڈتوں اور اپوزیشن جماعتوں کی پیشین گوئیوں کو ٹھکراتے ہوئے اپنے طور پر مکمل اکثریت کے ساتھ حکومت بنائی تھی۔ مایاوتی نے کہا کہ اس عرصے کے دوران، ''سروجن ہٹایا، سروجن سکھایا'' کے اصول پر عمل کرتے ہوئے قانون کی حکمرانی قائم ہوئی اور سماج کے ہر طبقے کو انصاف فراہم کیا گیا۔ مایاوتی نے اتر پردیش کے لوگوں، خاص کر بہوجن سماج اور پورے سماج سے اپیل کی، جو سماج وادی پارٹی (ایس پی) اور بھارتیہ جنتا پارٹی دونوں کی حکمرانی سے پریشان ہیں۔ انہوں نے عوام کو متنبہ کیا کہ اپوزیشن جماعتیں اور ذات پات پرستی کے عناصر انہیں ''سما، دام، ڈنڈا اور بھیڈ'' جیسے ہتھکنڈوں کے ذریعے گمراہ کرنے کی کوشش کریں گے اور اس لیے انہیں ایسے پروپیگنڈے سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے پارٹی کارکنوں سے زور دیا کہ وہ اتر پردیش میں پانچویں بار مکمل اکثریت کی حکومت بنانے کے لیے پوری طاقت کے ساتھ کام کریں۔

بجلی کے تار چوری کرنے والے گروہ کا پردہ فاش، 4 ملزمان گرفتار

بریلی: اتر پردیش کے بریلی ضلع کے فتح گنج ایسٹ پولیس اسٹیشن نے تار چوری کرنے والے ایک سرگرم گروہ کے خلاف ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ دوران چیکنگ اور گشت ایک مخبر کی درست اطلاع پر پولیس ٹیم نے کارروائی کرتے ہوئے تھانہ صدر کے علاقہ میں تار چوری کی متعدد وارداتوں میں مطلوب چار بدنام زمانہ ملزمان کو گرفتار کرلیا۔ پولیس نے 25 کلوگرام چوری شدہ ایلومینیم تار، تار کاٹنے کے اوزار (چمٹا وغیرہ) اور چار موبائل فون (تین اسمارٹ فونز اور ایک کی پیڈ) برآمد کیا۔ تمام گرفتار ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی مکمل کرلی گئی ہے جنہیں عدالت میں پیش کرکے جیل بھیج دیا گیا ہے۔

پولیس سے موصولہ معلومات کے مطابق، فتح گنج ایسٹ پولیس اسٹیشن میں دو الگ الگ مقدمات درج کیے گئے، جرم نمبر 223/2026 اور جرم نمبر 306/2026، جو تعزیرات ہند (IPC) کی دفعہ 303(2) اور 317(2) (تار چوری اور مسروقہ سامان کی وصولی) کے تحت درج کیے گئے تھے۔ ان مقدمات میں عرصہ دراز سے مطلوب ملزمان کی گرفتاری کے لیے پولیس کی ٹیمیں علاقے میں متحرک تھیں۔ جمعہ کو، پولیس ٹیم نے بریلی-شاہجہاں پور ہائی وے پر سبھاش کالونی کے قریب چاروں ملزمان کو اس وقت پکڑا، جب وہ چوری شدہ تار بیچنے کے لیے گاڑی کا انتظار کر رہے تھے۔

پولیس نے جن چاروں ملزمان کو گرفتار کیا ہے ان کی شناخت راہول ولد بچیندر سنگھ (ساکن گاؤں ترکھاس، فتح گنج ایسٹ تھانہ بریلی)، اومکار ولد راجیشور سنگھ (ساکن گاؤں بھوداگوٹیا رادھولی کلاں، فتح گنج ایسٹ تھانہ بریلی)، امیش ولد سریش پال (ساکنہ گاؤں ترکھاس، فتح گنج ایسٹ تھانہ بریلی) کے طور پر ہوئی ہے۔ انیل ولد اننتارام (ساکن محلہ کاسیوان، فتح گنج ایسٹ تھانہ، بریلی)۔ پولیس کی پوچھ گچھ کے دوران ملزمان نے چونکا دینے والے انکشافات کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ وہ سب پرائیویٹ لائن مین کے طور پر کام کرتے ہیں۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ انہوں نے 9 جون 2026 کو گاؤں میوا پٹی (پریادرشی آئی ٹی آئی اسکول کے سامنے) اور 25 اگست 2026 کو شیو پوری کلورٹ کے قریب بجلی کے کھمبوں پر چڑھتے ہوئے ایلومینیم کی تاروں کو کاٹنے کے اوزار کا استعمال کرتے ہوئے کاٹا تھا۔ انہوں نے چوری شدہ تاروں میں سے کچھ کو اسکریپ ڈیلروں کو بیچ دیا تھا، جب کہ وہ باقی ماندہ تاروں کو فروخت کر رہے تھے۔ انہوں نے اس غیر قانونی کاروبار سے حاصل ہونے والی رقم کو آپس میں بانٹ لیا اور اسے ذاتی خرچ پر خرچ کیا۔

اناؤ میں اسکول کے بچوں سے بھری اے سی بس میں اچانک لگی آگ

ڈرائیور کی سمجھداری سے ٹلا بڑا حادثہ، تمام بچے محفوظ

اناؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کے ضلع اناؤ میں ایک بڑا سڑک حادثہ ہوتے ہوتے ٹل گیا۔ لکھنؤ-کانپور ہائی وے پر چلتی اے سی بس میں اچانک آگ لگ گئی، جس سے موقع پر افراتفری مچ گئی۔ خاص بات یہ ہے کہ بس میں اسکولی بچے سوار تھے، جو واٹر پارک میں تفریح کے بعد اپنے گھروں کو کانپور واپس جا رہے تھے۔ خوش قسمتی سے ڈرائیور اور بس عملے نے بروقت سمجھ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمام بچوں کو بحفاظت نیچے اتار لیا، ورنہ کوئی بڑا حادثہ پیش آ سکتا تھا۔ یہ واقعہ اناؤ صدر کوتوالی علاقے میں گدن کھیڑا چوراہے کے قریب سروس روڈ پر پیش آیا۔ کانپور کے کلیان پور میں واقع ایک اسکول کے بچے نجی ٹریول کمپنی کی اے سی بس میں پکنک منانے گئے تھے۔ واپسی کے دوران جب بس لکھنؤ سے کانپور کی طرف جا رہی تھی، تبھی اچانک اس کے انجن سے دھواں نکلنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے آگ کے بلند شعلے اٹھنے لگے۔ بس کے اندر دھواں بھرنے کے ساتھ ہی بچوں میں چیخ و پکار مچ گئی اور موقع پر افراتفری کا ماحول پیدا ہوگیا۔ صورتحال کی سنگینی کو بھانپتے ہوئے بس ڈرائیور نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر گاڑی روک دی اور عملے کی مدد سے تمام بچوں کو تیزی سے باہر نکالنا شروع کردیا۔ بچوں کی حفاظت کو ترجیح دیتے ہوئے فوری طور پر پوری بس خالی کرا لی گئی۔ تمام بچوں کے بحفاظت باہر نکل آنے کے بعد لوگوں نے راحت کی سانس لی، کیونکہ کچھ ہی دیر میں آگ نے پوری بس کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور وہ دھو دھو کر کے جلنے لگی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس اور فائر بریگیڈ کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔ فائر بریگیڈ کے اہلکاروں نے کافی مشقت کے بعد آگ پر مکمل طور پر قابو پالیا۔ ابتدائی تحقیقات میں شارٹ سرکٹ کو آگ لگنے کی اہم وجہ مانا جا رہا ہے۔ اس واقعے کے بعد بچوں کے اہل خانہ بھی کافی خوف زدہ ہیں، تاہم تمام بچوں کے بحفاظت بچ جانے سے سبھی نے راحت کی سانس لی۔

اسسٹنٹ ٹیچر بھرتی کے امیدواروں نے سوتنتر دیو سنگھ کی رہائش گاہ کا کیا گھیراؤ، گھنٹی بجا کر ظاہر کی ناراضگی

لکھنؤ: اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں ہفتہ کو 68,500 اسسٹنٹ ٹیچر کی بھرتی کے عمل میں حصہ لینے والے امیدواروں کا غصہ سڑکوں پر نکل آیا۔ تقرریوں کا مطالبہ کرنے والے ان امیدواروں کا یہ احتجاج انتظامی حلقوں میں موضوع بحث بن گیا ہے۔ وزیر نے رہائش گاہ سے باہر آکر کیا سنیں امیدواروں کے مسائل: احتجاج کی شدت کو سمجھتے ہوئے جل شکتی کے وزیر

امیدواروں کی ایک بڑی تعداد نے جل شکتی کے وزیر سوتنتر دیو سنگھ کی سرکاری رہائش گاہ کا گھیراؤ کیا اور زبردست احتجاج کیا۔ ایک انوکھا طریقہ اپناتے ہوئے، انہوں نے گھنٹیاں بجا کر اور نعرے لگا کر اپنی آواز سنانے کی کوشش کی۔ گزشتہ 48 دنوں سے مسلسل احتجاج کرنے سوتنتر دیو سنگھ خود اپنی رہائش گاہ سے باہر آئے اور احتجاجی امیدواروں سے ملاقات کی۔ انہوں نے اطمینان سے سب کی بات سنی اور انہیں اپنی حمایت اور تعاون کا یقین دلایا۔ وزیر نے کہا کہ وہ امیدواروں کے ساتھ کھڑے ہیں اور اس سنگین معاملے پر اعلیٰ سطح پر بات کریں گے۔

سیتاپور میں بہو کو بچانے آئی خالہ کا کلہاڑی سے حملہ کر کے قتل، ملزم بھتیجا گرفتار

سیتاپور: (پی این ایس) اتر پردیش کے ضلع سیتاپور میں بہو کو بچانے کی کوشش میں 60 سالہ خاتون پر کلہاڑی سے حملہ کر کے قتل کر دیا گیا۔ الزام ہے کہ اس کے بھتیجے پردیپ عرف شمبھو نے غصے میں اپنی خالہ رام دیوی پر کئی وار سریواستو نے بتایا کہ ملزم کو گرفتار کرکے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ ملزم بہو پر حملہ کرنے آیا تھا: یہ واقعہ کملاپور تھانہ علاقہ کے تحت سوجاولیہ گاؤں میں پیش آیا۔ بھولا کے مطابق وہ جمعرات کی صبح کھیتوں میں گیا تھا۔ دریں اثنا، اس کی ماں،

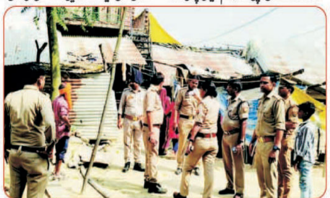

کیے تھے۔ سنگین چوٹ لگنے سے ان کی موت ہوگئی۔ اس واقعہ سے گاؤں میں کہرام مچ گیا۔ شور سن کر وہاں پہنچے گاؤں والوں نے ملزم کو پکڑ لیا جو بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پولیس نے مقتولہ کے بیٹے بھولا کی تحریر پر ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ پولیس کے مطابق واردات میں استعمال ہونے والی کلہاڑی برآمد کر لی گئی ہے۔ سی او سدھولی وید پرکاش رام دیوی، اپنے کزن دیپو کے گھر چلی گئی، جو قریب ہی رہتی ہے۔ دیپو کی بیوی سروجنی بھی رام دیوی کے ساتھ موجود تھیں۔ الزام ہے کہ پردیپ جسے شمبھو بھی کہا جاتا ہے کلہاڑی لے کر پہنچا تھا۔ اس نے سروجنی کے ساتھ بدسلوکی کی اور اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ رام دیوی نے مداخلت کی اور اسے بچایا۔ اس سے ملزم مشتعل ہوگیا، اور اس نے رام دیوی پر کلہاڑی سے کئی وار کیئے۔

علی گنج آتشزدگی میں معذور شخص کو فوراً طبی اخراجات دیئے جائیں: ہائی کورٹ

لکھنؤ: شہر میں گزشتہ جون میں علی گنج میں لگی آگ میں شدید جھلسنے والے جینت گپتا کو الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ سے اہم راحت ملی ہے۔ عدالت نے ریاستی حکومت کو سخت ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ جینت کے علاج پر اب تک خرچ ہوئے تقریباً 2.5 لاکھ روپے فوری طور پر ادا کرے۔ ہائی کورٹ نے حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس خوفناک حادثے میں مستقل طور پر معذور ہونے والے متاثرین کیلئے مناسب اور باعزت معاوضے کے حوالے سے اگلی سماعت سے قبل واضح تجویز پیش کرے۔ یہ حساس حکم جسٹس راجن رائے اور منجیو شکلا کی ڈویژن بنچ نے جینت گپتا کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے دیا۔ لکھنؤ بنچ نے اپنے حکم میں واضح کیا کہ متاثرہ کی جانب سے علاج سے متعلق تمام اصل بل اور رسیدیں جمع کرانے کے بعد متعلقہ حکام کو ان کی تصدیق کرنی ہوگی اور اگلی سماعت سے پہلے ادائیگی کا عمل مکمل کرنا ہوگا۔

عدالت نے یہ بھی سختی سے ہدایت دی کہ کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی میں جینت کے موجودہ علاج کا سارا خرچہ اور مستقبل میں کسی بھی طبی ضرورت کو اتر پردیش حکومت برداشت کرے گی۔ سماعت کے دوران، عدالت کے سامنے یہ انکشاف ہوا کہ جینت گپتا المناک آگ میں شدید جھلس جانے کی وجہ سے جسمانی طور پر معذور ہو گئے ہیں۔ اپنی مصیبت کو بتاتے ہوئے، متاثرہ نے بتایا کہ وہ اب تک علاج پر تقریباً ڈھائی لاکھ روپے خرچ کر چکا ہے، جب کہ حکومت کی طرف سے اسے صرف ڈیڑھ لاکھ روپے امداد کے طور پر ملے ہیں۔ حادثے سے پہلے، جینت ایک ہنرمند کریکٹر آرٹسٹ کے طور پر کام کرتا تھا اور اپنے خاندان کی کفالت کے لیے تقریباً 46,000 روپے ماہانہ کماتا تھا۔ آگ کی تباہی نے نہ صرف اس کی مہارت اور کیریئر کو چھین لیا، بلکہ آج وہ اپنے والد کی 25,000 روپے کی ماہانہ پنشن پر پوری طرح گزارہ کرنے پر مجبور ہے۔

اکھلیش یادو نے الیکشن کمیشن کے اعداد وشمار پر اٹھائے سوال

لکھنؤ: اکھلیش یادو، سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے ووٹر لسٹ میں نام شامل کرنے اور حذف کرنے کے عمل کو لے کر الیکشن کمیشن پر سوال اٹھایا ہے۔ رپورٹر کلیکٹو کی ایک رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کمیشن کے ڈیٹا میں مبینہ تضادات پر سوال اٹھایا۔ اکھلیش نے سوال کیا ''جب عام لوگ غلطیوں کو پکڑ رہے ہیں، تو الیکشن کمیشن خود ان کی شناخت کیوں نہیں کر پا رہا ہے، حالانکہ اس کے پاس جدید ترین AI ٹکنالوجی اور ایک مکمل محکمہ ہے؟'' اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر پوسٹ کیا، ڈیٹا کی تصدیق اور شائع کرنے کے کمیشن کے عمل پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ ڈیٹا کی درستگی کی تصدیق کیے بغیر شائع کرنا سوالات کو جنم دیتا ہے۔ اکھلیش یادو نے ایکس پر لکھا، ''عوام کا سوال صرف یہ ہے کہ جب کچھ عام لوگ الیکشن کمیشن کی غلطیوں کو پکڑ رہے ہیں، تو الیکشن

کمیشن، جس کے پاس ایک مکمل محکمہ اور جدید ترین AI ٹیکنالوجی ہے، اپنی غلطیوں کو کیوں نہیں پکڑ سکتا؟'' انہوں نے مزید سوال کیا کہ الیکشن کمیشن کے ڈیٹا کو جانچے بغیر کیوں اور کیسے شائع کیا جا رہا ہے۔ اکھلیش نے کہا کہ کمیشن منطقی تضادات کی بنیاد پر عام لوگوں کے معاملات میں غلطیوں کا پتہ لگاتا ہے، لیکن وہ اپنے اعداد وشمار میں تضادات کی نشاندہی کرنے میں کیوں ناکام ہے۔ ایس پی کے سربراہ نے یہ بھی سوال کیا کہ کیا کمیشن اپنی غلطیوں کا پتہ لگانے میں ناکام رہا ہے یا نہیں چاہتا۔ اس نے کہا، ''یہ ایک درست سوال ہے، ہے نا؟'' انہوں نے SIR کے بعد SSR کرانے پر بھی سوالات اٹھائے: اس سے پہلے جمعہ کو، ایس پی ہیڈ کوارٹر میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، اکھلیش یادو نے اسپیشل سمری ریویژن (ایس ایس آر) کے عمل کے پیچھے دلیل پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے سوال کیا کہ جب ووٹر لسٹ کی اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) پہلے ہی کی جا چکی تھی تو SSR کیوں ضروری تھا۔

گریٹر نوئیڈا میں ایک ہی خاندان کے 5 افراد کی پراسرار موت

شوہر، بیوی اور تین بچوں کی لاشیں ملنے سے گاؤں میں سوگ کی لہر دوڑ گئی

گریٹر نوئیڈا: اتر پردیش کے گریٹر نوئیڈا سے ایک خاص طور پر افسوسناک اور چونکا دینے والی خبر سامنے آرہی ہے۔ 17 اکتوبر 2026 کو ہفتہ کی صبح گریٹر نوئیڈا کے ربوپورہ تھانہ علاقے کے تحت نگلا شری پدم گاؤں میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد کی مشتبہ حالات میں موت نے پورے علاقے میں صدمے کی لہر دوڑادی۔ ہلاک ہونے والوں میں میاں بیوی اور ان کے تین معصوم بچے شامل ہیں۔

ایک ساتھ پانچ اموات کی خبر نے مقامی پولیس ڈیپارٹمنٹ میں صدمہ پہنچا دیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس کے اعلیٰ افسران، فرانزک ماہرین کی ایک ٹیم، ایک ایمبولینس اور فوڈ سیفٹی ڈپارٹمنٹ کی ٹیم فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچی اور مکمل تحقیقات کا آغاز کیا۔ پولیس کی طرف سے فراہم کردہ ابتدائی معلومات کے مطابق، اس دل دہلا دینے والے واقعے میں مرنے والوں کی شناخت 37 سالہ مہیش، اس کی 35 سالہ بیوی للیتا اور ان کے تین بچوں: 11 سالہ لڈو، 7 سالہ مشتی اور ان کا سب سے چھوٹا بیٹا 3 سالہ ساکشات کے طور پر کی گئی ہے۔ خوشگوار خاندان کے تمام افراد کی اچانک اور پراسرار موت سے پورے گاؤں میں سوگ اور غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ واقعہ کی خبر پھیلتے ہی سینکڑوں دیہاتی جائے وقوعہ پر جمع ہوگئے۔ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اہل خانہ نے جمعہ کی رات کھانے میں نوڈلز کھائے تھے۔ مہیش کی ماں اور پڑوسیوں نے پولیس کو اطلاع دی ہے کہ اس رات خاندان نے نوڈلز کھائے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے پولیس ابتدائی طور پر اس معاملے کو فوڈ پوائزننگ کا معاملہ سمجھ رہی ہے۔ تاہم، موت کی اصل وجہ کا تعین صرف نوڈلز کے استعمال کی بنیاد پر نہیں کیا جا سکتا۔ پولیس اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ یہ حادثہ کسی زہریلی کھانے کی چیز کے استعمال سے ہوا یا اس کے پیچھے کوئی اور وجہ تھی۔ واقعہ کی انتہائی سنگینی کو دیکھتے ہوئے پولیس اور فرانزک ماہرین کی ٹیم نے جائے وقوعہ کی مکمل تلاشی لی ہے۔ فیلڈ یونٹ نے جائے وقوعہ سے متعدد سائنسی شواہد اور خوراک کی باقیات اکٹھی کی ہیں تاکہ لیبارٹری ٹیسٹ سے اصل وجہ سامنے آسکے۔

مہاراشٹر اسپیشل پبلک سکیورٹی ایکٹ کو چیلنج کرنے والی عرضیوں پر ہائی کورٹ کا سوال

درخواست گزاروں کی قانونی حیثیت کیا ہے؟

بمبئی ہائی کورٹ نے کانگریس، سی پی آئی اور دیگر تنظیموں سے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ عہدیداروں کی تفصیلات اور تنظیمی آئین پیش کرنے کی ہدایت دی؛ 22 اکتوبر کو اگلی سماعت

ممبئی: مہاراشٹر کے اسپیشل پبلک سکیورٹی ایکٹ کو آئینی طور پر چیلنج کرنے والی عرضیوں پر سماعت کرتے ہوئے بمبئی ہائی کورٹ نے درخواست گزار تنظیموں کی قانونی حیثیت اور عدالت سے رجوع کرنے کے اختیار پر سوال اٹھایا ہے۔ عدالت نے کانگریس، کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) اور دیگر تنظیموں سے کہا ہے کہ وہ اپنی شناخت، رجسٹریشن اور ان کی جانب سے مقدمہ دائر کرنے کے اختیار کو ثابت کرنے والی دستاویزات پیش کریں۔ چیف جسٹس مہیش چندر ترپاٹھی اور جسٹس ادویت سیٹھنا پر مشتمل ڈویژن بنچ نے جمعہ، 16 اکتوبر کو سماعت کے دوران واضح کیا کہ قانون کے آئینی جواز پر تفصیلی بحث سے پہلے درخواست گزاروں کی قانونی حیثیت اور ان کے نمائندگی کے اختیار کی تصدیق ضروری ہے۔ عدالت نے تنظیموں سے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ، موجودہ عہدیداروں کی تفصیلات، تنظیمی آئین اور عرضی دائر کرنے کی اجازت دینے والی قراردادیں پیش کرنے کو کہا ہے۔ یہ دستاویزات 22 اکتوبر تک داخل کی جانی ہیں۔

"پہلے یہ واضح کریں کہ آپ کس کی نمائندگی کر رہے ہیں"

سماعت کے دوران بنچ نے درخواست گزاروں سے کہا کہ وہ اپنی تنظیموں کی قانونی حیثیت اور عرضی دائر کرنے کے اختیار کے بارے میں مکمل تفصیلات فراہم کریں۔ عدالت کے مطابق، ان دستاویزات کے بغیر معاملے کے اصل قانونی نکات پر سماعت آگے نہیں بڑھائی جائے گی۔ یہ ہدایت اس وقت سامنے آئی جب ریاستی حکومت نے اپنے جواب میں اعتراض کیا تھا کہ درخواست گزاروں نے یہ واضح نہیں کیا کہ متنازع قانون سے ان کے حقوق کو کس طرح نقصان پہنچا ہے یا انہیں کس مخصوص قانونی نقصان کا سامنا ہے۔ حکومت کا موقف ہے کہ کسی قانون کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے کے لیے محض خدشات یا نظریاتی اختلاف کافی نہیں، بلکہ حقیقی شکایت یا قانونی نقصان کی بنیاد دکھانا ضروری ہے۔

درخواست گزاروں کا الزام:

قانون اختلافِ رائے کو دبانے کا ذریعہ بن سکتا ہے

سماعت کے دوران آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس (اے آئی ٹی یو سی) کی جانب سے پیش ہونے والے سینئر وکیل نوا روز سیروائی نے قانون کی بعض دفعات پر اعتراض

کرتے ہوئے کہا کہ ان کا دائرہ بہت وسیع ہے اور ان کے غلط استعمال سے جمہوری اختلافِ رائے، پُرامن اجتماعات اور شہری آزادیوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ "اربن نکسل ازم" کی اصطلاح کو بعض اوقات قانونی اور جمہوری سرگرمیوں میں شامل افراد یا تنظیموں کو نشانہ بنانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ کسی تنظیم یا فرد کو بائیں بازو کی انتہا پسندی سے وابستہ قرار دینے کے لیے کن معیارات کا استعمال کیا جائے گا۔ درخواست گزاروں کا موقف ہے کہ قانون کے تحت تنظیموں کو غیر قانونی قرار دینے اور ان کی املاک کے خلاف کارروائی کرنے کے اختیارات کے غلط استعمال کا خدشہ موجود ہے۔ ان کے مطابق، اس سے اظہارِ رائے، پُرامن اجتماع اور تنظیم سازی کے آئینی حقوق متاثر ہو سکتے ہیں۔

ریاستی حکومت کا دفاع:

ماؤنواز نیٹ ورکس کے خلاف قانون ضروری

مہاراشٹر حکومت نے عدالت میں قانون کا دفاع کرتے ہوئے کہا ہے کہ ریاست میں بائیں بازو کی انتہا پسند تنظیموں اور ان سے وابستہ مبینہ نیٹ ورکس کی سرگرمیوں سے نمٹنے کے لیے اس نوعیت کے قانون کی ضرورت ہے۔ حکومت کے حلف نامے کے مطابق، مہاراشٹر میں مبینہ ماؤنواز محاذی تنظیموں کی تعداد دیگر ریاستوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ حکومت نے مرکزی وزارتِ داخلہ کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے ریاست میں ایسی 64 تنظیموں کی موجودگی کا دعویٰ کیا ہے۔ ریاستی حکومت کا کہنا ہے کہ قانون میں ضروری حفاظتی انتظامات شامل ہیں اور اس کا مقصد غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنا اور امنِ عامہ کا تحفظ کرنا ہے۔ حکومت نے درخواست گزاروں کے اس الزام کو بھی مسترد کیا ہے کہ قانون کا مقصد جمہوری اختلافِ رائے کو دبانا ہے۔

قانون کیا اختیارات دیتا ہے؟

مہاراشٹر اسپیشل پبلک سکیورٹی ایکٹ کا مقصد حکومت کے مطابق بائیں بازو کی انتہا پسند تنظیموں اور ان سے ملتی جلتی تنظیموں کی غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام ہے۔ اس قانون کے تحت حکومت کو بعض تنظیموں کو غیر قانونی قرار دینے اور مخصوص حالات میں ان کی املاک کے خلاف کارروائی کرنے کے اختیارات حاصل ہیں۔ درخواست گزاروں کا اعتراض ہے کہ ان اختیارات کی وسعت اور ان کے استعمال کا طریقہ شہریوں کے بنیادی حقوق کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔ دوسری جانب حکومت کا کہنا ہے کہ قانون کے تحت کارروائی کے لیے ضابطے اور نگرانی کے انتظامات موجود ہیں۔ یہ قانون مہاراشٹر اسمبلی میں جولائی 2025 میں منظور ہوا تھا اور دسمبر 2025 میں اسے صدرِ جمہوریہ کی منظوری حاصل ہوئی تھی۔ ہائی کورٹ نے فی الحال قانون کی آئینی حیثیت پر حتمی فیصلہ نہیں سنایا ہے۔ عدالت نے درخواست گزاروں کو مطلوبہ دستاویزات جمع کرانے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی قانونی حیثیت واضح ہونے کے بعد ہی معاملے کے اصل نکات پر سماعت آگے بڑھے گی۔ واضح رہے کہ عدالت کی جانب سے درخواست گزاروں کی قانونی حیثیت سے متعلق دستاویزات طلب کرنا قانون کو غیر آئینی قرار دینے یا درخواستوں کو مسترد کرنے کے مترادف نہیں ہے۔ قانون کے آئینی جواز پر حتمی فیصلہ ہونا ابھی باقی ہے۔

اندھیری زمین حصول معاملہ: بامبے ہائی کورٹ کا بی ایم سی کو بڑا جھٹکا

ڈیولپر کو 1,061.92 کروڑ روپے اضافی معاوضہ ادا کرنے کا حکم

ممبئی: ممبئی میں زمین کے حصول سے متعلق ایک اہم مقدمے میں بامبے ہائی کورٹ نے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کو ایس این دیسائی ہاسپٹالیٹیز اینڈ ڈیولپرس ایل ایل پی کو 1,061.92 کروڑ روپے اضافی معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ معاملہ اندھیری مغرب کے اوشیوارا اور امبیولی علاقوں میں واقع تقریباً 48,897.60 مربع میٹر زمین کے حصول سے متعلق ہے۔ عدالت نے میونسپل کارپوریشن کو بقایا معاوضے کی ادائیگی کے لیے 12 ہفتوں کی مہلت دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، مذکورہ زمین ممبئی کے ترقیاتی منصوبے میں باغ، تفریحی میدان اور سڑک کی تعمیر جیسی عوامی سہولتوں کے لیے مختص کی گئی تھی۔ زمین کے حصول کے معاملے میں ڈیولپر اور میونسپل کارپوریشن کے درمیان معاوضے کی رقم پر تنازعہ پیدا ہو گیا تھا، جس کے بعد معاملہ عدالت تک پہنچا۔ مئی 2017 میں ڈپٹی کلکٹر نے زمین کے معاوضے کی رقم تقریباً 511.48 کروڑ روپے مقرر کی تھی۔ تاہم، مارچ 2021 میں لینڈ ایکوزیشن، ری ہیبلیٹیشن اینڈ ری سیٹلمنٹ (ایل اے آر آر) اتھارٹی نے معاوضے میں نمایاں اضافہ کر دیا۔ اس فیصلے کو ڈیولپر اور بی ایم سی، دونوں نے عدالت میں چیلنج کیا تھا۔ بامبے ہائی کورٹ کی جسٹس منیش پٹالے اور جسٹس شری رام شرساٹ پر مشتمل بنچ نے معاملے کی سماعت کے دوران معاوضے کے تعین اور متعلقہ قانونی دفعات کا جائزہ لیا۔ عدالت نے معاوضے کے تعین کے لیے زمین کی مارکیٹ ویلیو، محل وقوع، تعمیراتی امکانات اور قابلِ اطلاق قانونی اضافوں کو مدنظر رکھا۔ اس دوران بی ایم سی کی جانب سے ایل اے آر آر اتھارٹی کے دائرۂ اختیار پر اٹھائے گئے اعتراض کو بھی مسترد کر دیا گیا۔ عدالت نے زمین کی قیمت کا وزنی اوسط 72,817 روپے فی مربع میٹر مقرر کیا۔ اس کے علاوہ قابلِ منتقلی ترقیاتی حقوق (ٹی ڈی آر) اور تعمیراتی رقبے سے متعلق دیگر قانونی عوامل کو بھی حساب میں شامل کیا گیا۔ عدالت کے مطابق، پہلے ادا کی گئی تقریباً 510.07 کروڑ روپے کی رقم اور مقدمے کے دوران ڈیولپر کی جانب سے نکالی گئی 250 کروڑ روپے کی رقم کو ایڈجسٹ کرنے کے بعد اضافی معاوضے کی خالص رقم 1,061,92,48,897.23 روپے مقرر کی گئی۔ عدالت نے بی ایم سی کو 12 ہفتوں کے اندر بقایا رقم ادا کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس کے ساتھ زمین کا قبضہ لیے جانے کی تاریخ سے پہلے سال کے لیے 9 فیصد سالانہ اور اس کے بعد مکمل ادائیگی تک 15 فیصد سالانہ کی شرح سے سود ادا کرنے کی ہدایت بھی دی گئی ہے۔ اس فیصلے سے ممبئی میں زمین کے حصول اور عوامی سہولتوں کے لیے مختص اراضی کے معاوضے سے متعلق قانونی پہلو ایک بار پھر نمایاں ہوئے ہیں۔ اس معاملے میں زمین کی مارکیٹ ویلیو اور قانونی معاوضے کے تعین پر عدالت کی وضاحت مستقبل میں ایسے تنازعات کے لیے اہم ثابت ہو سکتی ہے۔

بامبے ہائی کورٹ نے سچن واز ے کی ضمانت سے متعلق سماعت مکمل کر لی، فیصلہ محفوظ

این آئی اے کی اپیل پر عدالت کا فیصلہ زیرِ التوا، فی الحال ضمانت پر رہائی روکنے کا حکم برقرار

ممبئی: بامبے ہائی کورٹ نے ممبئی پولیس کے برطرف افسر سچن وازے کو ضمانت دیے جانے کے خلاف قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) کی اپیل پر سماعت مکمل کر لی ہے۔ عدالت نے فریقین کے دلائل سننے کے بعد اپنا فیصلہ محفوظ رکھ لیا ہے۔ اس دوران سچن وازے کی ضمانت پر رہائی روکنے سے متعلق عبوری حکم برقرار رہے گا۔ جسٹس گریش کلکرنی اور جسٹس نیلا گوکھلے پر مشتمل خصوصی بنچ نے جمعہ کو اس معاملے کی سماعت مکمل کی۔ عدالت اب یہ فیصلہ کرے گی کہ خصوصی عدالت کی جانب سے 29 ستمبر کو سچن وازے کو دی گئی ضمانت برقرار رکھی جائے یا اسے منسوخ کر دیا جائے۔ این آئی اے کی جانب سے پیش ہوئے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل انیل سنگھ نے عدالت کو بتایا کہ خصوصی عدالت نے ضمانت منظور کرتے وقت چارج شیٹ میں موجود مواد کا مناسب تناظر میں جائزہ نہیں لیا۔ ایجنسی کا موقف ہے کہ یہ معاملہ غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام سے متعلق قانون (یو اے پی اے) کے تحت دہشت گردانہ کارروائی کے زمرے میں آتا ہے، اس لیے ضمانت دینے کے فیصلے پر نظرِ ثانی ضروری ہے۔ این آئی اے کے مطابق 25 فروری 2021 کو جنوبی ممبئی میں صنعت کار مکیش امبانی کی رہائش گاہ 'انٹیلیا' کے قریب دھماکہ خیز مواد سے بھری ایک گاڑی کھڑی کی گئی تھی، جس کے ساتھ دھمکی آمیز نوٹ بھی موجود تھا۔ سچن وازے کو خصوصی این آئی اے عدالت نے 29 ستمبر کو ضمانت دی تھی۔ خصوصی عدالت نے اپنے حکم میں کہا تھا کہ استغاثہ کی جانب سے پیش کردہ مواد اس مرحلے پر دہشت گردانہ کارروائی کا ابتدائی معاملہ ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں ہے، جس کی بنیاد پر ضمانت سے انکار کیا جائے۔

بھیونڈی میں 27 سالہ نوجوان کے قتل کا پردہ فاش، دو ملزمین گرفتار

سیمنٹ کے پلستر کے ٹکڑے سے سر پر وار کر کے قتل کرنے کا الزام

شواہد مٹانے کے لیے لاش ویران مقام پر پھینکی؛ تیسرے ملزم کی تلاش جاری

بھیونڈی: شہر کے انجور گاؤں میں مہاویر کامپلیکس کے قریب ایک ویران مقام پر کنویں سے ملنے والی 27 سالہ نوجوان کی لاش کے معاملے میں نارپولی پولیس نے قتل کی گتھی سلجھانے کا دعویٰ کیا ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں دو ملزمین کو گرفتار کر لیا ہے، جبکہ واردات میں مبینہ طور پر شامل تیسرے ملزم کی تلاش جاری ہے۔ پولیس کے مطابق، ایک ملزم کی بہن کے بارے میں مبینہ طور پر قابلِ اعتراض تبصرہ کرنے کے معاملے پر پیدا ہونے والی رنجش قتل کی وجہ بنی۔ پولیس سے موصولہ اطلاعات کے مطابق، 15 اکتوبر 2026 کو دوپہر تقریباً 12:30 بجے انجر گاؤں کے مہاویر کامپلیکس کے قریب ایک ویران مقام پر واقع کنویں میں لاش ملنے کی اطلاع موصول ہوئی تھی۔ متوفی کی شناخت مانکولی، بھیونڈی کے رہنے والے سورج رنجیت شرما (27) کے طور پر کی گئی۔ اس کے والد رنجیت مشری شرما (47) کی شکایت پر نارپولی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 1222/2026 درج کرتے ہوئے بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 103(1) کے تحت قتل کا معاملہ درج کیا گیا۔ پولیس کی تفتیش کے دوران سندیش وشواس کھانڈے (20)، ساکن انجر روڈ، مانکولی، اور آکاش دھرمہ پوار (19)، پیشے سے ڈرائیور اور ساکن مانکولی، کے نام سامنے آئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزمین کو شبہ تھا کہ سورج شرما نے آکاش پوار کی بہن کے بارے میں قابلِ اعتراض باتیں کہی تھیں۔ اسی بات کو لے کر ان کے درمیان ناراضگی اور رنجش پیدا ہو گئی تھی۔ پولیس کے مطابق، اسی رنجش کے نتیجے میں سورج شرما کے سر پر سیمنٹ کے پلستر کے ٹکڑے سے وار کیا گیا، جس سے اس کی موت ہو گئی۔ الزام ہے کہ واردات کے بعد شواہد مٹانے کی غرض سے لاش کو ویران مقام پر پھینک دیا گیا۔ پولیس نے اس معاملے میں دو ملزمین کو گرفتار کر لیا ہے، جبکہ تیسرے ملزم کی تلاش جاری ہے۔ واردات میں استعمال کی گئی چیز برآمد کرنے کے لیے بھی تفتیش کی جا رہی ہے۔ معاملے کی مزید تفتیش اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر دھنراج کیدار کر رہے ہیں۔ اس کارروائی میں بھیونڈی زون 2 کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس ڈاکٹر پون بنسوڈے، اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس سچن سانگلے اور نارپولی پولیس اسٹیشن کے سینئر پولیس انسپکٹر وجے کڈبانے سمیت دیگر افسران اور اہلکاروں کا تعاون رہا۔ وجے کڈبانے، سینئر پولیس انسپکٹر، نارپولی پولیس اسٹیشن نے پولیس کارروائی کے سلسلے میں تفصیلات فراہم کیں۔

بیوی کی وفاداری پر شک

نوی ممبئی میں شوہر نے بیوی کو قتل کر دیا؛ ملزم گرفتار

نوی ممبئی: مہاراشٹر کے نوی ممبئی میں بیوی کے کردار پر شک کے باعث ایک شخص کی جانب سے مبینہ طور پر اپنی بیوی کو قتل کیے جانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ کالمبولی پولیس نے اس سلسلے میں 27 سالہ شخص کو گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس کے مطابق ملزم ریپڈ ڈیلیوری ورکر کے طور پر کام کرتا تھا، جبکہ اس کی بیوی کی عمر 32 سال تھی۔ ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق یہ واقعہ جمعرات کی شب تقریباً 2 بجے کالمبولی کے سیکٹر 4E میں واقع جے بی کمپلیکس کی ایک چال میں پیش آیا۔ پولیس کا الزام ہے کہ ملزم نے اپنی بیوی کی وفاداری پر شک کرتے ہوئے اس واردات کو انجام دیا۔ واقعے کی اطلاع ملنے کے بعد پولیس نے معاملے کی تحقیقات شروع کیں اور مشتبہ شوہر کو گرفتار کر لیا۔ پولیس اب اس بات کی تفتیش کر رہی ہے کہ واردات کے وقت کیا حالات تھے اور گھریلو تنازعہ کس نوعیت کا تھا۔ رپورٹ کے مطابق مقتولہ بنگلہ دیشی شہری تھی۔ پولیس معاملے کے دیگر پہلوؤں کی بھی جانچ کر رہی ہے۔

پونے ٹیچرس حلقے میں مہایوتی کے اندر اختلافات نمایاں

ایکناتھ شندے نے سچن سانپ کو حمایت دے کر بی جے پی کیلئے بڑھائی مشکل، بی جے پی کے حصے میں آئی نشست پر شیوسینا کا آزاد امیدوار کی حمایت کا اعلان، مہاراشٹر کی حکمراں اتحادی جماعتوں کے درمیان سیاسی کشمکش تیز

ممبئی/پونے: مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے پونے ٹیچرس حلقے کے انتخابات میں حکمراں اتحاد مہایوتی کے اندر اختلافات ایک بار پھر نمایاں ہو گئے ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے آزاد امیدوار سچن سانپ کو شیوسینا کی مکمل حمایت دینے کا اعلان کیا ہے، حالاں کہ اتحاد کے سیٹوں کی تقسیم کے فارمولے کے مطابق یہ نشست بی جے پی کے حصے میں آئی ہے۔ شندے کے اس فیصلے سے بی جے پی اور شیوسینا کے درمیان سیاسی اختلافات کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔ بی جے پی نے پونے ٹیچرس حلقے سے کوستبھ گاوڑے کو اپنا امیدوار نامزد کیا ہے، جب کہ سچن سانپ نے آزاد امیدوار کی حیثیت سے انتخابی میدان میں اپنی موجودگی برقرار رکھی ہے۔ شیوسینا کی حمایت کے اعلان کے بعد اس حلقے میں مقابلہ مزید دلچسپ ہو گیا ہے۔

سچن سانپ کو شندے کی حمایت: رپورٹ کے مطابق، سچن سانپ ریاستی وزیر ادے سامنت کے قریبی معاون رہ چکے ہیں۔ انہوں نے بی جے پی کی جانب سے امیدوار کے انتخاب کے بعد اپنی امیدواری برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ان کا موقف ہے کہ ٹیچرس حلقے سے ایسا نمائندہ منتخب ہونا چاہیے جو خود اساتذہ کے مسائل سے واقف ہو اور ان کی آواز قانون ساز کونسل میں مؤثر انداز میں اٹھا سکے۔ شیوسینا نے ابتدا میں اس حلقے سے منگیش چیوٹے کو میدان میں اتارنے کی کوشش کی تھی، لیکن پارٹی قیادت کی ہدایت پر انہوں نے اپنی امیدواری واپس لے لی۔ اس کے بعد یہ توقع کی جا رہی تھی کہ شیوسینا بی جے پی کے امیدوار کی حمایت کرے گی، تاہم ایکناتھ شندے نے سچن سانپ کی حمایت کا اعلان کر کے سیاسی حلقوں کو حیرت میں ڈال دیا۔

بی جے پی اور شیوسینا کے درمیان اختلافات: پونے ٹیچرس حلقے کی نشست بی جے پی کو دیے جانے کے باوجود شیوسینا کی جانب سے آزاد امیدوار کی حمایت کو مہایوتی میں سیٹوں کی تقسیم پر اختلافات کے تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ اس پیش رفت نے اتحادی جماعتوں کے درمیان انتخابی حکمت عملی اور باہمی تال میل پر بھی سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ سیاسی مبصرین کے مطابق، اس فیصلے سے پونے میں بی جے پی کے امیدوار کے سامنے انتخابی چیلنج بڑھ سکتا ہے۔ تاہم انتخابی نتیجے کا انحصار ووٹروں کے رجحان اور امیدواروں کی انتخابی مہم پر ہوگا۔

امراوتی کے تنازعے کے اثرات بھی نمایاں:
مہاراشٹر کے امراوتی ٹیچرس حلقے میں بھی اتحادی جماعتوں کے درمیان امیدواروں کے معاملے پر اختلافات سامنے آئے ہیں۔ پونے میں سچن سانپ کی حمایت کے اعلان کو ریاست کے دیگر حلقوں میں سیٹوں کی تقسیم اور اتحادی جماعتوں کے درمیان جاری سیاسی کشمکش کے پس منظر میں بھی دیکھا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، قانون ساز کونسل کی متعلقہ نشستوں کے لیے 23 اکتوبر کو ووٹنگ اور 27 اکتوبر کو ووٹوں کی گنتی مقرر ہے۔ انتخابی نتائج سے یہ واضح ہوگا کہ اتحادی جماعتوں کے درمیان اختلافات کا ووٹروں پر کیا اثر پڑتا ہے۔

ویرار میں غیر قانونی کان کنی کے خلاف بڑی کارروائی

15 ہائیوا ٹرک، 5 پوکلین مشینیں اور ایک جے سی بی ضبط

ممبئی: ممبئی سے متصل ویرار مشرق کے بھاٹ پاڑا علاقے میں محکمۂ جنگلات کی زمین پر مبینہ غیر قانونی کان کنی کے خلاف محکمۂ محصولات نے بڑی کارروائی کی ہے۔ جمعہ، 16 اکتوبر کو کیے گئے چھاپے کے دوران حکام نے پتھر نکالنے اور انہیں منتقل کرنے کے لیے استعمال ہونے والے 15 ہائیوا ٹرک، 5 پوکلین مشینیں اور ایک جے سی بی ضبط کر لی۔ حکام کے مطابق اس زمین پر سرکاری اجازت کے بغیر پتھروں کی کھدائی کی جا رہی تھی۔ وسئی-ویرار کے مختلف علاقوں میں غیر قانونی طور پر پتھر نکالنے اور معدنیات کی نقل و حمل کی شکایات سامنے آنے کے بعد محکمۂ محصولات نے خصوصی مہم شروع کی ہے۔ اسی دوران حکام کو اطلاع ملی کہ وسئی تعلقہ کے بھاٹ پاڑا علاقے میں سروے نمبر 26/2 پر واقع محکمۂ جنگلات کی زمین میں بغیر اجازت پتھروں کی کھدائی جاری ہے۔ اطلاع کی بنیاد پر وسئی کے تحصیلدار دیپک گائیکواڑ، ویرار کے سرکل افسر اور مقامی محکمۂ محصولات کے اہلکاروں کی ٹیم نے 16 اکتوبر کی صبح تقریباً 6:30 بجے اچانک چھاپہ مارا۔ محکمۂ محصولات کی ٹیم کے موقع پر پہنچتے ہی وہاں موجود افراد میں افراتفری پھیل گئی۔ اطلاعات کے مطابق بعض ٹرک ڈرائیور پتھروں سے لدی گاڑیوں کا سامان موقع پر ہی گرا کر فرار ہو گئے۔ کارروائی کے دوران حکام نے غیر مجاز طور پر استعمال کیے جا رہے 15 ہائیوا ٹرک، پانچ پوکلین مشینیں اور ایک جے سی بی اپنے قبضے میں لے لی۔ ضبط کی گئی مشینری کی مالیت لاکھوں روپے بتائی گئی ہے۔

منشیات فروشوں کے خلاف ممبئی پولیس کا کریک ڈاؤن تیز

باندرہ، کھار اور سانتا کروز میں غیر قانونی تعمیرات منہدم، بی ایم سی کے اشتراک سے کارروائی

ممبئی: ممبئی میں منشیات کی خرید و فروخت کے خلاف کارروائی تیز کرتے ہوئے پولیس نے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے تعاون سے مغربی مضافاتی علاقوں میں مبینہ منشیات فروشوں سے منسلک غیر قانونی تعمیرات کے خلاف انہدامی مہم چلائی۔ جمعہ کو کی گئی اس کارروائی میں واندرا، کھار، سانتا کروز اور اندھیری ویسٹ کے علاقوں میں غیر مجاز تعمیرات اور تجاوزات کو نشانہ بنایا گیا۔ حکام کے مطابق اس مہم کا مقصد منشیات کی غیر قانونی تجارت میں ملوث ہونے کے شبہے والے افراد سے منسلک غیر قانونی ڈھانچوں کی نشاندہی کر کے انہیں ہٹانا ہے۔ پولیس نے متعلقہ مقامات کی تفصیلات بی ایم سی کے حوالے کیں، جس کے بعد شہری انتظامیہ نے انہدامی کارروائی کی۔ مغربی ریجن کے زون 2 کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس ڈاکٹر موہت کمار کے مطابق، منشیات کی فروخت کے خلاف جاری مہم کے تحت پولیس نے مبینہ منشیات فروشوں سے منسلک غیر قانونی تعمیرات اور تجاوزات کی نشاندہی کی اور انہیں کارروائی کے لیے میونسپل کارپوریشن کے علم میں لایا۔ اس کے بعد بی ایم سی کے متعلقہ عملے نے ان مقامات پر کارروائی کی۔ حکام کے مطابق یہ مہم منشیات کی غیر قانونی تجارت کے خلاف وسیع تر کوششوں کا حصہ ہے، جس میں منشیات فروشوں کے خلاف قانونی کارروائی کے ساتھ ان سے منسلک مبینہ غیر قانونی سرگرمیوں کے ڈھانچوں کو بھی نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ممبئی پولیس نے منشیات کے خاتمے کے لیے جاری 'ڈرگ فری ممبئی' مہم کے تحت 15 اور 16 اکتوبر کو خصوصی کارروائی بھی کی۔ پولیس کے مطابق اس مہم کا مقصد منشیات کی خرید و فروخت میں ملوث افراد کی نشاندہی، مشتبہ سرگرمیوں کے خلاف کارروائی اور منشیات کے نیٹ ورک کو توڑنا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ منشیات کے خلاف کارروائی میں مختلف پولیس یونٹوں کے ساتھ دیگر متعلقہ محکموں کا تعاون بھی حاصل کیا جا رہا ہے۔ بی ایم سی اور پولیس کی مشترکہ کارروائی سے ظاہر ہوتا ہے کہ انتظامیہ منشیات کی غیر قانونی تجارت کے خلاف مہم میں شہری قوانین کی خلاف ورزیوں کو بھی جانچ کے دائرے میں لا رہی ہے۔ حکام کی جانب سے ایسے غیر مجاز ڈھانچوں کی نشاندہی اور انہیں ہٹانے کی کارروائی آئندہ بھی جاری رہنے کا امکان ہے۔

بے لگام ری ڈیولپمنٹ سے پانی اور بنیادی سہولتوں کا بحران پیدا ہونے کا خدشہ، شہری ماہرین کا انتباہ

ممبئی: ممبئی میں تیزی سے جاری ری ڈیولپمنٹ اور بے ہنگم شہری ترقی مستقبل میں پانی کی فراہمی اور بنیادی شہری سہولتوں کے لیے سنگین بحران پیدا کر سکتی ہے۔ شہری منصوبہ بندی اور ماحولیاتی امور کے ماہرین نے متنبہ کیا ہے کہ شہر میں عمارتوں کی از سرِ نو تعمیر اور بلند و بالا عمارتوں کی تعمیر کا سلسلہ اگر موجودہ شہری بنیادی ڈھانچے کی صلاحیت کو مدنظر رکھے بغیر جاری رہا تو اس کے منفی اثرات شہری زندگی پر مرتب ہوں گے۔ ممبئی پریس کلب میں منعقدہ ایک حالیہ اجلاس میں ماحولیاتی اور شہری بنیادی ڈھانچے کے ماہرین نے شہر میں بے قابو ری ڈیولپمنٹ کے بڑھتے ہوئے رجحان پر تشویش ظاہر کی۔ ماہرین کا کہنا تھا کہ شہر کی آبادی اور تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے کے ساتھ پانی، نکاسیٔ آب اور دیگر بنیادی سہولتوں کی ضروریات بھی بڑھ رہی ہیں، لیکن بنیادی ڈھانچے کی استعداد میں اسی تناسب سے اضافہ نہ ہونے کے باعث مسائل سنگین صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ ماہرین نے خبردار کیا کہ شہر میں کھلی جگہوں اور سبز علاقوں میں کمی کے ساتھ پانی کی بڑھتی ہوئی طلب مستقبل میں شہری انتظامیہ کے لیے بڑا چیلنج بن سکتی ہے۔ اگر تعمیراتی منصوبوں کی منظوری اور ان پر عمل درآمد کے دوران پانی کی دستیابی، نکاسیٔ آب، سڑکوں کی گنجائش اور دیگر بنیادی سہولتوں کو ترجیح نہیں دی گئی تو شہریوں کو روزمرہ زندگی میں مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

مہاراشٹر میں انسانی بیضوں کی غیر قانونی خرید و فروخت کا انکشاف، 11 مقامات پر چھاپے

40 سے زائد معاشی طور پر کمزور خواتین کے استحصال کا شبہ، ایک خاتون کے 33 مرتبہ بیضے نکالے جانے کا الزام

ممبئی: مہاراشٹر میں انسانی بیضوں کی مبینہ غیر قانونی نکاسی اور تجارتی فروخت کے معاملے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے جمعہ کو ریاست کے مختلف علاقوں میں 11 مقامات پر چھاپے مارے۔ تفتیشی ایجنسی کو شبہ ہے کہ اس مبینہ نیٹ ورک کے ذریعے 40 سے زائد معاشی طور پر کمزور خواتین کا استحصال کیا گیا۔ ای ڈی کی کارروائی کا بنیادی مقصد اس نیٹ ورک سے وابستہ مالی لین دین، ایجنٹوں اور طبی اداروں کے مبینہ کردار کی جانچ کرنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، ای ڈی نے بدلاپور، الہاس نگر، ناسک اور بارامتی سمیت مہاراشٹر کے مختلف علاقوں میں کارروائی کی۔ چھاپوں میں فرٹیلیٹی مراکز، اسپتالوں اور گرفتار ایجنٹوں سمیت دیگر ملزمین سے منسلک مقامات کی تلاشی لی گئی۔ الہاس نگر میں مبینہ طور پر مقامی ایجنٹ منجوشا وانکھیڑے سے منسلک مقامات کے علاوہ بھگوان اسپتال کے سونوگرافی مرکز کی بھی تلاشی لی گئی۔ بدلاپور میں ایک مبینہ غیر مجاز آئی وی ایف مرکز اور ناسک میں ایک آئی وی ایف مرکز کے ساتھ اس کے ڈائریکٹر کی رہائش گاہ اور دفتر بھی تفتیش کے دائرے میں آئے۔ متعلقہ ڈائریکٹر اس معاملے میں عدالتی تحویل میں ہیں۔ ای ڈی یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ خواتین کو رقم کی ادائیگی، درمیانی افراد اور طبی اداروں کے درمیان کس نوعیت کے مالی معاملات ہوئے اور مبینہ نیٹ ورک سے کن افراد یا اداروں کو فائدہ پہنچا۔ پولیس کی تفتیش کے مطابق، مبینہ طور پر معاشی پریشانیوں سے دوچار خواتین کو ہر مرتبہ بیضے نکالنے کے عمل کے عوض 25 ہزار سے 30 ہزار روپے دینے کی پیش کش کی جاتی تھی۔ الزام ہے کہ خواتین کو بیضوں کی پیداوار بڑھانے کے لیے ہارمون کے انجکشن دیے جاتے اور بعد ازاں انہیں مختلف آئی وی ایف مراکز میں لے جایا جاتا، جہاں طبی طریقۂ کار کے ذریعے ان کے بیضے نکالے جاتے تھے۔ تفتیش کاروں کے مطابق، ایک خاتون کے بیضے مبینہ طور پر 33 مرتبہ نکالے گئے۔ اس انکشاف نے خواتین کی صحت، طبی نگرانی اور متعلقہ ضابطوں کی پابندی سے متعلق سنگین سوالات کھڑے کیے ہیں۔ پولیس کا الزام ہے کہ اس نیٹ ورک میں بعض خواتین کو بھرتی کرنے، ان کی سونوگرافی کا انتظام کرنے اور طبی مراکز تک پہنچانے کے لیے ایجنٹوں کا کردار تھا۔ خواتین کی شناخت چھپانے کے لیے مبینہ طور پر جعلی آدھار کارڈ اور دیگر دستاویزات بھی استعمال کی گئیں۔ یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب ایک خاتون نے مبینہ طور پر بیضے عطیہ کرنے کے عمل کے بعد وعدہ کی گئی رقم نہ ملنے کی شکایت کی۔ اس کے بعد مقامی صحت حکام اور بدلاپور پولیس نے تحقیقات شروع کیں۔ فروری 2026 میں پولیس نے اس مبینہ نیٹ ورک سے تعلق کے الزام میں تین خواتین کو گرفتار کیا تھا، جن میں سُلاکشنا گڈیکر بھی شامل ہیں۔ پولیس کی تحقیقات میں ہارمون کے انجکشن اور سرنجوں سمیت دیگر مواد ملنے کی اطلاع دی گئی تھی۔ مئی 2026 میں بدلاپور پولیس نے الہاس نگر کی عدالت میں تقریباً پانچ ہزار صفحات پر مشتمل چارج شیٹ داخل کی۔ رپورٹ کے مطابق، اس میں 15 ملزمین کے نام شامل کیے گئے، جن میں پانچ ڈاکٹر بھی ہیں۔ پولیس نے اس معاملے میں تقریباً 250 مبینہ بیضہ نکالنے کے طریقۂ کار کی جانچ کی اور 25 گواہوں کے بیانات ریکارڈ کیے۔ یہ معاملہ معاون تولیدی ٹیکنالوجی سے متعلق اسسٹڈ ری پروڈکٹیو ٹیکنالوجی (ریگولیشن) ایکٹ، 2021 کے ممکنہ خلاف ورزیوں کی جانچ سے بھی جڑا ہے۔ تفتیش کار اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں کہ آیا بیضوں کے عطیے سے متعلق قانونی ضابطوں کی خلاف ورزی کی گئی اور آیا طبی طریقۂ کار مناسب نگرانی اور مجاز مراکز میں انجام دیے گئے تھے۔ ای ڈی کی موجودہ کارروائی میں مالی ریکارڈ، مبینہ ادائیگیوں اور ایجنٹوں و طبی اداروں کے درمیان تعلقات کی جانچ اہم پہلو ہیں۔ تاہم، معاملے میں سامنے آنے والے الزامات کی عدالتی طور پر تصدیق ہونا ابھی باقی ہے اور تفتیش جاری ہے۔

مہابلیشور سے گرفتار مشتبہ شخص کی تحویل میں توسیع کی درخواست مسترد، ممبئی کی عدالت کا فیصلہ

دہشت گردانہ سرگرمیوں سے مبینہ روابط کے معاملے میں کرائم انٹیلی جنس یونٹ کو دوسری بار جھٹکا، ملزم عدالتی تحویل میں رہے گا

ممبئی: ممبئی کی ایک عدالت نے مہاراشٹر کے مہابلیشور سے مبینہ دہشت گردانہ روابط کے شبہے میں گرفتار شخص کی مزید تحویل حاصل کرنے سے متعلق کرائم انٹیلی جنس یونٹ (سی آئی یو) کی دوسری درخواست مسترد کر دی ہے۔ اس معاملے میں تفتیشی ایجنسی ملزم سے مزید پوچھ گچھ اور شواہد جمع کرنے کے لیے پولیس تحویل میں توسیع چاہتی تھی، تاہم عدالت نے درخواست منظور نہیں کی۔ ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق ملزم کو مہابلیشور سے گرفتار کیا گیا تھا۔ تفتیشی ایجنسی کو شبہ ہے کہ اس کے روابط دہشت گردانہ سرگرمیوں سے ہو سکتے ہیں۔ اسی سلسلے میں سی آئی یو نے عدالت سے دوسری مرتبہ ملزم کی تحویل حاصل کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ تفتیش جاری رہے گی رپورٹ کے مطابق عدالت نے سی آئی یو کی دوسری درخواست مسترد کر دی۔ اس کے بعد ملزم عدالتی تحویل میں رہے گا اور معاملے کی تفتیش جاری رہے گی۔ تفتیشی ایجنسی ملزم کے مبینہ روابط، اس کی سرگرمیوں اور دیگر ممکنہ شواہد کی جانچ کر رہی ہے۔ تاہم، دہشت گردانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے سے متعلق الزامات ابھی تفتیش کے مرحلے میں ہیں اور ان کی عدالتی طور پر تصدیق ہونا باقی ہے۔

نسل کشی کا سلسلہ جاری، غزہ کے مشرق میں بمباری اور مکانات اڑانے کے آپریشنز

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے ہفتے کے روز میں توپ خانے سے بمباری، فائرنگ اور پٹی کے مشرق میں رہائشی مکانات کو بارود سے اڑانے کے آپریشنز کے ذریعے جنگ بندی کی خلاف ورزیاں جاری رکھیں۔ مقامی ذرائع نے اطلاع دی کہ البریج کیمپ کے مشرق میں قابض فورسز کی فائرنگ سے ایک شہری زخمی ہوگیا، جبکہ کیمپ کے شمال مشرق میں قابض فوج کے عسکری دستوں نے فائرنگ کی۔ قابض فورسز نے المغازی کیمپ کے مشرق میں واقع مسجد الزعفران کے گرد و نواح میں ایک مکان کو تباہ کردیا۔ ایک مقامی ذریعے نے بتایا کہ قابض فوج نے غزہ شہر کے شمال میں روشنی والے بم فائر کیے، ساتھ ہی قطاع کے شمال میں قابض اسرائیل کی طرف سے توپ خانے سے بمباری کی گئی، جبکہ قابض فوج نے غز※ شہر کے مشرق میں مکانات اڑانے کے دو آپریشنز انجام دیے۔ اسی طرح خان یونس شہر کے جنوب میں مسلسل توپ خانے کی بمباری کے ساتھ ساتھ قابض فورسز کے عسکری دستوں نے شدید فائرنگ کی اور شہر کے جنوب میں روشنی کے بم بھی چھوڑے۔ قابض فورسز کے عسکری دستوں نے خان یونس کے مغرب میں واقع مقابر النمساوي کے علاقے میں بے گھر افراد کو پناہ دینے والے خیموں اور شہر کے شمال میں مدینہ حمد کے مشرق کی طرف بھی فائرنگ کی۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں زیتون چننے والوں پر یہودی آباد کاروں کے حملوں میں شدت، نابلس میں ایک گاڑی نذرِ آتش

مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں زیتون کے فصل کی کٹائی کے سیزن کے دوران فلسطینیوں اور ان کے کسانوں پر یہودی آباد کاروں اور قابض اسرائیل کی فورسز کے حملوں میں اضافہ ہو چکا ہے، جو اس وسیع ہوتی ہوئی جارحیت کی عکاسی کرتا ہے جو کسانوں، ان کی زمینوں اور املاک کو نشانہ بناتی ہے، اور انہیں اپنی زمینوں تک رسائی اور فصلیں کاٹنے سے محروم کرنے کی کوششوں کا احاطہ کرتی ہے۔ نابلس کے مشرق میں واقع جبل روجیب میں یہودی آباد کاروں نے ایک فلسطینی گاڑی کا پیچھا کرنے کے بعد اسے آگ لگا دی، جبکہ اس کا ڈرائیور حملے سے محفوظ رہا۔ نابلس کے جنوب مشرق میں واقع بلدہ قبلان میں زرعی زمینوں پر کسانوں اور یہودی آباد کاروں کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں، جو آباد کاروں کے وہاں سے فرار ہونے پر ختم ہوئیں۔ نابلس کے جنوب میں واقع بلدہ بیتا میں زیتون چننے والوں پر یہودی آباد کاروں کے حملے کے نتیجے میں دو کسان زخمی ہو گئے، جبکہ نابلس کے جنوب مشرق میں واقع بلدہ عقربا کے سہل میں یہودی آباد کاروں نے کسانوں پر حملہ کیا اور ان پر مرچوں کا سپرے کیا، جس کے نتیجے میں کئی افراد زخمی ہو گئے۔ جنین گورنری میں قابض فوج نے برطعۃ گاؤں کے شمال مغرب میں واقع زمینوں پر زیتون چننے کے دوران کام کرنے والے دو کسانوں کو گرفتار کرلیا، جو اس سیزن میں کسانوں کو درپیش مظالم کے سلسلے کی ایک اور کڑی ہے۔

یہودی آباد کار مجھے دس منٹ سے زائد تک لاتیں مارتے رہے

امریکی صحافی پر مغربی کنارے میں یہودی آباد کاروں کا بہیمانہ تشدد

غزہ: مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی آباد کاروں کی ریاستی دہشت گردی میں اضافے کی عکاسی کرنے والے ایک منظر میں امریکی اخبار »واشنگٹن پوسٹ« کی فوٹوگرافر ہیڈی لیوین نے رام اللہ کے مشرق میں واقع گاؤں ابو فلاح میں زیتون چننے والوں پر یہودی آباد کاروں کے حملے کی توثیق کے دوران پیش آنے والے پرتشدد واقعے کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ حملہ آوروں نے انہیں زمین پر گرا دیا اور واضح طور پر پریس کا نشان والی جیکٹ پہنے ہونے کے باوجود ان پر دس منٹ سے زائد تک لاتیں برسانا جاری رکھیں۔

لیوین کو جمعہ کے روز نقاب پوش یہودی آباد کاروں کی طرف سے ایک ایسے پرتشدد جتھے کی شکل میں حملے کا نشانہ بنایا گیا جو اس گاؤں میں زیتون چننے والے فلسطینیوں پر دھاوا بولنے والے حملہ آوروں کی زد میں آئے تھے، جو ایک بار پھر اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ صحافیوں کو فلسطینیوں اور ان کی اراضی و املاک پر یہودی آباد کاروں کے حملوں کی دستاویزی توثیق کے دوران کن سنگین خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ امریکی میڈیا نے لیوین کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ تشدد کی زد میں آ کر وہ زمین پر گر گئی تھیں اور یہودی آباد کار اس وقت بھی انہیں لاتیں مارتے رہے جب وہ اپنے کیمروں اور بیگ کو پکڑنے کی کوشش کر رہی تھیں، انہوں نے یہ بھی اشارہ کیا کہ انہوں نے جو ہیلمٹ اور حفاظتی جیکٹ پہن رکھی تھی شاید اسی کی وجہ سے وہ شدید نوعیت کے زخموں سے محفوظ رہیں۔ اس فوٹوگرافر کو ہڈیوں کے ٹوٹنے اور ایسے زخم آئے جن کی وجہ سے انہیں علاج کے لیے ہسپتال منتقل کرنا پڑا، جبکہ اس حملے کے نتیجے میں شدید مذمت کی گئی اور اس کے ذمہ داروں کا محاسبہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ قابض فورسز کی آنکھوں کے سامنے لیوین پر یہ حملہ لگ بھگ اسی نقاب پوش یہودی آباد کاروں کی طرف سے ابو فلاح میں زیتون چننے والوں پر کیے گئے ایک وسیع تر حملے کے تناظر میں سامنے آیا، جہاں انہوں نے زیتون کے درختوں کو آگ لگا دی اور فلسطینیوں پر پتھراؤ کیا، جبکہ بعض نے شہریوں پر حملہ کرنے کے لیے غلیلوں کا استعمال کیا۔

»رائٹرز« کی طرف سے منتقل کردہ میدانی بیانات کے مطابق یہ حملہ اس وقت بھی جاری رہا جب قابض اسرائیلی فوجی گاڑیاں علاقے میں پہنچ چکی تھیں، جبکہ قابض فوجیوں نے ان فلسطینیوں کی طرف آنسو گیس کے گولے فائر کیے جو گاڑیوں سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے، اس دوران اس جگہ پر فائرنگ کی آوازیں بھی سنی گئیں۔

»رائٹرز« سے وابستہ ایک فوٹوگرافر نے ایک مسلح یہودی آباد کار کو اس حملے کے دوران فائرنگ کرتے ہوئے دیکھا، جب کہ لیوین کا کہنا تھا کہ طبی عملے کے پہنچنے اور علاج کے لیے انہیں منتقل کرنے سے پہلے ان کے فلسطینی ساتھی ان کی مدد کے لیے آگے آئے تھے۔

اس منظر نے ایک بار پھر ان حملوں کو اجاگر کر دیا ہے جن کا سامنا فلسطینیوں کو زیتون کی کٹائی کے موسم میں روزانہ کرنا پڑتا ہے، جو مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں کسانوں اور ان کی اراضی و درختوں پر بڑھتے ہوئے حملوں کے سائے میں ہزاروں خاندانوں کے لیے آمدنی کا ایک بنیادی ذریعہ تشکیل دیتا ہے۔

واشنگٹن پوسٹ کا تحقیقات کا مطالبہ

اخبار »واشنگٹن پوسٹ« نے اپنی فوٹوگرافر پر ہونے والے حملے کی شدید مذمت کی اور اس بات کی تصدیق کی کہ وہ صحافی کے طور پر اپنے کام کی واضح علامات پہنے ہوئے تھیں، اس کے علاوہ اس نے واقعے کی جامع تحقیقات کرانے اور اس کے ذمہ داروں کے خلاف ضروری کارروائی عمل میں لانے کا مطالبہ کیا۔ اخبار کے ایگزیکٹو چیف ایڈیٹر میٹ مورے کا کہنا تھا کہ مغربی کنارے میں اپنے صحافتی فرائض کی انجام دہی کے دوران لیوین کو حملے کا نشانہ بنایا گیا۔ انہوں نے اس حملے پر اخبار کے شدید غصے کا اظہار کیا اور سنجیدہ تحقیقات اور ذمہ داروں کے محاسبے کا مطالبہ کیا۔ غیر ملکی پریس ایسوسی ایشن نے بھی اس حملے کی مذمت کرتے ہوئے اسے پرتشدد حملوں کے اس طویل سلسلے کا حصہ قرار دیا جو مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی آباد کاروں کی طرف سے صحافیوں اور شہریوں کے خلاف کیے جاتے ہیں، اور قابض حکام کی طرف سے بازر کھنے والے اقدامات کرنے کے مطالبات کو بار بار نظر انداز کیے جانے پر تنقید کی۔

یہ حملہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب زیتون چننے والوں اور فلسطینی دیہات کو نشانہ بنانے والے حملے شدت اختیار کر رہے ہیں، اور شہریوں کی سلامتی اور اپنی اراضی تک پہنچنے اور فصلیں کاٹنے کی ان کی صلاحیت پر اس کے اثرات کے حوالے سے انتباہات جاری کیے جا رہے ہیں۔ ان حملوں کی سنگین نوعیت نہ صرف اس بات میں مضمر ہے کہ یہ کتنے زخم اور مادی نقصانات چھوڑتے ہیں، بلکہ اس کا دائرہ کار خود زرعی موسم کو خطرے سے دوچار کرنے تک پھیل جاتا ہے، خاص طور پر اس پس منظر میں کہ بہت سے فلسطینی خاندان زیتون کی فصل کو آمدنی کا ذریعہ بناتے ہیں اور یہ زمین اور فلسطینی وجود کے ساتھ ان کے گہرے تعلق کی علامت ہے۔

یہ پے در پے حملے، جو فلسطینیوں اور وہاں پیش آنے والے حالات کو دستاویزی شکل دینے والے صحافیوں کو اپنی لپیٹ میں لیتے ہیں، تحفظ اور احتساب کے اقدامات کے حوالے سے نئے سوالات کو جنم دیتے ہیں، ایسے میں جب یہودی آباد کاروں کی غنڈہ گردی کا خاتمہ کرنے اور حملہ آوروں کا محاسبہ یقینی بنانے کے لیے بین الاقوامی مطالبات

قابض اسرائیلی فوج اور یہودی آباد کاروں کے مغربی کنارے میں حملے، متعدد فلسطینی زخمی، گرفتار، مویشی چوری

غزہ: قابض اسرائیلی فوج اور یہودی آباد کاروں نے ہفتے کی صبح اور فجر کے وقت مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں شہروں اور قصبوں پر دھاوے بول کر، گھروں پر چھاپے مار کر اور شہریوں کو گرفتار کر کے اپنے حملوں میں شدت پیدا کر دی، جبکہ اسی دوران زیتون چننے والے کسانوں کو بھی نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں لوگ زخمی ہوئے، مویشی چوری کیے گئے اور زرعی اراضی کو نقصان پہنچایا گیا۔

زخمی اور زیتون چننے والوں پر حملے

الخلیل گورنری میں مسافر یطا میں زیتون چننے والوں پر یہودی آباد کاروں کے ایک حملے کے دوران تین شہری زخمی ہو گئے، جن میں سے ایک شخص کی ران میں لائیو گولی لگی جبکہ دیگر دو افراد مرچوں کے سپرے کی زد میں آ کر زخمی ہوئے۔ ہلال احمر فلسطین نے رپورٹ کیا کہ اس حملے کے دوران ایک نوجوان گولی لگنے سے زخمی ہوا جبکہ دو دیگر شہری پیپر سپرے کا شکار ہوئے۔ اسی تناظر میں قابض فورسز کی سرپرستی میں یہودی آباد کاروں نے مسافر یطا کے علاقے شرق معین میں بھیڑ بکریوں کا ایک پورا ریوڑ چوری کرلیا۔

رام اللہ والبیرہ میں یہودی آباد کاروں نے قابض فورسز کی چھتر چھاؤں میں رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع قصبے دیر جریر میں زیتون چننے والوں اور ان کے ساتھ آنے والے 'یکجہتی کارکن' افراد پر حملہ کر دیا۔

حقوق انسانی کی تنظیم البیدر نے بتایا کہ ملحقہ استعماری چوکیوں سے آنے والے متعدد یہودی آباد کاروں نے زیتون کی فصل چننے کے دوران کسانوں پر حملہ کیا اور لائیو فائرنگ کی، تاہم کسی کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔

مقامی ذرائع کے مطابق رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع گاؤں المغیر کے مشرقی میدانی علاقے میں یہودی آباد کاروں نے زیتون کے درختوں سے بھری زرعی اراضی میں اپنے مویشی چھوڑ دیے، جس سے درختوں اور فصلوں کو شدید نقصان پہنچا۔

اس سے قبل جمعے کے روز اس قصبے میں اپنی زرعی اراضی سے زیتون چننے کے لیے جانے والے شہریوں پر یہودی آباد کاروں کے حملے کے دوران تین شہری زخمی ہو گئے تھے۔ حملوں کے مجموعی اعداد و شمار کے مطابق وال اینڈ سیٹلمنٹ ریزسٹنس کمیشن نے جمعے کی صبح سے شام تک کسانوں، ان کی اراضی اور فصلوں کے خلاف یہودی آباد کاروں کی طرف سے کی جانے والی 34 کارروائیوں اور حملوں کو ریکارڈ کیا۔ کمیشن نے وضاحت کی کہ ان حملوں میں زیتون چننے والوں پر تشدد اور مار پیٹ، انہیں اپنی اراضی چھوڑنے پر مجبور کرنا، انہیں یرغمال بنانا اور گرفتار کرنا، علاوہ ازیں فصلوں اور سامان کی چوری اور گاڑیوں اور درختوں کو نذر آتش کرنا شامل ہے۔ ان پرتشدد واقعات کے نتیجے میں کم ازکم 19 شہری زخمی ہوئے جبکہ دم گھٹنے کے کیسز بھی درج کیے گئے، ان حملوں کی زد میں بچے، خواتین، معمر افراد، صحافی اور امدادی ٹیمیں بھی آئیں۔ یہ حملے زیتون کے موسم کے دوران فلسطینی کسانوں پر یہودی آباد کاروں کی طرف سے بڑھتے ہوئے حملوں کے سائے میں سامنے آ رہے ہیں، جس سے ان کی سلامتی کو خطرات لاحق ہیں، ان کی اراضی اور فصلوں کو نقصان پہنچ رہا ہے اور ان کے لیے روزگار کے ذرائع تک پہنچنا دشوار ہو رہا ہے۔

دھاوے، چھاپے اور گرفتاریاں

یہودی آباد کاروں کی غنڈہ گردی کے ساتھ ساتھ قابض اسرائیل کی فورسز نے مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں چھاپوں اور دھاووں کی مہم چلائی، جس کے دوران متعدد قصبوں اور گھروں کو نشانہ بنا کر گرفتاریاں اور میدانی کارروائیاں کی گئیں۔

نابلس میں قابض فورسز نے شہر کے مختلف محلوں پر دھاوا بولا، متعدد گھروں کی تلاشی لی اور شہر کے مشرق میں واقع علاقے عراق التایہ سے سابق اسیر حازم جودہ کو گرفتار کرلیا۔ مقامی ذرائع کے مطابق نابلس کے جنوب مغرب میں واقع گاؤں تل میں گھر پر چھاپے اور تلاشی کے بعد قابض فورسز نے نوجوان یاسر یامن کو بھی گرفتار کیا۔

جنین میں قابض فورسز نے شہر کے مغرب میں واقع قصبے الیامون پر دھاوا بولا اور متعدد گھروں پر چھاپے مارے جس کے نتیجے میں تین نوجوانوں کو گرفتار کرلیا گیا۔

مقامی ذرائع نے بتایا کہ گرفتاریوں اور چھاپوں کی اس مہم میں قصبے کے سابق اسیران کے گھروں کو نشانہ بنایا گیا۔ اسی سلسلے میں قابض فورسز نے جنین کے جنوب میں واقع قصبے سیالہ الظہر اور شہر کے جنوب مغرب میں واقع گاؤں فحمہ پر دھاوا بولا اور وہاں ایک گھر پر چھاپہ مارا۔

رام اللہ والبیرہ میں قابض فورسز نے شہر کے شمال میں واقع قصبے ترمسعیا پر دھاوا بول کر اس کے داخلی راستوں کے دونوں اطراف کے گیٹ بند کر دیے، جس سے آمد و رفت محدود ہو کر رہ گئی۔

اریحا میں قابض فورسز شہر میں داخل ہو کر اس کے وسط میں خیمہ زن ہو گئیں اور کتف الواد محلے پر بھی دھاوا بول دیا۔

سلفیت کے مغرب میں واقع گاؤں سرطہ میں بھی قابض فورسز نے ایک گھر پر چھاپہ مارا۔

ہفتے کی فجر کے وقت مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں دیکھی جانے والی عسکری نقل و حرکت کے تحت الخلیل کے جنوب میں واقع شہر دورا کے گاؤں الطبقہ تک بھی یہ دھاوے پھیل گئے۔

یہ تحرکات ایک ایسے وقت میں سامنے آ رہی ہیں جب فلسطینیوں اور ان کی املاک بالخصوص زیتون کی کٹائی کے موسم میں کسانوں پر یہودی آباد کاروں کے حملوں میں شدت آ رہی ہے، جبکہ دوسری طرف فلسطینی شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں دھاووں، چھاپوں اور گرفتاریوں کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

حماس کا مغربی کنارے کے کاشتکاروں کی حفاظت اور یہودی آباد کاروں کے مظالم کے خلاف مزاحمت کا پرزور مطالبہ

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے رہنما عبد الرحمن شدید نے زیتون کی چنائی کے موسم کے دوران فلسطینی کاشتکاروں کی حفاظت اور یہودی آباد کاروں کی بڑھتی ہوئی سفاکیت کا مقابلہ کرنے کے لیے مغربی کنارے میں وسیع پیمانے پر حرکت میں آنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے انتباہ جاری کیا کہ قابض صہیونی افواج کی سرپرستی میں فلسطینیوں کی زمینوں اور ان کے ذریعۂ معاش کو شاطرانہ انداز میں نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

حماس رہنما عبد الرحمن شدید نے اپنے ایک صحافتی بیان میں کہا کہ زیتون کی چنائی کا موسم شروع ہوتے ہی یہودی آباد کاروں کے حملوں میں بے پناہ اضافہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے ان حملوں کو فلسطینیوں، ان کی زمین اور ان کے مقدسات کے خلاف جاری نسل کشی اور نسلی صفائی کی جنگ کا ہی ایک حصہ قرار دیا۔

انہوں نے زور دے کر کہا کہ ان تمام کاشتکاروں کا بھرپور ساتھ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے جو تشدد اور ریاستی ہراسانی کا شکار بنائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے قابض صہیونی فوج کے سائے تلے یہودی آباد کاروں کی جاری اس منظم مہم کو روکنے کے لیے مزاحمتی عملیات کو تیز کرنے کی بھی پرزور اپیل کی اور اس بات کا اعادہ کیا کہ فلسطینی اپنی زمین پر قائم و دائم ہیں اور ان مظالم کے آگے سرِ تسلیم خم نہیں کریں گے۔ یہ اپیل ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب زیتون کی چنائی کا یہ روایتی موسم جو کہ بیشمار فلسطینی خاندانوں کی روزی روٹی کا واحد ذریعہ ہے، شدید خدشات کی زد میں آ چکا ہے۔ یہودی آباد کاروں کی جانب سے کاشتکاروں، زیتون کے درختوں اور فصلوں پر وحشیانہ حملوں میں شدت آ گئی ہے جس کے باعث زمین مالکان کو ان کے اپنے کھیتوں سے بے دخل کرنے اور سال بھر کی محنت کو ضائع کرنے کا سنگین خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

وال اینڈ سیٹلمنٹ ریزسٹنس کمیشن کے جاری کردہ ارقام کے مطابق قابض صہیونی فورسز اور یہودی آباد کاروں نے گذشتہ ستمبر کے مہینے میں مقبوضہ بیت المقدس سمیت مغربی کنارے میں فلسطینیوں، ان کی زمینوں اور املاک پر مجموعی طور پر 2051 حملے کیے اور پرتشدد کارروائیاں انجام دیں۔

ان سنگین حملوں میں سے 647 حملے صرف جنونی یہودی آباد کاروں نے کیے، جن کے نتیجے میں تین فلسطینی جامِ شہادت نوش کر گئے اور 88 شہریوں کو براہِ راست شدید نقصان پہنچا۔ اس کے علاوہ 600,14 درختوں کو جڑ سے اکھاڑ کر تباہ کر دیا گیا، جن میں 334,9 زیتون کے بارآور درخت بھی شامل ہیں۔ یہ حقائق اس المیے کو بے نقاب کرتے ہیں کہ ستمبر کے مہینے میں، یعنی موسم شروع ہونے سے ٹھیک پہلے، جن درختوں کو برباد اور تلف کیا گیا ان میں دو دہائیوں سے زیتون فراہم کرنے والے درخت کل تعداد کا تقریباً دو تہائی حصہ تھے۔ اس تباہی نے کاشتکاروں کی آمدنی اور پیداوار کو ناقابلِ جبلاں صدمہ پہنچایا ہے۔ کمیشن کے اعداد و شمار کے مطابق جاری سنہ کے آغاز سے لے کر ستمبر کے اختتام تک یہودی آباد کاروں کے حملوں کی کل تعداد 5561 تک پہنچ چکی ہے، جو اس بات کی واضح علامت ہے کہ فلسطینیوں کو سال بھر ہی نشانہ بنایا جاتا رہا ہے جس کا عروج فصل کی کٹائی کے دنوں میں سامنے آتا ہے۔ وزارتِ زراعت کے ستمبر سنہ 2026ء کے اختتام تک کے جاری کردہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ مغربی کنارے میں 293,98 زیتون کے درختوں کو تباہ کیا جا چکا ہے اور اس فصل کا براہِ راست نقصان 5.66 ملین ڈالر سے تجاوز کر چکا ہے، جبکہ سنہ 2023ء سے لے کر اب تک ہونے والا مجموعی خسارہ 9.316 ملین ڈالر تک پہنچ چکا ہے۔

المعمدانی ہسپتال میں قتل عام کو تین برس، ہسپتال میں نسل کشی غزہ کی یادداشت میں ایک رستا ہوا زخم

غزہ: آج ہفتے کے دن غزہ شہر میں واقع المعمدانی ہسپتال میں کیے گئے قتل عام کی تیسری برسی ہے، جو 17 اکتوبر سنہ 2023ء کی شام کو پیش آیا تھا، اس کے نتیجے میں قابض اسرائیلی فوج کی طرف سے جاری نسل کشی کی جنگ کے دوران غزہ میں ہونے والے انتہائی سفاکانہ قتل عام میں سے ایک میں تقریباً 500 فلسطینی شہید اور سینکڑوں دیگر زخمی ہوئے تھے۔ تین سال گزرنے کے بعد بھی یہ قتل عام فلسطینی یادداشت میں ایک خونچکاں موڑ کے طور پر نقش ہے، جس نے ان عام شہریوں کے المیے کی ہولناکی کو مجسم کر دیا جنہوں نے اسرائیلی حملوں سے بچنے کے لیے اس گمان کے تحت ہسپتال میں پناہ لی تھی کہ طبی سہولیات انہیں قابض فوج کے حملوں سے تحفظ فراہم کر سکتی ہیں۔

ہسپتال کا صحن قتل گاہ میں تبدیل ہوگیا

قتل عام کی تفصیلات غزہ پر قابض اسرائیل کی طرف سے مسلط کی گئی جنگ کے ابتدائی دنوں سے ملتی ہی جب الاہلی العربی ہسپتال بی جو المعمدانی ہسپتال کے نام سے معروف ہے پی کے صحن کو ایک اسرائیلی فضائی حملے کا نشانہ بنایا گیا، جہاں رہائشی علاقوں پر متواتر بمباری سے بھاگ کر آنے والے سینکڑوں فلسطینیوں نے پناہ لے رکھی تھی۔

فلسطینی خاندانوں نے اپنے گھروں کی تباہی کے بعد یا حملوں کی وسعت اور قابض اسرائیل کی طرف سے جبراً گھر خالی کرنے کی دھمکیوں کے زیر اثر ہسپتال کے گرد و نواح کو عارضی پناہ گاہ بنا لیا تھا۔ لیکن جس جگہ کا رخ بے گھر افراد نے امن و سلامتی کی تلاش میں کیا تھا، وہی جگہ ایک عظیم قتل گاہ کے منظر میں تبدیل ہو گئی، جس سے بڑی تعداد میں شہری شہید اور زخمی ہوئے۔ ان میں بچے اور خواتین بھی شامل تھیں، جبکہ ہسپتال کے صحن میں لاشوں کے ڈھیر اور انتہائی دردناک مناظر دیکھنے کو ملے۔ شہری اور طبی عملہ انتہائی دشوار حالات، محدود طبی وسائل اور زخمیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے درمیان زخمیوں کو نکالنے اور ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہو گئے، جبکہ غزہ کا طبی نظام زخمیوں اور بے گھر افراد کے بہاؤ کے باعث شدید دباؤ کا شکار تھا۔

طبی نظام کی تباہی کے سائے میں انسانی المیہ

یہ قتل عام ایسے وقت میں ہوا جب غزہ کے ہسپتال اور طبی مراکز شدید اسرائیلی بمباری کی وجہ سے شدید دباؤ کا شکار تھے، جس نے جنگ کے ابتدائی دنوں میں ہی وسیع رہائشی علاقوں کو نشانہ بنایا اور ہزاروں خاندانوں کو محفوظ مقامات کی تلاش میں نکلنے پر مجبور کر دیا تھا۔

المعمدانی ہسپتال کا صحن صرف بے گھر افراد کے جمع ہونے کی جگہ نہیں تھا، بلکہ ان فلسطینیوں کی منزل بھی تھا جن کا خیال تھا کہ کسی طبی سہولت کے احاطے میں ان کی موجودگی انہیں نشانہ بننے سے بچا سکتی ہے، خاص طور پر اس لیے کہ بہت سے لوگ اپنے گھروں سے محروم ہو چکے تھے یا انہیں خالی کرنے کی دھمکیاں ملی تھیں۔ تاہم اس قتل عام نے ان امیدوں کو خاک میں ملا دیا اور ان سنگین خطرات کو ظاہر کر دیا جن کا سامنا عام شہریوں کو ان جگہوں پر بھی کرنا پڑا جہاں انہوں نے تحفظ کی خاطر پناہ لی تھی، نیز اس نے مسلسل بمباری اور بقا کے لیے دستیاب محدود اختیارات کے درمیان شہریوں کی طرف سے اٹھائی جانے والی انسانی قیمت کی ہولناکی کو بھی بے نقاب کر دیا۔

شدید غصہ، مذمت اور محاسبے کا مطالبہ

اس قتل عام نے اس کے وقوع پذیر ہوتے ہی، عرب اور بین الاقوامی سطح پر شدید غصے اور مذمت کی لہر دوڑ گئی اور کئی دارالحکومتوں اور شہروں میں ہسپتال کو نشانہ بنانے اور اتنی بڑی تعداد میں عام شہریوں کی شہادت کے خلاف شدید احتجاجی مظاہرے کیے گئے۔ ان ردِعمل کے ساتھ ہی واقعے کی تحقیقات اور اس حملے کے ذمہ داروں کے محاسبے کے مطالبات سامنے آئے، جبکہ اس سانحے نے مسلح تنازعات کے دوران طبی سہولیات، طبی عملے، مریضوں اور بے گھر افراد کے تحفظ کے معاملے کو ایک بار پھر سرِ فہرست لا کھڑا کیا۔

بین الاقوامی انسانی قانون ہسپتالوں اور طبی عملے کو خصوصی تحفظ فراہم کرتا ہے اور تنازعات کے فریقین کو طبی مراکز اور وہاں کام کرنے والوں کا احترام کرنے کا پابند بناتا ہے، ساتھ ہی عام شہریوں کو براہِ راست نشانہ بنانے سے روکتا ہے۔ غزہ میں اس تحفظ کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے، جہاں ہسپتال اور ان کے گرد و نواح مریضوں، زخمیوں اور ان بے گھر خاندانوں کی پناہ گاہ بنے ہوئے تھے جو بمباری سے بچنے کے لیے کسی پناہ گاہ کی تلاش میں تھے۔

غزہ کی یادداشت میں ایک نہ بھرنے والا زخم

تین برس بعد بھی المعمدانی ہسپتال کا قتل عام فلسطینی حافظے میں غزہ پر نسل کشی کی جنگ کے انتہائی دردناک ترین موڑ کے طور پر موجود ہے اور اس المیے کا زندہ ثبوت ہے جس کا سامنا ان عام شہریوں نے کیا جو بمباری سے بچنے کے لیے محدود اختیارات کے سامنے کھڑے تھے۔

اس کے علاوہ یہ قتل عام ان تمام زخموں، بے گھر افراد اور طبی عملے کی تکلیف کی علامت کے طور پر قائم ہے، ایک ایسی جنگ کے سایہ میں جس نے زندگی کے تمام شعبوں کو متاثر کیا اور غزہ میں بھاری جانی نقصان اور وسیع تباہی پھیلائی۔

المعمدانی ہسپتال کی یاد صرف شہیدوں اور زخمیوں کے اعداد و شمار تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ ان خاندانوں کی داستان بھی تازہ کرتی ہے جنہوں نے امن کی تلاش میں ہسپتال کا رخ کیا تھا، اس سے پہلے کہ وہ جنگ کے ابتدائی دنوں کے انتہائی خونریز مناظر کے دل میں پہنچ جاتے۔

تیسری برسی کے موقع پر، اس قتل عام کو یاد رکھنا اس انسانی المیے کی ہولناکی کی یاددہانی ہے جو غز※ کے فلسطینیوں نے سہا، اور عام شہریوں اور طبی سہولیات کے تحفظ، خلاف ورزیوں کے ذمہ داروں کے محاسبے، اور جرائم کے مرتکبین کے سزا سے بچنے کے سلسلے کو روکنے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو.کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو.کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای-میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔